This is a reproduction of a book from the McGill University Library collection.

Title: Maqālāt-i tarīqat, ma‘rūf bih, Faẕāyil-i ‘Azīziyah
Author: ‘Abdurraḥīm, Muḥammad
Publisher, year: Ḥaīdarābād : Maṭba‘ Matīn Kartān, 1292 [1874 or 1875]

The pages were digitized as they were. The original book may have contained pages with poor print. Marks, notations, and other marginalia present in the original volume may also appear. For wider or heavier books, a slight curvature to the text on the inside of pages may be noticeable.

ISBN of reproduction: 978-1-77096-157-9

This reproduction is intended for personal use only, and may not be reproduced, re-published, or re-distributed commercially. For further information on permission regarding the use of this reproduction contact McGill University Library.

McGill University Library
www.mcgill.ca/library

3051649

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

کتاب لاجواب حالات قطب الاقطاب مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ موسوم و مورخ بہ

# مقالات طریقت

۱۲۹۱

معروف بہ

# فضائل عزیزیہ

مرتبہ محمد عبد الرحیم صاحب ضیا سلمہ اللہ تعالیٰ

باہتمام کرتان محمد محی الدین مالک مطبع

در مطبع کرناٹک واقع چینا پٹن فی ۱۲۹۲ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز الولی الرحیم + والصلوۃ علی رسولہ سیدنا محمد
والہ واصحابہ والتسلیم + امابعد خاکپاے بندگان خدا عبدالرحیم ضیا
عفا اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ساکن بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن + لازالت
مصونۃ عن الفساد والفتن + گزارش کرتا ہی کہ اگرچہ حالات حضرت رفیع المنزلت
اعلم العلما + افضل الفضلا + اکمل الکملا + اعرف العرفا + اشرف الافاضل +
فخر الاماثل + خاقان اقالیم تحقیق + قہرمان ممالک تدقیق + امام المفسرین + ہمام
المحدثین + معتمد فضلاے جلیلہ + مستند عرفای نبیلہ + قدوۃ المتکلمین + اسوۃ المحققین +
سند العلماء والاولیا + سید النقباء والنجبا + قدوہ مقبلان درگاہ لاہوتی +
زبدہ واصلان بارگاہ جبروتی + مکمل مدارج درجات عالی + مقتدای ادانی واعالی +

مجدد روزگار + مظہر پروردگار + والاجناب + قطب الاقطاب + محی السنۃ + قامع البدعۃ
مروج احکام دینیہ + دافع منکرات سیئہ + مفیض الثقلین + مقبول رب الکونین + المولوی
المعنوی + الفایق بین الآفاق بالفضل والتمیز + مولانا و مرشدنا حضرت حافظ شاہ عبد العزیز
دہلوی قدس اللہ سرہ وروح روحہ وافاض الینا برکاتہ وفتوحہ کے بعض تذکرو نمین
بزرگون کے مختصر مختصر مذکور اور مغتنم دوران جناب حاجی نواب مبارک علی خان صاحب
سلمہ اللہ تعالی مرید خاص حضرت معز نے جو ایک سالہ مسمی بہ **کمالات عزیزیہ**
۱۲۸۹ھ ہجری مین لکھا ہی اوسمین بھی مجملاً مسطور ہین + مگر آج تک اس ہیچمیز روزگار کو
کوئی کتاب تفصیل وار نظر نہ آئی + اور اکثر مستفیضان حضرت نے عدم کی بستی بسائی +
اور کمالات اوس ذات بابرکات کے وہبی پروردگار + بیحد و بیشمار ہین + بے اختیار جی چاہا
اور یہ شوق دلمین آیا کہ حتی المقدور کوشش بسیار وصحت بے شمار سے آپکے حالات و کمالات
جمع کرکے ایک کتاب بالتفصیل جسقدر ممکن ہو مرتب کیجیے + اور اسکا صلہ خدای تعالیٰ کے
فضل سے آپکے روح پرفتوح سے لیجیے + اس لیے اکثر روایات اہل ہند ثقات سے
کہ بعض اونمیں صحبت یافتہ حضرت کے ہین + جمع کرکے جو ابواب کہ اس طریق سے حاصل ہوے
اونکو بذریعہ تحریر جناب فضیلت مآب مقبول خدا و رسول + حاوی فروع و اصول + محی مراسم
سنن حضرت رسالت پناہی + مورد تجلیات الٰہی مولانا حافظ حاجی محمد عبد القیوم صاحب
دہلوی سلمہ اللہ العزیز القوی داماد و شاگرد مولانا محمد اسحق علیہ الرحمہ سے بعد
دریافت و تحقیق کے اس کتاب مین لکھا اور اسکو چھ مقالے اور ایک خاتمے پر تمام کیا +

مقالۂ اول در مجمل حالات از ولادت تا وفات مقالۂ دوم در امور متعلق بعلوم ظاہر و باطن مقالہ سوم در تعبیر رویا مقالہ چہارم در اجوبۂ اسولہ + مقالہ پنجم در سلاسل طریقت مقالہ ششم در حالات خلفا خاتمہ در ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری ویلوری مدنی قدس سرہ اور حسب ایماے مشفقی فدا علی صاحب فارغ تخلص کے ضیاب ۱۲ ہے طینت ابتدا کی تاریخ مقالات طریقت ۱۲۹۱ انتہا کا سال اور نام رکھا + جو سہو وخطا کہ اس کتاب مین واقع ہوا ہو اوسکو خدائتعالی محض اپنے فضل وکرم سے معاف کرکے قبول فرماے + اور جن جن حضرات نے میری اعانت کی ہی اونکے مقاصد دارین برلائے

## مقالہ اول در مجمل حالات از ولادت تا وفات

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ بن شیخ عبد الرحیم بن شیخ وجیہ الدین شہید بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قادن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بڈھن بن عبد الملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین مفتی بن شیر ملک بن محمد عطا ملک بن ابو الفتح ملک بن عمر حاکم ملک بن عادل ملک بن فارون بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار بن عثمان بن ہامان بن ہمایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ وعنہم اجمعین کہتے ہین کہ شمس الدین مفتی کو بادشاہ ہندوستان نے افتا کی خدمت کے ولایت سے باعزاز تمام بلوایا تھا مولوی عبد القیوم صاحب فرما

کہ شیخ وجیہ الدین شہید متوطن قصبہ رہتک دہلی مین بادشاہ کے ملازم تھے اوسی جا
دختر سے حضرت شیخ رفیع الدین صاحب کے جو اولاد سے حضرت شاہ عبد العزیز شکر بار
قدس سرہ کے تھے جنکا نسب حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی نکاح کیا
اونسے حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین پیدا ہوے
دو بھائی آپکے اور بھی تھے ایک عبد الحکیم کہ لاولد انتقال کیا دوسرے شاہ ابو رضا محمد
کہ اکمل عرفا سے تھے بعد تین چار پشت کے منقطع النسل ہوے مزار پر انوار
حضرت وجیہ الدین شہید کا متصل بھوپال کے موضع دوراہہ مین واقع ہی
سر آپکا سرائے کے دروازے مین اور جسد گورستان مین دفن ہی بعد قطع ہونے
سر کے بھی آپنے فقط جسد سے کافرون کو مارا ہی حضرت والا رتبت مقتدائے روزگار
بہترین مشایخ کبار صاحب کرامات و مقامات شیخ ابو الفیض شاہ عبد الرحیم صاحب
قدس سرہ علوم ظاہر و باطن مین یکتائے زمانہ اور پرلے درجے کے زاہد و پرہیزگار
اجلہ مشایخ دہلی سے تھے بحسب ظاہر تمام علوم اپنے برادر شاہ ابو رضا محمد اور میرزاہد
ہروی مصنف حواشی مشہورہ سے پڑھا ہی اور بحسب باطن ادب آموز و بیعت ہوے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطور پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
اونسے بیعت کی حضرت نے اونکو نفی و اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر
علیہ السلام سے بھی ادب آموز ہوے اونھون نے اسم ذات کی تعلیم کی اور ادب آموز
ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اونھون نے اجازت طریقت دی

آپ کے پیدا ہونے سے پہلے بطریق کرامت کے آور مستفیض ہوے ائمہ طریقت کی ارواح
سے یعنے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین
چشتی قدس اللہ سرہم کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت اور ہر بزرگ
کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جبکا اون حضرات کی جانب سے اونکے دل پر فیض ہوا
**کذافی قول الجمیل** اور حضرت شیخ رفیع الدین صاحب نے اپنی وفات کے وقت جو کلاہ
کہ بزرگون سے پہونچی تھی اپنی دختر صغیرہ کو مرحمت فرماکے بی بی کو وصیت کی کہ بعد اسکے
نکاح کے یہ کلاہ دینا اور کہنا کہ اپنے فرزند کو دیوے وہ کلاہ بموجب وصیت حضرت
شیخ عبدالرحیم صاحب کو ملی وُہی کلاہ باعث درۃ التاج امیر و فقیر ہوئی **مؤلف** گشت
زان تاج بفضلِ یزدان + درۃ التاج ہمہ اہل زمان + املاک ظاہری اور کمالات باطنی سب
اوسی کے بطفیل تھی اور جو نعمت کہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہ
سے حضرت اخی سراج عثمان آینۂ ہندوستان اودھی رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچی تھی وُہ
موافق وصیت کے منتقل ہوتے ہوتے سید عظمت اللہ اکبرابادی تک آئی ہر ایک نے
اسی طرح وصیت کی تھی کہ جو شخص اس وضع کا آوے اور اس اس طرح کے سوال کا اس اس
طور سے جواب دیوے تو یہ نعمت او طریقے کی اجازت ہماری طرف سے اوسکو دینا
حاصل کلام آپ سید عظمت اللہ کے اخیر وقت اونکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوے
اونھون نے دیکھکر پہچانا بعد ادائے سوال و جواب وہ نعمت و اجازت آپکو سرفراز فرمائی
آپکی کرامات بھی بہت ہین منجملہ اوسکے ایک یہ ہی کہ دہلی مین ایک بزرگ کی دختر پر جن کا

آسیب تھا بہت کچھ علاج و تدابیر کیا مگر فایدہ نہوا وہ لڑکی ہمیشہ برہنہ اور ساکت رہتی تھی
ایکروز حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب قدس سرہ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے اوسنے
دیکھکر اپنے باپ سے کہی کہ اس سوار کو بلاؤ سب حیران ہوے کہ یہ تو کبھی کسی سے بولتی نہ تھی
معلوم نہین کیا بات ہی حضرت کو بُلا لیا اوسنے باتین شروع کین کہ مولوی صاحب مجھکو تم
پہچانتے ہو آپ جانکر انجان کہنے لگے کہ نہین تم کون ہو اوسنے کہا کہ آپ ہم مطوّل
مین ہم سبق تھے فلان مقام پر یہ شبہ آیا تھا آپنے مجکو بتلایا تھا حضرت نے کہا کہ تم ایسے
عالم ہو کر اسکو کیون ستاتے ہو اوسنے کہا کہ اس نے میرے مُصلّے پر پیشاب کی ہی
حضرت نے فرمایا کہ یہ تو تمھاری نادانی ہی جو اوسکے پیشاب کرنے کی جا پر مُصلّی بچھایا تھا
یہ سُنتے ہی اوسنے کہا کہ واقعی میری خطا ہی اب جاتا ہون اوسی وقت دفع ہوا وہ لڑکی
درست ہو گئی **لذا فی انفاس العارفین** اور شاہ عبدالرحیم صاحب نے دختر سے
شیخ محمد صاحب پھلتی عارف کامل صاحب کشف و کرامات کے نکاح کیا اونسے شاہ ولی اللہ صاحب
اور شاہ اہل اللہ صاحب قدس سرہما پیدا ہوے حضرت شاہ اہل اللہ صاحب بھی بڑے
ولی کامل عارف واصل تھے **کتاب چہار باب** آپ سے یادگار ہی **مزار** آپکا موضع پھلت مین
واقع ہی زاہد صومعۂ تدقیق + قطب دایرۂ تحقیق + سحاب مُمطِر لآلی نکات شریفہ + بحر زخار دُرر دقایق لطیفہ +
رافعِ اعلامِ علم و حکمت + بانی مبانی شرع و ملت + مرشد انام + مرجع خواص و عوام + آیۃ من
آیات اللہ + مولانا قطب الدین المعروف بہ حافظ حاجی **شاہ ولی اللہ محدث** قدس اللہ سرہ
کہتے ہین کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ نے آپ کے والد ماجد کو خواب مین

بشارت دی کہ تجکو فرزند ہوگا اوسکا نام میرا نام رکھنا اسواسطے آپکا نام قطب الدین بھی کہا
ولادت آپکی ۱۱۵۹ سنہ ہجری مین ہی کیونکہ نام تاریخی عظیم الدین ہی بعد پہونچنے
سن تمیز کے آپنے تمام علوم اپنے پدر بزرگوار سے اور مولانا حاجی محمد افضل سیالکوٹی
سے حاصل کیا معمول تھا کہ آپ سبق پڑھاتے وقت روبقبلہ دوزانو مودب بیٹھتے تھے
اور ہر روز عادت تھی کہ صبح کو غسل کرکے نیا یا دھویا ہوا لباس پہنتے تھے نظافت کو
بہت دوست رکھتے تھے مزاج مین ضبط اسطور تھا کہ آپکو مدت تک خارش کی شکایت
تھی تو شب کو سونے کے وقت جسم کھجلاتے تھے اور کوئی وقت کسی نے آپ کو
کھجلاتے ہوے نہ دیکھا اور اپنے والد ماجد سے آپنے بیعت طریقت کی تمام فیوض باطن
اور اشغال مشہورہ جمیع آداب طریقت اونسے سیکھا پدر والا قدر نے اپنی اخیر عمر مین
اونکو اجازت تلقین و بیعت و صحبت و توجہ سرفراز فرمائی اور فرمایا یہ ل ۲ گئیں ۱۱۷۶
اونکی رحلت کے وقت آپکی عمر سولہ برس چھہ مہینے کی تھی اور آپ مزار پر انوار پدر
بزرگوار پر اکثر اوقات مراقب رہتے تھے راہ حقیقت خداے تعالی کے فضل سے کشادہ
ہوتی تھی یہ تمام انفاس العارفین اور قول الجلی فی ذکر آثار الولی مین
مفصل مذکور ہی من بعد جب حج اور زیارت مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے
مشرف ہوے تو تجدید اجازت علوم ظاہر و باطن عمدۃ العلما والعرفا حضرت شیخ ابو طاہر
مدنی قدس سرہ سے کی اوس اثنا مین جو حقایق و علوم کہ آپکے دل پر کھلے ہین وہ حد
بیان سے باہر ہین چنانچہ خود اوستاد شیخ ابو طاہر قدس سرہ فرماتے تھے کہ یہ شخص مجھسے لفظ کی

سند کرتا ہی اور مین اوس سے معنی کی سند کرتا ہون ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
علوم تفسیر وحدیث وفقہ واصول وعقاید وآداب سلوک وعلمِ حقایق اور الٰہیات وغیرہ مین
وحید العصر تھے قدرت خدا کی معمور ہی اگرچہ ہمعصرون سے بھی آپکے کوئی اس پایہ کا ہوا ہوگا
مگر ترویج علوم ادیان اور تدوین اسرار معارف آلٰہی اور تاویل مُقَطَّعات وترجمہ قرآن وتسہیل
مطالب اور تطبیق منقول بامعقول اور تبیین مسائل بعبارات مختصرہ اور اشاراتِ لطیفہ مین
فرید الدہر تھے دعوی بے دلیل باطل ہوتا ہی اس دعوے پر یہ آپکی مصنفات دال اور مُظہر
کمال ہین انفاس العارفین انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ قول الجمیل خیر کثیر الملقب بخزائن
الحکمۃ تفہیماتِ الٰہیہ فی علم الحقایق لمحات ہمعات الطاف القدس فتح الرود فی معرفۃ الجنود
بدور بازغہ تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء والمرسلین کشف الغین فیوض الحرمین
قرۃ العینین فی اثبات فضیلت الشیخین حجۃ اللہ البالغہ فی اسرار الحدیث وحکم الشریعہ
سطعات لمعات واردات مکتوبات در الثمین فتح الرحمن فی علوم القرآن الفوز الکبیر
فی قوانین التفسیر المسوی شرح الموطا نہایات الاصول الانوار المحمدیہ فتح السلام المقدمۃ السنیہ
مُصفّٰے ترجمہ مسوی مسلسلات مبشرات نوادر الارشاد الی علوم الاسناد التنبیہ علی مایحتاج
الیہ المحدث والفقیہ تفسیر سورہ بقرہ وآل عمران رسالہ مکتوب مدنی رسالہ در ذکر روافض
ردگوہر مراد حسن العقیدہ ازالۃ الخفا فی خلافۃ الخلفاء عقد الجید فی بیان التقلید سرور المحزون
رسالۃ النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر شرح حزب البحر انصاف فی سبب الاختلاف
کشف الانوار وصیت نامہ وغیرہا مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ آپکی مناقب مین لکھتے ہین

اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَمُعْجِزَةٌ لِنَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ظاہر مین اگرچہ آپکو اتصال صحیح ساتھ تمام خانوادون کے حاصل ہی مگر باطن مین بیعت اور
اجازت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سرفراز ہی چنانچہ انتباہ مین فرماتے ہین
وچون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ رسید و مدتے برقبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک
ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طی کرد انگاہ این فقیر را بہ زکی و حکیم ملقب
ساختند وطریقہ عنایت فرمودند وانچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب باصواب
ظاہر نمودند اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین مرقوم نسبت اینجا نوشتہ شد این فقیر
در جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرد بوجہی از کلام روحانی کہ آنحضرت چہ می فرمایند
در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند و باصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عداوت دارند
افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل ست وبطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف
امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد انتہی بعد از افاقہ ازان حالت در معنی امام
تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان میگویند کہ امام معصوم مفترض الطاعۃ می باشد
ووحی باطنی کہ عبارت از القای حکم الہی بردل است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا دران
مسئلہ او را اثبات می کنند ومیگویند او را خدایتعالی نصیب کردہ ست برای مردمان تا
ایشان را احکام الہی رسانند وبحقیقت معنی نبوت ہمین خصال رجوع سے کند زیراکہ
بِعْثَةُ اللّٰهِ لِتَبْلِيْغِ الْاَحْكَامِ حاصلش ہمین نصیب افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند وائمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات سے کنند

اگرچہ نام نبوت نگویند و هَل عَقِیدَۃٌ اَقْبَحُ مِنْ ذٰلِکَ انتہیٰ اسیواسطے آپ حکیم امت
محمدیہ لکھے جاتے ہین کشف و کرامات بھی آپکے بے شمار ہین روایت ہے
قادر محی الدین صاحب مدراسی سے کہ وہ روایت کرتے ہین حافظ عبدالحکیم مدراسی سے وہ
کسی فاضل دہلوی سے کہا اونسے کہ ایک بزرگ نے خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا حضرت کی محفل مقدس مین شاہ ولی اللہ صاحب بھی حاضر تھے اوس بزرگ نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ آپ کا فرزند بہت صالح ہے حضرت نے
زبان مبارک سے فرمایا کہ ہان یہ میرا اولاد بڑا صالح ہے اور ایک انار جنت کا منگوا کر شاہ ولی اللہ صاحب
کو کھلایا چنانچہ علی الصباح کسی نے شاہ صاحب کو دیکھا تو کچھہ دانے انار کے آپکی ریش پر نظر
آئے اونسے پوچھا کہ یہ دانے کیسے ہین آپنے کہا شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجکو انار کھلایا تھا یہ اوسکے دانے ہین اور آپ اخبار غیبی بھی دیے ہین روایت ہے
مولوی سید ہاشم صاحب دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین حکیم آغا جان وغیرہ سے کہا
اونھون نے کہ ایک روز کسی شخص نے جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب قدس سرہٗ سے
پوچھا کہ حضرت انگریز کی عملداری یہان کب تک رہیگی تو آپنے فرمایا ہمارے والد ماجد
فرمایا کرتے تھے کہ جس روز فیض نہر مین پانی جاری ہوگا اوس دن دہلی مین ہتھیار چلیگا
ویساہی ہوا جب انگریزون نے نہر کی درستی کرکے سولھوین ماہ رمضان ۱۲۷۳ھ
ہجری روز دوشنبہ صبح کے وقت نہر مین پانی چھوڑا اوسی دن دس گھنٹہ کو ہتھیار چلا
بس وہی غدر کی ابتدا تھی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ یہ بھی فرمایا کرتے

تھے کہ میرا پوتا مکۂ معظمہ کے علما سے مباحثہ کریگا اسکے مصداق مولوی اسمعیل شہید
ہوے رحمۃ اللہ علیہ کہ اکثر علماے حرم آپسے مباحثہ اور تکرار علمی کرتے تھے حتی کہ وہان کے
شیخ العلما عبد اللہ سراج علیہ الرحمہ نے آپکی شاگردی کی اور حضرت شاہصاحب مُعزّ کا
تصرف روحانی بھی بہت قوی تھا چنانچہ مولوی عبد القیوم صاحب سلمہ اللہ تعالی
ثقات سے روایت کرتے ہین کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کو توجہ اپنی اولاد
کی تعلیم و تکمیل کی طرف بدرجہ اتم تھی ابھی اس کام سے فراغ حاصل نہوا تھا کہ اجل موعود
پہونچی تو چالیس سال تک عالم برزخ مین اس عالم کی طرف متوجہ اور تربیت و تعلیم
ابناے کرام مین مصروف رہے چنانچہ مرزا جانجانان صاحب مظہر علیہ الرحمہ
کہ کُمّل وقت اور حین رحلت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ حاضر تھے اس عالم کی
طرف اونکی توجہ برتاسّف فرماتے تھے جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ
یہ کیفیت مرزا صاحب سے دریافت کرکے فرمایا کہ یہ توجہ ہماری تکمیل کے واسطے ہی
پس ایکروز حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو ارتقاے مدارج عَلیا باطنہ مین ایک مقام
پیش آیا کہ اوس سے گذرنا بجز ہدایت مرشد کامل اور بیان نشیب و فراز اوسکے زبان
سے مرد حقیقت آگاہ روشن دل کے ممکن نہ تھا اور صرف فیضان روحی کفایت
نکرتا تھا اور یہ واقعہ آخر سال چہلم مین مدت توجہ سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے
اس عالم کی طرف تھا لاعلاج روح پرفتوح شاہ ولی اللہ صاحب کو تجسّد کی ضرورت ہوئی
کہ اپنے خلف ارشد کی کام روائی کرے تو اپنے عُرس کے دن آخر سال چہلم کو مجلسِ

عرس مین مولوی محمد صفی پر جو برادرزادے مولوی نور اللہ صاحب خسر شاہ عبد العزیز صاحب
کے تھے ایک حالت مثل پری زدہ کے طاری ہوئی اور زبان سے مین شاہ ولی اللہ ہون
جاری ہوا اور حرکات سکنات شاہ ولی اللہ صاحب کے اونسے سرزد ہونے لگے بعض اشخاص
جنون پر حمل کیے اور بعض آسیب زدہ جانے جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے اس حال سے
آگاہ ہوکر نزدیک جاکر کہا کہ اگر فی الواقع شاہ ولی اللہ صاحب ہو تو بعضے مشکلات میرے
کہ حل اونکا روح پر فتوح پر حضرت شاہ صاحب کے موقوف ہی حل کرو تو اوسوقت اونکو ایسی حالت
ہوئی کہ ادراک و فہم اوسکا عقول حاضرین سے ممکن نہ تھا اور عقدہای لاینحل ناخن بیان سے
کھلنا شروع ہوئے یقین ہوا کہ ایسے مشکلات کے حل کرنے کے واسطے جو محتاج زبان و
بیان کی تھین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی روح مولوی محمد صفی علیہ الرحمہ پر غلبہ کی ورنہ
مولوی محمد صفی کو کشف مین ایسے حقایق و دقایق کی راہ نہ تھی بعد دور ہونے اوس حالت
کے اگر کوئی مولوی محمد صفی سے وہ کیفیت پوچھتا تو سواے بے خبری کے کچھہ
نہ کہتے ؎ شیر گیرا از خون نرہ شیر خورد + تو بگوئی او نکرد آن بادہ کرد + در سخن
پرداز از نو و کہن + تو بگوئی بادہ گفتہ است این سخن + **وفات** آپکی ۱۱۷۶ھ
ہجری مین واقع ہی **نظم** تھی عجب ذات مکرم شہ ولی اللہ کی ذات + فیض بخش
نسل آدم شہ ولی اللہ کی ذات + رونق دین محمد واقف سر آلہ + حامی شرع معظم
شہ ولی اللہ کی ذات + کیا عجب گر منکشف اسرار عالم اونسے ہون + راز سے
حق کے تھی محرم شہ ولی اللہ کی ذات + بس ہی یہ فضل و شرف اوس شاہ والا کا کہ تھی +

ذات آنسرور سے ہمدم شہ ولی اللہ کی ذات + گر خدا چاہے تو ہونگے اولیا مین ای ضیا
کیون کہ رہبر رکھتے ہین ہم شہ ولی اللہ کی ذات + حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس
سرہ نے اول اپنے ماموکی دختر سے نکاح کیا تھا اون سے مولوی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
پیدا ہوے اور آپ بڑے ولی کامل تھے آپ پر جذب بہت غالب تھا مولوی نصر اللہ خان
صاحب خورجوی کہتے ہین کہ ایک وقت مولوی محمد صاحب پرانی دہلی مین چلے جاتے تھے
ایک مجذوب برہنہ پر نظر پڑی آپ اونکو بے ستر دیکھکر چین بجبین ہوے اوس
مجذوب نے کہا کہ آج میرا جی کسی بڑے مولوی پر سوار ہونا چاہتا ہی آپنے کہا کہ میرا جی
کسی بڑے فقیر کا گوشت کھانا چاہتا ہی مجذوب صاحب نے کہا ای مولوی یہ کیا کہتا ہی
آدمی کا گوشت درست نہین چہ جاے فقیر کا آپنے کہا ای فقیر یہ کیا کہتا ہی آدمی پر
سوار ہونا کب درست ہی چہ جاے مولوی پر مجذوب صاحب نے کہا میری مراد سوار ہونے
سے اوسکو فیض دینا ہی مولوی صاحب نے کہا کہ میرا مطلب گوشت کھانے سے فیض
لینا ہی تو مجذوب صاحب نے کہا کہ بسم اللہ آئیے آپ نزدیک گئے یہ شعر اوس مجذوب
نے آپ کو سنایا ؎ کارے نساختیم دمیدن گرفت صبح + او جی چراغ خانہ بہ افسانہ
سوختیم + اوسی وقت آپکو جذب ہوا انتہا تک غالب رہا مزار آپکا مع دونون فرزند کے
بودھانہ کی مسجد مین واقع ہی رحمۃ اللہ علیہم بعد انتقال والدۂ ماجدہ مولوی محمد صاحب کے
شاہ صاحب موصوف نے دختر نیک اختر سید ثناء اللہ صاحب ساکن قصبہ سونیپت
مسماۃ بی بی ارادہ رحمۃ اللہ علیہا سے شادی کی اونسے چار فرزند پیدا ہوے

اولین مولانا شاہ عبد العزیز دوسرے مولوی شاہ رفیع الدین سوئمی شاہ عبد القادر
چاہرمی مولوی عبد الغنی اور ایک دختر مسماۃ بی بی امۃ العزیز دختر مذکورہ کو مولوی محمد فایق
بن مولوی محمد عاشق بن شاہ عبد اللہ بن شیخ محمد پہلتی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے شادی
کردی اونکا سلسلہ اب تک باقی ہی اور جناب مولی الکرام مخدوم الانام عامل باعمل فاضل اجل
اُسوۂ افاضل عرب وعجم + زُبدۂ ارباب ہمم + مُسند اکابر روزگار + فخر کملای شہر و دیار +
مُحیی الشرع والسُنہ + ماحی ہویٰ وبدعہ + موسس اساس دین مبین + ہادی ہادو مولانا حضرت
شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ العزیز کنیت آپکی ملأ اعلی مین
ابو العجایب والغرایب ہی شاہ ولی اللہ صاحب کے رحلت کے وقت آپ مبتدی پڑھتے
تھے تمام علوم منقول ومعقول اپنے برادر بزرگوار حضرت شاہ عبد العزیز کی خدمت فیضدرجت
مین تحصیل کیے آثار الصنادید مین لکھتا ہی کہ آپ علوم وفنون مین سند الیہ ارباب
استعداد تھے چونکہ مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ بسبب کبر سنی اور ضعف مزاج
وکثرتِ امراض کے دماغِ تعلیم وتدریس طلبا نرکھتے تھے سلسلہ تدریس کا آپکی ذات
بابرکات سے جاری تھا فضلاے نامی ہر دیار کہ ارباب کمال سے منشور یکتائی حاصل
کرچکے تھے جب آپکی خدمت مین آتے تو اپنے کو طفل ابجد خوان سمجھ کر ابتدا سے
انتہا تک پھر تحصیل پر کمر باندھتے اسی واسطے دیار ہندوستان کے تمام فضلاے نامی
آپکے مستفیضون سے ہین ہر فن کے ساتھ اسطرح کی مناسبت تھی کہ ایک وقت
مین فنونِ متباینہ اور علوم مختلفہ درس فرماتے تھے جب ایک کی تعلیم سے

وبرادر مولانا شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمہ

دوسرے کی طرف متوجہ ہوتے تو حضار کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسی فن مین
جامۂ یکتائی آپکے قامت استعداد پر قطع ہوا ہی انتہی جناب مولوی حاجی حافظ احمد علی صاحب
مولانا عبد القیوم صاحب سے سلمہما اللہ تعالی روایت کرتے ہین کہ جب حضرت شاہ
رفیع الدین صاحب علیہ الرحمہ کا ہنود کے قصے کے سبب سے رام پور مین تشریف فرمائی کا
اتفاق ہوا تو وہان کے لوگ بطور امتحان سوالات شروع کیے آپ فرماتے تھے
کہ جاؤ کل جواب دونگا وہ سوالات رکھہ جائین تو آپ دوسرے دن اوسی پر جوابات
لکھکر دیدیتے خدایتعالی کے فضل وکرم سے کسی جواب مین آپکو تامل واقع نہوا وہانکے
علما اور طلبا کو رشک پیدا ہوا وہ اس فکر مین رہے کہ کسی طرح سے آپکو بند کیجیے
تو ایک طالب علم نے شعرای جاہلیت کے قصیدون سے نوسو شعر کا ایک قصیدہ تھا
اوس قصیدے کے کسی شعر کا پہلا مصرع اور کسی شعر کا دوسرا مصرع لکھکر خدمت عالی
مین لایا اور عرض کیا کہ اسکا جواب دیجیے حسب عادت فرمایا کہ رکھدو کل لیجانا آپنے اوس
قصیدے کے اول وثانی تمام مصرعہ لکھدیے دوسرے دن وہ طالب علم آیا اوسکو حوالہ کیا
وہ دیکھکر متحیر ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تو آپکی عجیب وغریب کرامت ہی آپنے فرمایا کرامت
نہین یہ قصیدہ مجکو یاد ہی اور اس قسم کے قصیدے طول وطویل شعراے جاہلیت کے
نوسو یاد ہین سبب یاد کرنے کا یہ ہوا کہ جب مین برادر بزرگوار مولانا شاہ عبد العزیز کی
خدمت مین تفسیر جلالین شروع کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ لطف تفسیر کا جب ہی
کہ کچھہ کلام اون شعرا اور بلغا کا جنکے معارضے مین یہ کلام نازل ہوا ہی یاد ہو تو جب مین نے

قصاید اور خطبے شعراے جاہلیت مثل امرء القیس وغیرہ کے یاد کیے تھے کیا حافظہ اور کیا
علم وفضل ہو اسے پر قیاس کیا جاہے اور آپکو بیعت طریقت واجازت جناب مولوی شاہ محمد عاشق صاحب
پھلتی قدس سرہٗ سے بھی شاہ محمد عاشق صاحب خلیفہ طریقت اور خواجہ تاش اور ماموں کے
فرزند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے ہین بڑے ولی کامل صاحب کشف وکرامات
تھے سبیل الرشاد علم سلوک مین اور قول الجلی فی آثار ذکر الولی حالات مین
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے آپکی تصنیفات سے ہین اور شاہ رفیع الدین صاحب کو
باوجود اس پایۂ علوم ظاہری کے کمالات درویشی مین ایسا غلو تھا کہ دوسرے کو کم ہوگا
کسی مجذوب سے بھی آپ کو فیض حاصل تھا اسی واسطے قوت باطن بہت قوی رکھتے
تھے سخاوت وشجاعت مین بھی یکتاے عصر وفرید الدہر تھے آپکے چھ فرزند تھے
مولوی محمد عیسیٰ مولوی مصطفے مولوی مخصوص اللہ مولوی محمد حسین مولوی موسیٰ
مولوی محمد حسن اولاد شاہ ولی اللہ صاحب کی آپ ہی سے باقی ہی چنانچہ مولوی محمد حسن
صاحب کے فرزند مولوی احمد حسن اور چند صاحبزادیان بقید حیات ہین منجملۂ اولاد
شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ جناب معلی القاب مولانا وہادینا حقایق پناہ مولوی مخصوص اللہ
صاحب قدس سرہٗ بڑے صاحب کمال علوم ظاہر وباطن مین بے مثال تھے مولانا رفیع الدین صاحب
پنجم ماہ شوال ۱۲۳۳ھ ہجری کو شہر دہلی مین حضیض دار فانی سے اوج علیین کی طرف
مرتقی ہوے نظم ونثر عربی مین بھی یکتاے روزگار تھے اور مصنفات بھی بہت ہین
ایک رسالہ معراج مین اور ایک تحقیق الوان مین سوا اونکے اور بھی مشہور ہین مگر ترجمہ

تحت لفظی قرآن شریف کا بعض کہتے ہین کہ آپنے شروع کیا تھا مگر ناتمام رہا دوسرون
نے تمام کرکے آپکے نام سے شہرت دی وَاللهُ اَعْلَمُ حضرت بابرکت + کثیر الافادت
جناب غفران مآب + کامل واصل زبدۂ علماے متبین + اسوۂ کملاے ربانیین + محقق مسائل
دین + موسس مبانی شرع مبین + ہادی شریعت + پیر طریقت + منظور سید الاوائل والاواخر
مولانا شاہ عبد القادر صاحب قدس سرہٗ کہ لقب آپکا ملأ اعلی مین معین الحق ہی ذکر مولانا شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ
تمام علوم باطن وظاہر برادر عزیز مولانا شاہ عبد العزیز کی خدمت عالی مین حاصل کیا
آپکے علم وفضل کا بیان کرنا ایسا ہی جیسے کسی نے افتاب کی تعریف فروغ اور فلک کی
مدح بلندی کے ساتھ کی سنہ ۱۲۰۵ ہجری مین آپنے موضح القرآن ترجمہ
کلام شریف کا لکھا وہی اوسکی تاریخ بھی ہی وہ ترجمہ نہایت فصیح وبلیغ معانی خیز
محاورے کے موافق مقبول ومشہور ومطبوع ہی تعریف کی ضرورت نہین مگر صحیح کلکتے
کے چھاپے کا ہی اور اوسکی قبولیت کی علامت آپ کو زندگی مین معلوم ہوئی ہی یعنی
جناب مولوی عبد القیوم صاحب سلمہ اللہ تعالی شمس الدین صاحب سے جو مدت مدید
آپکی خدمت مین رہے ہین روایت کرتے ہین کہ شمس الدین صاحب نے ایک شب
خواب مین دیکھا کہ پیچھے شاہ عبد القادر صاحب کے کوئی طرف چلا جاتا ہون اثناے راہ مین
ایک دیوار خام پیش آئی شاہ صاحب نے اوس سے کہا اگر مین نبی صادق ہون تو میری
نبوت پر گواہی دے ناگاہ دیوار مین ایک جوش ہوا اور اوس سے آواز آئی کہ تو نبی
صادق ہی جب اونھون نے یہ خواب حضرت سے بیان کیا تو فرمایا کہ میرا کلام اللہ کا ترجمہ

مقبول ہوا اور آپ کم و بیش تیس سال اکبرآبادی مسجد کے حجرے مین انزوا گزین رہے ہین
تدریس اپنے خاندان کی اور دوسرے فضلا کی وہین جاری تھی بعد نماز اشراق کے چاشت
تک چار سبق اور بعد ظہر کے تین سبق پڑھایا کرتے بعد عصر کے تشریف فرما رہتے
جو کوی آتا مستفیض ہوتا کثرت خلایق کی از حد رہتی مگر آپ کسیکو ادھر یا ادھر بیٹھنے
کے واسطے نفرماتے من جانب اللہ لوگون کے دلون مین ایسا رعب چھایا ہوتا کہ رؤسا ے
شہر جب آپکی خدمت مین حاضر ہوتے تو بسبب ادب کے دُور دُور خاموش بیٹھتے
اور بدون آپکی تحریک کے مجال سخن نہ پاتے اور ایک دو بات کے سوا یارا ندیکھتے
کہ کچھ کلام کرین اوس مسجد کے حجرے مین اکثر لوگون نے آپکو عند التخلیہ باوقات
مختلفہ دیکھا ہی تو بیٹھے ہوے ہی پایا ہی اور پیش از یکسال انتقال کے سب سبق
آپنے موقوف کر دیے تھے اور یہ عادت تھی کہ ہفتے مین ایکروز یعنے چارشنبے کے
دن حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اور اپنی دختر اور دوسرے عزیزون کی ملاقات کے
واسطے اکبرابادی مسجد سے مکان کو تشریف لاتے اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ
کے حضور مین سلام عرض کرتے ان الفاظ سے کہ (دست بستہ سلام عرض کرتا ہی) اور آپکو
بیعت طریقت جناب شاہ عبدالعدل دہلوی سے تھے جنکا مزار حضرت خواجہ باقی باللہ
قدس سرہ کے احاطے مین ہی کرامات آپکی حد تواتر کو پہونچین ہین اگر اونکا بیان
کیا جاے تو ایک دفتر مستقل ہو جاے ؎ مردان خدا خدا نباشند * لیکن ز خدا
جدا نباشند * مگر چند خرق عادت برکتا لکھے جاتے ہین ۔ کہتے ہین کہ ایک بیسوانے

خدمت عالی مین عرض کی کہ یا حضرت مجھے ایسا تعویذ دیجیے تا کوئی گاہک آوے آپ نے
تعویذ دیا وہ لیگئی بعد گذرنے شب کے صبح کو آکر عرض کی کہ مینے حرام سے توبہ کی ہی
کسی سے نکاح پڑھا دیجیے آپنے نکاح کرا دیا ۔ **روایت ہی** مولوی سید ہاشم صاحب دہلوی
سلمہ اللہ تعالی سے وہ روایت کرتے ہین حکیم آغا جان صاحب وغیرہ سے کہا اونھون نے
کہ ایک بڑھیا کا بیٹا مدتِ مدید سے گم ہوا تھا حیدراباد دکن مین آکر رہگیا کوئی طرح سے
اوسکو خبر نہ پہونچی زمانۂ دراز تک انتظار کرکے مایوس ہوگئی ایکروز لاچار ہوکر آپکی خدمت
مین عرض کی کہ یا حضرت آپ اسوقت کے ولی ہین قطب ہین سب کچھہ ہین مگر میرے حق مین
کچھہ نہین ایک مدعا بر لائیے تو جب جانونگی کہ واقعی آپ بڑے صاحب کمال ہین اور اللہ تعالی
نے آپ لوگون کو ہم جیسے عاجزون کی کمک کے واسطے پیدا کیا ہی آپ نے فرمایا کہ کہو
کیا ہی اوسنے اپنے فرزند کی کیفیت عرض کی آپ ایک تعویذ دیے اور فرمایا اسکو
چرخے کے نیچے رکھکر پھیرنا شروع کر جب تیرا بیٹا روبرو آکر کھڑا ہو تو پھیرنا موقوف
کرنا ورنہ ضایع ہوجائیگا وہ اوسیطرح شروع کی اوسکا بیٹا بازار مین گھی خریدنے کو
نکلا تھا کہ یک بیک زمین سے بلند ہوتے ہوتے غایب ہوگیا جب دہلی تک پونہچا
تو اوترنے لگا یہان تک کہ اپنے گھر مین مان کے سامنے آکر کھڑا رہا ۔ **روایت ہی**
مولوی حاجی غازی الدین محمد حسن نیوتنی سے وہ روایت کرتے ہین شاگردون سے
مولوی مفتی صدر الدین خان دہلوی کے کہا اونھون نے کہ ایکروز مفتی صاحب کو
غسل کی حاجت تھی بے باک اوسی حالت مین حدیث شریف کی کتاب لیکر سبق کو

نیوتنی ایک قصبہ ہی نزد موضع کمانو نواح لکھنؤ ضلع اوناو تحصیل موہان مین ۱۲

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوسے اور حضرت اکبر آبادی
مسجد کے حجرے مین تشریف رکھتے تھے اوس حجرے کا ایک راستہ مسجد کے صحن
مین سے تھا خلاف عادت حضرت نے مفتی صاحب کو فرمایا کہ آج فرصت نہین ہی سبق
نہوگا تو مفتی صاحب مسجد کے صحن کے راستے سے چلے حضرت نے فرمایا کہ اودھر سے
جائیے مسجد مین سے نہ جائیے تب مفتی صاحب متنبہ ہوے کہ یہ غسل کی ضرورت
ہونے کا سبب ہی جو حضرت نے سبق نہ پڑھایا ورنہ آپکی ذات تو ایسی ہی کام کے واسطے
وقف ہی بعض کہتے ہین کہ آپ اونکو اور دوسرے طلبا کو لیکر جمنا کو تشریف فرما
ہوے سب سے کہا کہ آج جی چاہتا ہی نہانے کو مین بھی نہاتا ہون اور تم سب بھی نہاؤ
سب نے غسل کیا تب مفتی صاحب نے جانا کہ یہ خلاف عادت حرکت میرے نہلانے کے واسطے تھی
روایت ہی مولوی حاجی حافظ احمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالی سے وہ روایت کرتے
ہین جناب مولانا عبدالقیوم صاحب سے کہا اونھون نے کہ ایک شخص شاہ جہان آباد کا رہنے والا
واسطے حج کے حرمین شریفین کو گیا اور مکہ معظمہ مین ایکسال رہنے کا ارادہ ہوا ایک شب
وہ شخص عشا کے وقت حنفی مُصلے کے قریب بانتظار جماعت بیٹھا تھا اثنائے تذکرہ
پاس والون سے یہ ذکر آیا کہ مین ایسا چاہتا ہون کوئی شخص صاحب طریقہ ہو تو اوس سے
کچھ درستی نسبت کسی طریقے کی کرون ایک حضرت اوسکے بازو سے بیٹھے تھے اونھون
نے فرمایا کہ بہتر اگر آپکو شوق ہی تو مین کچھ بتلاتا ہون اوسکو آپ کرکے دیکھین اگر فایدہ
معلوم ہو تو کرتے رہنا اور اسی وقت اِسی جگہ مجھسے ملاقات ہوگی سے ملتے رہنا چنانچہ

کچھہ اونکو تعلیم کی بموجب ارشاد کے ایک دو روز مین ایک فایدہ معتدبہ طالب کو معلوم ہوا
پھر تو یہ وتیرہ ٹھہرا کہ ہر شب عشا کے وقت ملاقات ہوتی تھی ایک سال مین تمام مدارج
سلوک کے طَی ہوئے جب اُوس شخص کا ارادہ ہندوستان کی مراجعت کا ہوا تو عرض
کیا کہ حضرت آپ نے مجکو سلوک تمام کروایا اب حسب قاعدہ بیعت بھی لیجیے آپ نے انکار
کیا اور وہ اصرار کرنے لگا کہ انکار کی وجہ کیا ہی جو مطلب کہ بیعت کے بعد حاصل ہونیکا
تھا وہ تو قبل ہی حاصل ہوا اب کیا عذر ہی بعد اصرار تمام حضرت نے فرمایا کہ مین اس عالم
مین نہین ہون تب اونسے پوچھا کہ ارشاد ہو آپ کون ہین جب کہا کہ میرا نام عبد القادر ہی
جسکا ترجمہ قرآن شریف کا ہندوستان کی نواح دہلی مین اکثر مشہور ہی اور جناب
شاہ عبد العزیز کا بھائی ہون اگر تمکو بیعت کرنا خواہ مخواہ منظور ہی تو ایک شخص
عبد القادر نامی شاہ جہان آباد کے خانم کے بازار مین فلان کوچے مین رہتا ہی اوسکے
دروازے پر ٹاٹ کا پردہ پڑا ہی اور وہ میرا مرید ہی اوس سے بیعت کیجیے اور
میرا سلام کہدیجیے تو وہ بیعت گویا مجھی سے ہی وہ شخص حسب ارشاد ہی وہان آیا بیعت
سے مشرف ہوا رحلت آپکی تریسٹھہ برس کی عمر مین ۱۲۳۰ ہجری مین ہی
آپکی ایک دختر تھی اوسکو مولوی مصطفے ابن شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ سے شادی
کردی تھی اونکو ایک لڑکی ہوی تھی وہ مولوی محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمہ کے نکاح مین دی
اوس سے ایک فرزند مسمی مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور لاولد موئے
مگر بڑے صاحب تصرف اور ذی کمال تھے روایت ہی حافظ حاجی قاری محمد کریم بخش

دہلوی سلمہ اللہ تعالی سے کہا اونھون نے کہ ایکروز مجھے تین روپے کی ضرورت تھی
تو مین مولوی محمد عمر صاحب کے مکان کو اس ارادے سے گیا کہ اونسے قرض لونگا یا جو
شمائل ترمذی میرے پاس ہی اونکو بیچ دونگا مکان مین لوگ زیادہ تھے کچھ موقع
کہنے کا نہوا واپس اپنے گھر چلا آیا بعد دوپہر کے حضرت مولوی محمد عمر صاحب تشریف
لائے اور فرمایا کہ کوئی شمائل ترمذی ہی تو میرے ہاتھ بیچو عرض کیا کہ حاضر ہی فرمایا کہ قیمت
تین روپے دونگا انتقال آپکا سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین ہی جناب مومن خان دہلوی
علیہ الرحمہ نے تاریخ کہی ہی قطعہ تاریخ محمد عمر کا ہوا انتقال ÷ بزرگ ایسے ہوتے
ہین پیدا کہان ÷ مجھے سال تاریخ کا تھا خیال ÷ کہ سب نے کہا مرگ شیخ زمان ÷
جناب فضائل و شرافت مآب لوذعی و یلمعی مولانا حافظ مولوی شاہ عبد الغنی صاحب
قدس سرہ آپ بڑے صاحب کشف و کرامات عارف کامل زاہد و پرہیزگار یکتاے
روزگار تھے تفصیل سے آپکے حالات راقم کو میسر نہوے آپکو ایک فرزند مسمی مولانا
مولوی محمد اسمعیل شہید اور دو لڑکیان تھین یہ جو مذکور ہوا ضمنًا تھا اب بفضلہ
تعالی مقصود شروع ہوتا ہی حضرت پیرو مرشد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
قدس سرہ ملقب بملا اعلی بہ حجۃ اللہ دراز قد لاغر اندام گندم رنگ کلان چشم صاف
جسم تھے گرداگرد چہرے کے لحیۂ مبارک خوشنما باعتدال تھی اکثر جبہ او سکے تلے
انگرکھہ اور پاجامۂ شرعی دستار کشمشی کلاہ پنبہ دار رومال ہینی پاک نیلا اور پاپوش
نری اور ہاتھ مین عصاے سبز رکھتے تھے اخلاق مین تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے

ذکر مولانا عبد الغنی
عبد الرحیم

ذکر غوث العظم حضرت
شاہ عبد العزیز
قدس سرہ

مصداق تھے اور مزاج مین نہایت خوش طبعی اور ہر ایک بات کا مذاق تھا ولادت آپکی شب جمعہ بست و پنجم[۲۵] ماہ رمضان ۱۱۵۹ھ ہجری مین ہی اور نام تاریخی آپکا غلام حلیم ہی کہتے ہین کہ اوسی شب شب قدر بھی تھی اور آپ ختم قرآن شریف بھی اوسی شب کو کرتے تھے اور ختم مین شیرینی قسم ریوڑی سے تقسیم فرماتے تھے آپ کی عمر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے انتقال کے وقت سولھہ برس چھہ مہینے کی تھی فاتحہ سوم شاہ ولی اللہ صاحب کا خان دوران خان کے محل کلان مین ہوا رسم دستار بندی مین تین چار پیچ مولانا فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے سر مبارک پر باندھے جناب مرزا مظہر جانجانان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک تھے آپنے علوم ظاہر و باطن اپنے پدر والا قدر سے پڑھا اور مولوی شاہ محمد عاشق صاحب پھلتی سے جنکا ذکر اوپر گذرا ہی اوسکی تکمیل کی اور بابا فضل اللہ کشمیری سے جو منجملہ ارشد تلامذہ شاہ ولی اللہ صاحب تھے بعض کتب حدیث کی سند لی اور علم فقہ اپنے خسر مولوی نور اللہ صاحب جد مولوی محمد عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہما سے پڑھا اور اکثر فیوض ظاہر و باطن مزار پر انوار پدر بزرگوار سے حاصل کرتے تھے تھوڑے وقت اونکی قبر شریف پر مراقب رہتے تھے کوئی علم و فن ایسا نہ تھا کہ جسمین آپکو دستگاہ کامل نہو خط شکست و نسخ خوب لکھتے تھے علم موسیقی مین ملکہ راسخ تھا کہ اوستادان فن زانوے ادب تہ کرتے تھے تیر اندازی خلیفہ محمد شاکر سے گھوڑے کی سواری ملک یٹرا افسر چابک سواران محمد شاہ بادشاہ سے

سال ولادت

ذکر تحصیل علوم ظاہر و باطن وغیرہ

سیکھی تمام ہمفنون مین برتر اور شناوری مین بھی سب سے بڑھکر غرض آپکی ذات
جامع کمالات معاصرین پر فائق بلکہ یکتاے روزگار تھی اور فیض باطن حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ سے آپ نے پایا ہی کمالات عزیزی مین لکھا ہی کہ عالم رُویا مین آپ کو
حضوری جناب علی مرتضی اسد اللہ غالب کرم اللہ وجہہ کی حاصل ہوی اور بیعت کر کے
فیضیاب ہوے مولوی نصیر الدین صاحب عرف غلام مولی سلمہ اللہ تعالے
اس خوابکی تفصیل یون بیان کرتے ہین کہ حضرت نے رجب کی ستائیسوین کو یعنی معراج کی
شب مین خواب دیکھا کہ ایک مکان مین چند حضرات اسطرح بیٹھے ہین گویا کسی کے منتظر
آپ نے اُونسے پوچھا کہ کس کے منتظر ہو اُونھون نے کہا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
تشریف لانے والے ہین آپ بھی اوس مجلس مین ایک طرف بیٹھ رہے حضرت علی مرتضی
تشریف لاکر آپ کے پاس چارزانو بیٹھے اور آپ مؤدب دوزانو روبرو بیٹھ کر عرض کیے
کہ یا حضرت یہ فقہا آپ کے طریقے پر برابر ہین فرمایا کہ نہین تھپر عرض کی کہ صوفیہ آپکے
طریقے پر برابر ہین فرمایا نہین افراط و تفریط اِن سب مین ہی آپ نے گزارش کی کہ
اصل آپکا کیا طریقہ ہی فرمایا تلاوت قرآن اور نماز حضرت کے وقت مین بھی ہم سب ہی
کرتے تھے اور میرے وقت مین بھی یہی تھا تھپر آپ نے آپس کے مناقشے کی کیفیت پوچھی
فرمایا کہ کچھ نہین فقط مجھ مین اور دوسرون مین شکر رنجی آگئی تھی تھپر عرض کی کہ حضرت
مجکو تو آپ سے بواسطۂ خلفا بیعت ہی اب بلا واسطہ مشرف ہوا چاہتا ہون فرمایا کہ
بہتر اور بیعت لی تھپر فرمایا کہ ایک شخص فلان نام کا فلان بستی کے رہنے والے نے

پشتو زبان مین ہمارے مذہب کے ردّ مین ایک کتاب فلان نام کی لکھی ہی اوس کا
جواب لکھو آپنے عرض کی کہ پشتو مجکو نہین آتی ہی فرمایا کچھ مضایقہ نہین تم لکھو آپنے خواب سے
بیدار ہوکر اوس کتاب کی تالاش کی وہ دستیاب ہوی پشتو مین جواب لکھکر منتشر کیا
اور یہ خواب کی کیفیت کو لکھکر جامع مسجد مین لگا دیا اور تین موضع آپکی جاگیر تھی اونکی
سند شاہ عالم بادشاہ اور دولت راو سیندیہ نے گزرانی تھی حسن پور اور مُرادآباد
پرگنہ سکندرآباد سے چارون بھائیون مین مشترک اور ایک موضع یعنے محل جبنہ پرگنہ
بوڈھانہ سے بلا شرکت آپکے تصرف مین تھا چنانچہ وہ موضع اپنے دونون نواسے
مولانا محمد اسحق اور مولانا محمد یعقوب کو عطا کیا تھا ابتک جاری ہی مولوی نصراللہ خان صا
کہتے ہین کہ میری عملداری مین محل جبنہ کے سالانہ بارہ سو روپے کلدار ہوتے تھے اور اب بھی
وُہی ہی سوا اسکے اکثر جا سے فتوحات بلا قید سال و ماہ اللہ تعالی پہونچاتا تھا جو شخص کچھ
گزرانتا تو قبول فرماتے اور نہ دیتا تو ذکر تک بھی نہ لاتے خدمتِ طلبا اور فقرا وغیرہ
کی بہت کرتے تھے گویا جُود و کرم آپکا سرشت تھا جو سائل آتا تھا بے نیل مرام نجاتا تھا
جاننا چاہیے کہ دنیا مین فیض بخشی کے بہت طریقے ہین مگر اونمین تین طریقے
مشہور و معروف ہین ایک تدریس دوسرا تربیت باطن جسے مریدی کہتے
ہین تیسرا التصنیف اور یہ ابواب منجملہ بہترین باقیات الصالحات ہین اِن امور مین
حضرت کا پایۂ بلند اور رتبۂ ارجمند تھا تدریس کا یہ حال کہ ہندوستان وغیرہ مین کوی
عالِم کم نکلے گا جسکو حضرت سے واسطہ نہو کہتے ہین کہ ایک بداؤن کے عالم نے حدیث

ذکر معافی

موضع جبنہ ... (illegible marginal note)

بیان تدریس

شریف پڑھنے کا ارادہ کیا مگر اوسکو نادانی سے یہ خیال آیا کہ اوس شخص سے پڑہیے کہ
جسکے سلسلے مین شاہ عبد العزیز نہون تمام ہندوستان پھرتے پھرتے حیران ہوا
جہان گیا وہان حضرت ہی کا فیض پایا کوی ایک واسطے سے کوی دو یا تین واسطے سے
حضرت کا شاگرد نکلا یہ بات ایسی ہی کہ جیسے کسی سے انسانون مین اپنی نسبت کرنی چاہی مگر
یہ قید لگائی کہ اوس خاندان مین ہو جسمین حضرت آدم علیہ السلام نہون مگر آپنے مستقل
بجز چار پانچ شخص کے اورونکو بہت کم پڑھایا ہی یعنے اپنے تینون بھائیون کو کہ رفیع الدین صاحب
والد کے انتقال کے وقت مبتدی اور عبد القادر صاحب صرف میر پڑھتے تھے اور عبد الغنی صاحب
قرآن شریف حفظ کرتے تھے تمام علوم پڑھایا اور اپنے داماد مولانا عبد الحی صاحب کو
مولوی عبد القیوم صاحب مولانا اسحٰق صاحب علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہین کہ مولانا صاحب
مجھسے فرماتے تھے مینے کسیکو ندیکھا کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہٗ
بعد غلبۂ آشوب چشم کے بھی پڑھاے ہون مگر تمھارے والد مولانا عبد الحی کو اور جناب
غلام علی شاہ صاحب مجددی علیہ الرحمہ بھی شاگرد ہین بخاری شریف پڑھی ہی مولوی عبد الغنی
صاحب مجددی مدنی سلمہ اللہ تعالی نے جو ایک رسالہ غلام علیشاہ صاحب نے جناب مرزا مظہر جانجانان
علیہ الرحمہ اور اونکے خلفا کے حالات مین لکھا ہی سو اوسکا تکملہ کیا ہی چنانچہ وہ رسالہ سنہ ۱۲۶۹
ہجری مین طبع ہوا ہی اوسمین غلام علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے حالات مین لکھتے ہین کہ
اکثر عمل حضرت ایشان بر حدیث شریف بود از فرزندان حضرت شاہ ولی اللہ محدث سند
حدیث دارند اور اوسمین لکھتے ہین کہ شاہ ابو سعید صاحب در حدیث وغیرہ شاگرد

مولانا رفیع الدین صاحب و مولانا و اولنا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ ہستند
ان حضرات کے سوا اگر کسی کو پڑھایا ہی تو تین چار سبق سے زیادہ نہین پڑھایا اور سبکو
جو ایک رکوع قرآن شریف کا قریب طلوع آفتاب ہر روز ایک تفسیر کے ساتھہ سُنا کرتے
تھے یہان تک کہ بروز وفات بھی سُنا ہی اوسکے قاری خاص مولانا اسحٰق صاحب ہوتے تھے
اوسکی کیفیت مفصل مقالہ ششم مین مولانای موصوف کے حالات مین انشاء اللہ تعالی
مذکور ہوگی اور آپکے برادرون کے ساتھہ مولوی مفتی الٰہی بخش صاحب ساکن کاندہلہ اور
مولوی قمر الدین صاحب منت تخلص وغیرہ سامع تھے اسی طریق سے اونھون نے تحصیل کی
مولوی عبد القیوم صاحب فرماتے ہین مینے مولانا اسحٰق صاحب سے پوچھا کہ حضرت
اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ ہم حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کے شاگرد ہین شاہ صاحب نے
ہمین تعلیم کی ہی اسکی کیا حقیقت ہی آپنے فرمایا کہ بعد نابینا ہونے کے شاہ صاحب سے
پڑھنے کی دو صورتین تھین ایک تو مین صبح کو قرآن شریف کا رکوع پڑھتا تھا اوسمین
لوگ سامع رہتے تھے دوسرے یہ کہ علما اور فضلا اور بڑے بڑے بزرگوار اطراف
سے حاضر ہوکر حصول اجازت تیمّناً تبرّکاً چاہتے تو حضرت شاہ صاحب فرماتے کہ
چہل قدمی کے وقت پڑھین مین سنونگا اوسوقت کچھہ بیان بھی کرتے تھے اس قسم کے
شاگرد بیشمار ہین سوا اسکے جمعہ اور منگل کو قرآن شریف کا درس بطور وعظ کے
ہوتا تھا اوسکی کیفیت مرزا عمر علی شاہ صاحب قادری چشتی اپنے اوستاد
مولوی یار محمد صاحب مرحوم کی زبانی جو حضرت کے شاگردون سے تھے یون بیان

کرتے ہین کہ آپکے وعظ مین ہزار ہا آدمی رہتے تھے اونمین جو پڑھے لکھے تھے وہ لوگ ایک ایک تفسیر اپنی اپنی استعداد کے موافق عربی ہو یا فارسی لیکر بیٹھے رہتے جب کوی آیت شروع کرتے تو حضرت ہر ایک سے پوچھتے کہ امام رازی کیا معنی کرتے ہین اور شیخ محی الدین ابن عربی کیا فرماتے ہین اور قاضی بیضاوی کیا لکھے ہین علی ہذا القیاس جسکے پاس جو تفسیر ہوتی وہ اپنا بیان کرتا جب سب تفسیرین ہوجاتین تب آپ فرماتے خیر یہ سب بیان ہوچکا اب جو خدا یتعالی نے اس فقیر کے دل پر القا کیا ہی بیان کرتا ہون پھر وہ وہ مضامین فرماتے کہ کسی مفسر کے حاشیۂ خیال مین بھی نہ آئے ہون سب لوگ کتابین بند کرکے حضرت کا مونہ تکتے رہتے اور ششدر رہوجاتے اور یہ کرامت ظاہر و باہر تھی کہ جیسے آواز نزدیک والون کے گوش زد ہوتی تھی ویسی ہی دور والے بھی سنتے تھے اور آپکا بیان جاہل و عالم دونون سمجھتے تھے اگر کوی دوسرے دنون مین یعنے ہفتہ یا چارشنبہ وغیرہ کو اوس وعظ کا مضمون کچھ پوچھتا کہ حضرت آپ نے اس آیت کے کیا معنی کیے تھے فرمائیے یا مجھے اسمین کچھ شبہہ ہی تو آپ فرماتے کہ اسوقت مجھے کچھ معلوم نہین تم اوسی روز پوچھو تو خدا تعالی اسکے فضل سے بیان کرونگا کیونکہ جسوقت مین وعظ کا ارادہ کرتا ہون تو میرے دونون شانون پر لوح محفوظ سے دو میزاب برستے ہین اوسوقت جو چاہتا ہون کہتا ہون اب وہ فیضان نہین ہی اگر کوی اوسی روز

پوچھتا تو بخوبی بیان فرماتے مولوی یار محمد صاحب علیہ الرحمہ مدتون خدمت فیضدرجت
مین رہے ہین اور کئی دورے قرآن مجید کے اونکے روبرو ہوئے ہین اون
دورون کا قرآن مجید شروع سے اخیر تک تمام محشی اونکے فرزند مولوی محمد اسحق صاحب
کے پاس موجود ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بھی اسیطرح درس فرماتے تھے
اخیر درس اونکا آیہ اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی تھا وہان سے حضرت نے شروع کیا
اور حضرت کا اخیر درس آیہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تھا حضرت کے بعد وہان سے
مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا تربیت باطن یعنی مریدی۔
اوسکی یہ کیفیت ہی کہ آپکو تمامی آداب سلوک اور اشغال طریقت مین دستگاہ کامل
اور ملکہ راسخہ تھا جیسا چاہتے تھے ویسا طالبون کو خدا تک پہونچاتے تھے کوی
طریقے کے مقید نہ تھے کیونکہ اپنے عزیز واقارب برادرون کی اولاد یعنی مولوی
مخصوص اللہ صاحب اور مولوی اسمٰعیل صاحب اور مولوی یعقوب صاحب اور مولانا
اسحق صاحب وغیرہ سے قادریہ طریقت مین بیعت لی تھی اور امراکو سلسلہ چشتیہ
مین اور دوسرون کو سلسلہ نقشبندیہ مین مرید کرتے تھے چنانچہ جناب
سید احمد صاحب طریقہ نقشبندیہ مین مرید تھے مگر مولانا عبد الحی صاحب کو
مولانا شاہ عبد القادر صاحب سے بیعت تھی اور حضرت شاہ صاحب خود صاحب طریقہ
ہین کیونکہ آپنے بعد تکمیل سلوک راہ ولایت اور سلوک راہ نبوت کے خاص ایک طریقہ
سلوک راہ ولایت کا برعایت طبایع ابنائے روزگار استخراج کیا ہی وصول الی اللہ

کے واسطے نہایت آسان وسہل ہی اس ہیچمیرز نے اوس خاص سلوک طریقۂ
علیہ عزیزیہ کو مقالہ پنجم مین عموماً واسطے اخوان کرام اہل اسلام اور خصوصاً
منتسبان طریقہ سنیہ مذکورہ کے لکھا ہی خداے تعالی توفیق عطا فرماوے
اور مریدین کی کثرت بھی بیشمار ہی آپکے زمانے سے آج تک بے واسطہ اور باواسطہ
تخمیناً چالیس لاکھ سے زیادہ ہونگے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اور حضرت کی
توجہ وغیرہ کا کوی وقت مقرر نہ تھا اگر کوی خواہان ہوتا تو فرماتے کہ تم غلام علیشاہ
صاحب کے پاس جاو کہ وہ صاحبِ طریقہ اور دُکاندار اور اس کام کے ذمہ دار ہین یہ فقیر
طریقۂ تعلیم علوم ظاہری رکھتا ہی اس پر بھی کوی بہت خواہش اور الحاح کرتا اور
آپکے ذہن عالی مین آتا تو اوسکے واسطے ایک وقت معین فرماتے اور جاے
مقرر کرتے مثلاً بعد نمازِ مغرب اور کسی کو بعد نمازِ ظہر یا دوسرے وقت جو مناسب
جانتے تعین کرتے جیسے جناب سید احمد صاحب اور سید اللہ دیا صاحب بہانلوری
اور مولانا یعقوب صاحب اور شیخ غلام جیلانی صاحب باغ پتی اور حافظ قطب الدین صاحب
پھلتی یہ اکابر حضرت سے توجہ لیے ہین اور تکمیل کو پہونچے ہین آپکے حضور مین
چندان توجہ کی ضرورت نہوتی تھی کیونکہ خود ذاتِ فایض البرکات مانند آفتابِ
بیان تصنیفات
جہان تاب منور و مؤثر تھی خوبی تصنیفات کی تمام زمانے پر ظاہر و باہر ہی
بیان کی احتیاج نہین تفسیر فتح العزیز تحفہ اثنا عشریہ سر الشہادتین
بستان المحدثین عجالہ النافعہ حواشی قول الجمیل یہ تمام کتابین مشہور و مطبوع

ہین سوا انکے علم معانی مین ایک رسالہ ہو اور صدرہ اور میر زاہد رسالہ پر بھی حواشی
ہین حاجی محمد حسین صاحب سہارن پوری سلمہ اللہ تعالی مولوی نور اللہ سے
روایت کرتے ہین کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی ایک تفسیر فارسی تمام قرآن مجید
کی اکبر اباد کے قاضی کے یہان موجود ہی مگر وہ چھپی نہین تفسیر فتح العزیز کے
لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ آپکی ایام جوانی مین عادت تھی کہ بعد نماز عصر تشریف رکھتے
اخبار دیار و امصار کی گوش زد ہوتے دوسرے سخن و قصص بھی درمیان آتے
اور اشخاص اسی قسم کے جمع ہوتے تھے چنانچہ ایک کایتھ بھی دربار یون سے
بادشاہ شاہ عالم کے اوسی وقت حاضر ہوکر قصص دربار عرض کرتا آخر کار وہ کایتھ
فیض صحبت سے مسلمان ہوکر شیخ مُصدق الدین نام پایا اور کمال کو پہونچا اونھین کے
حسب استدعا سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین تفسیر شروع ہوئی چنانچہ خود بدولت دیباچے
مین تفسیر کے یہ کیفیت مفصل تحریر فرماتے ہین شیخ مصدق الدین کے
فرزند مولوی کرم اللہ صاحب بڑے فاضل اور ولی کامل خلفا سے غلام علیشاہ صاحب
کے ہوسے ہین رحمۃ اللہ علیہما مرزا عمر علی شاہ صاحب قادری چشتی
اپنے اوستاد مولوی یار محمد صاحب مرقوم الصدر سے روایت کرتے ہین
تفسیر کے ناتمام رہنے کی یہ وجہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم نے
خواب مین جناب شاہ صاحب کو فرمایا کہ تم تفسیر لکھنا موقوف رکھو اگر تمام کروگے
تو اور تمام مفسرون کی محنت بے فایدہ ہوگی کوی کسیکی تفسیر نہ دیکھے گا تمھاری اتنی ہی

تفسیر کوی سمجھے تو تمام قرآن کے مضامین پر حاوی ہوگا آپنے حسب الحکم موقوف
کیا سورۂ بقرہ نا تمام رہا واقعی ایسی ہی تفسیر نادر ہی کہ اوسکے وصف مین زبان
قاصر ہی باوجود ضوابط علم تفسیر کے صحت روایات وآداب سلوک واسرار حقایق
ونکات معارف ایسے ہین کہ اور تفاسیر مین کم ہونگے جناب امام رازی قدس سرہ نے
آیت کا ربط آیت سے دیا ہی حضرت نے سوا اوسکے سورہ کو سورہ سے مربوط کیا
ہی اوسکی تحریر کا یہ حال تھا کہ مسودہ کا اتفاق نہوا اور جو لفظ فرمایا پھر دوبارہ زبان پر
نہ آیا مولوی حیدر علی صاحب منتہی الکلام سلمہ اللہ تعالی نے جو حضرت کے
اخیر وقت کے مستفیضون سے ہین حسب خواہش سکندر بیگم مغفورہ
والیۂ بھوپال تفسیر مذکور کا تکملہ ستائیس جلدون مین کیا ہی راقم نے دیکھا ہی بہت
خوب لکھا ہی اس عصر مین ایسی استعداد ولیاقت کی فرد نایاب ہی دوسرے کا منہ
نہین جو یہ ہمت کر سکے مگر دونون کا فرق دیکھنے والا اپنے حوصلے کے مطابق سمجھ
سکتا ہی تحفۂ اثنا عشریہ بھی آپکی زندگی مین یعنے ۱۲۱۵ھ ہجری مین طبع ہوکر
مشہور ہوی اور وہ بھی ایسی ہی بیساختہ لکھی گئی کہتے ہین کہ جب تحفۂ اثنا عشریہ
چھپکر شہرت پائی تو ایک کلکتہ کا کوی نواب شیعہ مذہب تھا اوسکو نہایت شاق
گذرا اوسنے وہ کتاب اور بہت سے روپے ایران کو روانہ کرکے وہان کے فضلا
اور بلغا کو لکھا کہ یہان سُنیونکو اس کتاب کی عبارت اور مضمون پر ناز ہی چاہیے
کہ دونونکا رد ہووے ایران مین تمام فضلا اور ارباب انشا جمع ہوکر مدت

دراز تک تمام کتاب بکرّات و مرّات دیکھی کچھہ نہو سکا آخر کو وہ رُوپی سب جگہہ جگہہ کر
اوسکے جواب مین ایک نامہ لکھکر روانہ کیا اُوسکا مضمون یہ تھا کہ صاحبِ تحفہ نے
جو اپنے مذہب کی قدیم کتابونکا حوالہ دیا ہی اس مُلک مین وہ مذہب صدہا سال سے
اُوٹھ جانے کے سبب سے وہ کتابین ہمدست نہین ہوسکتین اور جو ہمارے مذہب
کی قدیم کتابین اوسمین مذکور ہین ہم نے ابتک دیکھا نہین مضمون کا ردّ تو کتابونکی
قدرت پر موقوف ہی رہی عبارت ایسی صاف اور بے تعقید کس منشی کا مونہہ ہی
جو لکھہ سکے سبحان اللہ آپکی ذات نمونہ قدرتِ الٰہی اور معجزہ حضرت رسالت پناہی
صلی اللہ علیہ وسلم تھی اوس کتاب کا وجہ تسمیہ خود بدولت اسطرح تحریر فرماتے ہین
(کہ این رسالہ را تحفۂ اثنا عشریہ نام نہادہ شد زیرا کہ بعد از انقضاے قرنِ ثانی عشر
از ہجرت خیر البشر علیہ التحیۃ والسلام صورتِ تالیف پذیرفتہ و جلوۂ ظہور گرفتہ)
اور حضرت کے فتوے اور مکتوبات بھی ہزارہا ہین جمع ہون تو دفاتر ضخیمہ و مجلدات
عظیمہ ہوجائین بیان بطور نمونہ کے ایک مکتوب لکھا جاتا ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
حافظ صدر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ از حیدرآباد دکن مسئلہ وحدت الوجود و الشہود
استفسار نمودہ بودند میانصاحب یعنے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی
قدس سرہ بطریق نمونہ اجمالاً در چند سطر این مسئلہ نوشتہ بودند آنیست اول معنی
این دو کلمہ باید فہمید باز حقیقتِ حال باید شنید معنی وحدت الوجود آنست کہ وجود
حقیقی یعنے ما بہ الموجودیت نہ بمعنے مصدری اعتباری یک چیز ست کہ در واجب

مکتوب متضمن مسئلہ وحدت الوجود وغیرہ

واجب و در ممکن و در جوہر و در عرض واین اختلاف موجب اختلاف
در ذات نمیشود مثل شعاع آفتاب که بر پاک و ناپاک می افتد و فی ذاته پاک ہست
ناپاک نمی شود واین مسئله فی نفسه حق ہست و ہیچ گونه مخالف شرع نیست زیراکه
ہر مرتبه از مراتب این وجود حقیقی حکمی جداگانه دارد و شرع شریف بیان حکم ہر مرتبه
میکند بعضے را ہادی و بعضے را مضل و بعضے را واجب الاطاعت و بعضے را واجب العصیان
و بعضے را حلال و بعضے را حرام و بعضے را پاک و بعضے را ناپاک میفرماید مردم کوتاه
بین میدانند که این ہمه اختلاف ذات ہست حاشا و کلا این ہمه اختلاف شیون
و اعتبارات ہست مانند آنکه در معرکه جنگ غیر از جسم نمودار نمی باشد اگر قاتل ہست
جسم ہست و اگر مقتول ہست جسم ہست و علی ہذا القیاس راکب و مرکوب غالب و
مغلوب و در قرآن مجید چند جا اشاره باین مسئله واقع شده صریح ترین آیات
داله برین معنے ہست این آیت سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ اَلَآ اِنَّهُمْ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ
مُّحِيْطٌ و نیز آیه هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اینست معنے
وحدت الوجود اما معنے وحدت الشہود پس حقیقتش اینست که سالک را در وسط
سلوک بسبب غلبه نور حق و انحصار توجه بسمت آن نور ہمه وجودات در نظر او غایب
میشوند غیر از وجود حق او را بنظر نمے آید و بسبب استغراق درین مشاهده از حفظ مراتب

نیز غافل میشود گاہے میگوید سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی وگاہے وَ اَنَا الحَقّ
وامثال ذٰلک لیکن چون بدرجۂ انتہا میرسد ہر چیز را در مقام خود می بیند وسے گوید
مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الاَربَابِ تمثیلش آنکہ در روز بسبب غلبۂ شعاع آفتاب ہیچ ستارہ
بنظر نے آید و بیندہ حکم میکند کہ غیر از آفتاب ہیچ ستارہ موجود نیست واین حالت
وسطِ سلوک ہست چنانچہ حالتِ ابتدا مانند شب ہست چہ ستارہ ہا بنظر می آید وآفتاب
بنظر نے آید لیکن میداند کہ این ہمہ نور آفتاب ہست کہ درین ستارہ ہا ظہور کردہ ہست
ودر حالتِ انتہا کہ نمونۂ آن موجود نیست تا برای تمثیل آوردہ شود ہر دو چیز بنظر می آید
ہم آفتاب وہم ستارہ وبحسب حال میگوید کہ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ❊ گر فرق
مراتب نکنی زندیقی ❊ انتہی۔ باز در سوال نوشتہ کہ احوال مسئلہ موصوفہ از سر فراز نامہ
وحقیقت ومعتبری مسئلہ وحدت وجود ثابت شدہ ومسئلہ وحدت شہود غیر معتبر لیکن
غرض اینکہ جائیکہ مقام کشف وکرامت ہست یک مقام ہست ودرینجا طریق دو یک معتبر
ویک غیر معتبر در ہر دو طریق اکثر اولیای کمّل شدہ اند چنانچہ جناب شیخ احمد سہرندی
بطرف شہود رفتہ اند ومقلدان حضرت موصوف بران طریق قایم اند غرض آنست
کہ ہر چہ احوال حضرت شیخ موصوف آنجناب را دریافت باشد ترقیم فرمایند کہ طمانیت
ازان حاصل آید انتہی۔ باز جواب نوشتند کہ صاحبا توحید وجودی مجمع علیہ جمہور صوفیہ است
الا حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی از متقدمین وحضرت شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی
از متاخرین بتوحید شہودی رفتہ اند وتحقیق آنست کہ وحدت الوجود در مرتبۂ ذات

وصرافتِ اطلاقِ حق متعین ست و توحید شہودی کہ خبر از غیریت میدہد در مراتبِ تعینات
واجب القبول و التسلیم ست پس ہر دو امر در واقع تحقق دارند حکمتِ الٰہی در ابتدائے نشو و نما
کمالِ امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ القاء علوم توحیدیہ فرمود تا مردم از معنی
قرب و معیت و حضور و ہمراہی جنابِ حضرت حق عز و علا متلذذ شوند و در زہد و مجاہدہ
غایب بازی نہ نمایند و لنعم ما قیل ~ صنما رہِ قلندر سزد ار بمن نمائی ✤ کہ دراز
و دور بینم رہ و رسمِ پارسائی ✤ و ہرگاہ این معرفت پختہ شد و رفتہ رفتہ در فہمِ کلمات
عارفانِ طریقت مردمِ کج فہم راہِ الحاد پیمودند و این معرفت غامضہ را وسیلہ ابطال
شرایع و تکلیفات نمودند و مذہبِ شیخ محب اللہ الٰہ آبادی کہ ظاہرش قدم در وادی
الحاد میزند شیوع تمام و رواج مالا کلام یافت عنایتِ خداوندی حضرت شیخ احمد
سہرندی را بر روئے کار آورد و علوم غریب را بر ایشان القا فرمودند من قبیل تعدیل
الحار بالبارد والرطب بالیابس تا ہیئتِ اعتدالیہ در اذہان مردم جا گیرد و باطل ممزوج
بحق ارتفاع و انتفا پذیرد و ہمین ست مصداق معنیِ مجددیت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ
آپ سے نظم و نثر بھی بہت یادگار ہی اِس محل پر برکۃً فقط ایک بیت اور ایک قطعہ اور ایک
قصیدے پر اکتفا کیا **بیت** حمد را با تو نسبتی ست درست ✤ بر درِ ہر کہ رفت
بر درِ تست ✤ **قطعہ** یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ✤ مِنْ وَجْہِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ
نُوِّرَ الْقَمَرُ ✤ لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ✤ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✤

# قصیدہ

یا سائرًا نحو الحمیٰ باللہ قِف فی بانہٖ ـ وَاقرأ طوامیر الجویٰ منّی علیٰ سُکّانہٖ

ای چلنے والے مرغزار کے جانب بخدا ٹھہر اوسکے بان مین ـ اور پڑھ دفاتر شورش کے میری طرف سے وہان کے رہنے والون پر

اِن تسئلوا عن حالتی فی السُّقم منذ فقدتُّہم ـ فالقلبُ فی خفقانہٖ والرّاسُ فی دورانہٖ

اگر پوچھین میرا حال بیماری مین جب سے مین نے اونکو گم کیا ـ سو دل تڑپ مین ہی اور سر گھومتا ہی

ان فتّشوا عن دمع عینی بعدہم قل حاکیًا ـ کالغیثِ فی تہتانِہٖ وَالبحرِ فی ہیجانِہٖ

اگر کھوج کرین میری آنکھ کے آنسو کا بعد اونکے تو کہہ بر سبیل حکایت ـ جیسی برسات اپنے برسنے مین اور جیسا دریا اپنے جوش مین

مُتشتّتًا اوقاتہٗ متکدّرًا ساعاتہٗ ـ فَیَبیتُ ملسوعَ الہویٰ فیظلّ فی ہیمانِہٖ

پریشان ہین اوسکی اوقات اور میلے ہین اوسکی ساعات ـ سو راتکو ہوتا ہی عشق کا کاٹا اور دنکو ہوتا ہی سرگشتگی مین

والصُّبحُ یہتکُ سترہٗ والضّحو یلہبُ حرّہٗ ـ واللیلُ یکحلُ بالقذیٰ والسہدُ فی اجفانہٖ

اور صبح پھاڑتی ہی پردہ اوسکا اور پڑھاؤ دنکا بھڑکاتا ہی اوسکی ـ اور رات سرمہ لگاتی ہی کوڑے کا اور بیخوابی کا اوسکی

واختلّ امرُ معاشہٖ وسریٰ الضّنیٰ فی جسمہٖ ـ والضعفُ فی اعضائہٖ والنّقصُ فی ارکانہٖ

اور بگڑا اوسکی زندگی کا کام اور گھسی لاغری اوسکے جسم مین ـ اور ناتوانی اوسکے اعضا مین اور کمی اوسکے رکن مین

لٰکنّہٗ مع ما جریٰ مشغوفُ حبِّ المصطفیٰ ـ فخیالہٗ فی قلبہٖ وحدیثہٗ بلسانہٖ

لیکن باین ہمہ مشغول ہی دوستی محمد مصطفیٰ کا ـ پس خیال اونکا اوسکے دل مین ہی اور بات اونکی اوسکی زبان پر

یروی مآثرَ صحبہٖ ویعی مناقبَ آلہٖ ـ ویحنّ عند علیّہٖ ویہیمُ فی عثمانہٖ

روایت کرتا ہی آثار اونکے اصحاب کے اور یاد رکھتا ہی مناقب اونکی آل کی ـ اور بلبلاتا ہی اونکے علی کے پاس اور سرگشتہ ہوتا ہی اونکے عثمان مین

ویدوم یطمع منذ بدء شعورہ مستھترا
اور ہمیشہ لالچ کرتا ہی اپنے شعور کے زمانہ سے حریص
وکذاک یشکر نعمۃ وصلت الی آبائہ
اور ایسا ہی شکر کرتا ہی نعمت کا جو پہونچی ہی اوسکے باپ کی طرف
ولطال ما یدعو ملحا فی الدعاء مبالغا
اور بہت دعا کرتا ہی بڑی زاری سے
یا من یفوق امرہ فوق الخلائق فی العلی
او فایق خلایق پر بزرگیون مین
امنن علیہ برحمۃ موفورۃ یھدی بھا
منت رکھ اوسپر بڑی رحمت کی کہ تحفہ کرتا ہی اسکو
وتکون مصلحۃ لامر معاشہ ومعادہ
اور ہو خوبی اوسکی دنیا اور آخرت مین
واشفع لہ فی کل ما ینتابہ واسئل لہ
اور اوسکی شفاعت کر اوسکے نوایب مین اور خواہش کر واسطے اوسکے
صلی علیک اللہ آخر دھرہ متفضلا
رحمت کرے تجہپر اللہ ہمیشہ مہربانی سے

فی لقمۃ بخوانہ اوجرعۃ من حانہ
اوسکے خوان کے لقمے مین اور اوسکی دکانکی گھونٹ مین
وجودہ وفوادہ ولسانہ وجنانہ
اور واداؤنکو اور اوسکے دل کو اور زبانکو اور دل کو
لیطوف فی بستانہ ولیشم من ریحانہ
کہ طواف کرے اوسکے باغمین اور سونگھے اوسکے ریحان کو
حتی لقد اثنی علیک اللہ فی قرآنہ
یہان تک کہ صفت کی تیری خدا نے اپنے قرآن مین
بطنانہ وظھورہ وتزید فی عرفانہ
پیٹ اور پیٹھ کو اور بڑھادے اوسکے عرفان
فی یسرہ وتکون مطفئۃ لظی نیرانہ
اوسکی آسانی مین اور ہو کہ بجھادے لو کو اوسکی آتشونکی
التثبیت فی عثراتہ والثقل فی میزانہ
ٹھہرنے کو اوسکی لغزشون مین اور گرانی کو اوسکی ترازو مین
مترحما وحبالک الموعود من احسانہ
اور رحمت سے اور دیوے تجکو وعدہ اپنے احسان کا

کیفیت وفات کی کمالات عزیزی سے اور حسب ایما جناب مولانا عبد القیوم صاحب
کے لکھی جاتی ہے آپ بہت قلیل الغذا اور کثیر الامراض تھے جب وقت قریب آیا تو چند
روز سے غذا ترک کی مرض کی شدت تھی وعظ کا دن آیا آپنے فرمایا مجھکو پکڑے رہو
جب بیان شروع کرون تو چھوڑ دینا ویسا ہی کیا یعنی قوت روحانی اور فیض ربانی کا
غلبہ ہوا آپکو چھوڑ دیا وعظ فرمانے لگے ہزارون آدمی جمع ہوے اوس حال مین بھی
جیسا دور والے سُنتے تھے ویسا ہی نزدیک والے بھی سُنتے تھے بعد ازان آیہ شریفہ
ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ کا بیان کیا اوسکے
مطابق نقد اور اسباب سب تقسیم فرمایا من بعد قریب لاکھ روپے کے نقد اور دوسرا
اسباب بیش قیمت جو رہا تھا اوسمین سے چند ہزار روپے واسطے زاد راہ سفر حجاز
اور ادا ے مناسک حج وعُمرہ وغیرہ کے اپنے نواسے مولانا محمد اسحٰق اور مولانا
محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہما کو عنایت کیے اور چند ہزار روپے مصارف مراسم وفات و
تعزیت کے لیے دیے بعد ازان کچھ اشعار عربی اور فارسی پڑھے اور بہت شعر
ایسے کہ یک مصرع دوسرون کا اور ایک مصرع اپنا چنانچہ یہ شعر مشہور قدسی علیہ الرحمہ کا
؎ روز قیامت چون شود ہر کس بگیرد نامۂ ✤ من نیز حاضر میشوم تصویر جانان
در بغل ✤ بجاے مصرع ثانی آپنے فرمایا ؎ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل ✤
پھر فرمایا کہ میرا کفن ایسے کپڑے کا ہو جو مین پہنے ہون کُرتا آپکا ادھوتر کا اور
پایجامہ گاڑھے کا ہوتا تھا اور فرمایا کہ جنازیکی نماز باہر شہر کے ہو اور بادشاہ میرے جنازے پر

نہ آوے چنانچہ ویسا ہی ہوا ساتوین تاریخ ماہ شوال روز یکشنبہ ۱۲۳۹ ہجری وقت طلوع
آفتاب کے روح پر فتوح اس عالم گذران سے جانب عالم جاودان روانہ ہوے جس جاے
آپکو غسل دیا گیا تھا وہ خاک تمام معطر ہوی تھی بہت لوگون نے اپنے مکان مین اوسکو
رکھا تھا اول بار دروازۂ ترکمان دہلی کے باہر مولانا محمد اسحٰق صاحب امام ہوکر
نماز پڑھاے بعد ازان نصیر الدین صاحب لکھنوی شافعی کے مقبرے مین جماعت
سے نماز ہوی یہان تک کہ پچپن ۵۵ بار جنازے کی نماز پڑھی گئی جوق جوق آتے
تھے اور پڑھتے تھے بعض مقامات مین غائبانہ بھی نماز ہوی ہی مزار پر انوار
آپکا شاہ جہان آباد کے باہر دہلی دروازے کی سمت مہدیون کے قریب خوش نرور
کے چھتے مین واقع ہی اصل مین کوشک النور اوس جاے کا نام تھا اب زبان زد
عوام خوش نرور کا چھتہ مشہور ہی اور حضرت شیخ عبد الرحیم صاحب اور شاہ ولی اللہ
صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبد القادر صاحب اور مولوی عبد الغنی صاحب
اور مولوی مخصوص اللہ صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم ان سب کے مزار ہین ایک ہی احاطے
مین ہین یَزُورُونَ وَیُبَارِکُونَ + **تاریخ وفات**

| | |
|---|---|
| چو رفت سوی ارم زین جہان پر آشوب | عزیز صانعِ بیچون مفتخرِ فضلا |
| جناب اقدس عبد العزیز والاقدر | کہ بود محوِ رضاے خداے بے ہمتا |
| فقیہ بے بدل و عالمِ عدیم المثل | ولی کامل و اوستاد و مرشد دانا |
| مفسرے کہ نظیرش کسی ندادہ نشان | محدثے کہ شدہ مستند ہمہ علما |

معبّرے کہ بہ تعبیر خواب پایۂ او
قریب بودہ بہ یوسف بہ نزد اہل حجا (بمعنے دانا)

مہندسے کہ اگر زندہ بودے اقلیدس
شدی ازو متمتع بدانشِ والا

مدبّرے کہ باقلیم دانش و حکمت
جز او نبود کسے را عمل ز سر تا پا

امام جملہ دبیران نکتہ سنج و فصیح
قوام جملہ ادیبانِ موجدِ انشا

معینِ اہل ورع مقتدائے دینداران
ظہیر شرع پسندانِ صاحبِ تقوی

مطاع و مرشد و شاہ زمان و اولادش
ملاذ و مرجع میر و وزیر و شاہ و گدا

بجستم از خردِ خُردہ کار تاریخش
ہزار نالہ کشید و بسر زد و گفتا

پس از وضو و طہارت نویس این مصرع
نہفت زیر زمین مہرِ دین و ماہِ ہُدی ۱۲۴۹

## ایضاً از جناب شاہ رؤف احمد صاحب مجددی علیہ الرحمہ

شاہ عبد العزیز فخرِ جہان
عالمِ علم آیتِ قرآن

صبح یکشنبہ ہفتمین شوال
از بدن گشت روحِ او پرّان

سنِ ہجرے چو جستم از ہاتف
گفت اے نکتہ سنج قاعدہ دان

سالِ فوتش ز ہر عدد پیداست
از احد تا الوف زین عنوان

خواہی از ہر عدد کہ تاریخش
اولا چار چند کن پس ازان

یک بیفزا و ضرب کن دہ را
پس بکن طرح بست بست ایجان

در صد و بست چار باقے را
ضرب فرما تو ای فہیمِ زمان

پس بنقصان یک عدد دریاب
فوت آن مفخرِ زمین و زمان ۱۲۴۹

## از قاضی ارتضا علی خان صاحب گوپاموی مدراسی علیه الرحمه

شاهِ عبد العزیز قطبِ زمان — چون بسوے جنتِ برین رفته
سالِ تاریخ رحلتش هاتف — گفت آه آفتابِ دین رفته ۱۲۳۹

## از خادمِ خاص حضرت مُعز اعنی مومن خان دهلوی علیه الرحمة والغفران

انتخابِ نسخهٔ دین مولوی عبد العزیز — بے عدیل و بے نظیر و بمثال و بے مثل
جانبِ ملکِ عدم تشریف فرما کیون ہوے — آگیا تھا کیا کہین مُردون کے ایمان مین خلل
ہی ستم اے چرخ تو کسکو یہان سے لیگیا — کیا کہا یا یہ ظلم تو نے بیکسون پر اے اجل
جب اوٹھائی نعش ایک عالم نہ و بالا ہوا — لوٹتا تھا خاک پر ہر قدسی گردون محل
کیا کس و ناکس پہ تھا صدمہ کیا جسوقت دفن — ڈالتا تھا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
مجلسِ درد آفرینِ تعزیت مین مین بھی تھا — جب پڑھی تاریخ مومن نے یہ آکر بے بدل
دستِ بیدادِ اجل سے بے سر و پا ہو گئے — فقر و دین فضل و هنر لطف و کرم علم و عمل ۱۲۳۹

## نظم

شاہ عبد العزیز شاہِ زمان — آفتابِ سپہرِ عز و شان
جوہرِ کانِ شرعِ مصطفوے — دُرِّ یکتاے قلزمِ عرفان
اوستادِ زمانہ عالے جاه — قطبِ اقطاب مرشدِ دوران
آپ اولاد مین عُمرؓ کے ہین — خاص حضرت علیؓ سے ہی فیضان
تھے کمالات آپ کے وہبی — کسب کس چیز کا کرے انسان

ایسی قدرت خدانے دی تھی اونھین ۔ زیر فرمان تھے اونکے انس وجان
ایک عالم کو فیض اوسنے ہی ۔ ذات ہی اونکی فیض بخش جہان
آپ محبوب ہین پیمبر کے ۔ اور محبِّ خداے کون ومکان
کونسا حال آپ کا لکھون ۔ کیا کرون مین کرامتون کا بیان
ختمِ پیغمبران نے بھیجا تھا ۔ ایک عالم کو پڑھے آپ کے ہان
خود رسولِ خداے عزّوجل ۔ آے تھے سُننے آپکا قرآن
یا الٰہی تو اوسکے صدقے سے ۔ کھول دے دل پہ میرے رازِ نہان
کونسا ہی کمال جس مین نہین ۔ اے ضیا آپ کی عُلوِّ شان

تمّت مقالۃ الاولے
مِن مقالاتِ
الطریقۃ

## مقالہ دوم در امور متعلق بعلوم ظاہر و باطن

روایت ہی مشہور خاص و عام صاحب منتہی الکلام لوذعی یلمعی مولانا مولوی
حیدر علی سلمہ اللہ تعالی سے کہا اونھون نے کہ ایک شخص کے پاس ولایت مین
حضرت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ کی ایک کتاب فلاسفہ کی رد مین
نہایت ادق تھی اوسکا نام جواہر القدس تھا اوس کتاب کے پڑھنے کا اوسکو
نہایت شوق ہوا مگر کوئی عالم کہ جس سے اوسکے مطالب حل ہون نہ ملا آخر کار وہ
شخص مکہ معظمہ کو روانہ ہوا وہان کے علما کی خدمت مین کتاب پیش کی مگر تشفی
نہوئی وہان سے مدینہ منورہ کو علی صاحبہا الف الف تحیۃ و الثنا گیا وہان کے
فضلا اور فقرا کی خدمت مین عرض مدعا کیا وہ لوگ بھی اوسکی تفہیم نکر سکے
ایک روز لاچار ہوکر نہایت متفکر سو رہا تھا کہ بخت بیدار نے رہنمونی کی یعنی
حضرت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین تشریف فرما ہوکر
اوس سے فرمایا کہ تو دہلی کو عبد العزیز کے پاس جا وہ تجکو پڑھائے گا اور
تیرا مدعا بر آئیگا وہ شخص مشقت زدہ خاطر پژمردہ سو رہا تھا حضرت رسالت پناہ
کے ارشاد کی خوشی سے نہایت شاد و شگفتہ خاطر اوٹھا اور دہلی کو چلا
**مولف** واہ کیا طالع بیدار تھے سبحان اللہ + خواب مین جسکو ملی دولت
مقصود کی راہ + حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت بابرکت مین حاضر

ہوکر واقعہ بیان کیا حضرت نے فرمایا بسر وچشم حاضر ہون اور اپنے خدام وطلاب
کو حکم کیا کہ شہر مین کوئی اور نسخہ اس کتاب کا تلاش کرین اور درس مین حاضر رہین
بتلاش تمام ایک نسخہ ہمدست ہوا بڑے بڑے علما فضلا اور راوی بھی اس محفل
فیض منزل مین حاضر رہتے اوس شخص سے کہا جتنا تمکو پڑھنا منظور ہو اوتنا
مطالعہ کرکے تشریف لایا کرو وہ حسب الحکم اوسی طرح حاضر ہوتا طرفہ یہ ہی کہ وہ کتاب
کبھی حضرت کے مطالعہ سے نگذری تھی اور دونون نسخون مین کتابت کی نہایت غلطی
تھی طریقہ درس کا اسطور تھا کہ قاری کو جتنا پڑھنا منظور ہوتا اوتنی ایکبار عبارت
سُنا دیتا حضرتکو ایکبار سُننے ہی وہ عبارت حفظ ہو جاتی سب حضار ساکت رہتے
خود بدولت اول عبارتِ عربی کی غلطی کو صحیح کرتے دوسری بار لغات کے معانی
اور مطالب بیان فرماتے حاصل کلام کتاب تمام ہونے نپائی کہ عمر ناپایدار
حضرت کی تمام ہوئی اور یہ واردات اخیر عمر مین ایسی حالت مین تھی کہ اون دنون
مزاج وہاج مین نہایت نقاہت اور ضعفِ بصارت اور قصور ہاضمہ کا بشدت شکوہ تھا
روایت ہی مولوی سید ہاشم علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالی سے وہ روایت
کرتے ہین میر محمد جان سے جو صحبت یافتہ حضرت کا ہی کہا اوسنے ایک شخص
اجنبی کہ اہل دہلی سے معلوم نہین ہوتا تھا اور کسی نے کبھی اوسے دیکھا نتھا
حضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر شیخان وقت یعنے حضرت اور غلام علیشاہ
صاحب قدس اللہ سرہما کی شکایت شروع کی کہنے لگا کہ یہان تو کوئی فقیر نظر

نہین آتا جو اسکی تائید کرے اور کوئی صاحب تصرف نہین کہ اوس سے کچھ کام
نکلے سب ایسے ویسے ہی ہین غرض جو دل مین آیا وہ کہا آپ نے سنکر اوسکو ٹھہرایا
اور غلام علیشاہ صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ آج عصر کے وقت خواجہ میردرد علیہ الرحمہ کے
باغچہ کو آنا مین بھی جاؤنگا آپ اوس شخص کو ہمراہ لیکر وہان تشریف لیگئے
غلام علیشاہ صاحب بھی حاضر تھے اوس مقام پر جو نہر کے منبع بنتے ہوے ہین
وہان ایک ہاتھ اوسکا حضرت نے پکڑا اور ایک ہاتھ غلام علی شاہ نے اور وہ شخص
نہایت تڑپنے لگا اور بہت بیقرار ہوا بعد ازان ہاتھ چھوڑ دیے اس نے دونون
حضرات کی دست بوسی کرکے تھوڑی دور جاکر غایب ہوگیا حضار نے حضرت سے
یہ ماجراے عجیب دیکھکر استفسار حقیقت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص زمرۂ
ابدال مین تھا اب اوس زمرہ سے نکل کر اوسکے مدارج کی ترقی ہوئی تھی کہ اوس کا
شیخ مرگیا کوئی دستگیر نہین رہا اس لیے وہ میرے پاس آیا تھا خدا کے
فضل سے اپنا مطلب پایا المؤلفہ شاہ عبدالعزیز قطب زمان + رونق دین
دستگیر جہان + تھوڑے عرصے مین اوسنے ہونچایا + دیکھ ابدال کو کہان
سے کہان + روایت ہی حاجی مولوی حمایت اللہ دہلوی سے وہ روایت
کرتے ہین حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمہ سے جو نواسہ اور خلیفہ حضرت کے تھے
کہا اونھون نے کہ بعد رحلت حضرت شاہ صاحب کے جو لوگ اونکی جناب مین اعتقاد
کامل رکھتے تھے اور نفوس مرتاض تھے اونکو کتابون مین اگر کچھ شبہہ آجاتا

یا کوئی مطلب مشکل رہجاتا تو مزار پُر انوار کے پاس جاتے اور مطالعہ کرتے بفضلہ
تعالی تائید سے روح پر فتوح حضرت شاہ صاحب کے مقامات مشکل حل ہو جاتے
روایت ہی مولوی سید ہاشم صاحب دہلوی سے کہا اُنھون نے کہ مینے دو
کتابین یعنے حسامی اور تلویح فقط حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کی
روح کی امداد سے پڑھائین کیونکہ یہ کتابین اپنے اوستاد مولوی مملوک علی صاحب
سے پڑھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا جب پڑھانے کا موقع ہوتا تو مطالعہ کرتا او
پڑھاتا جہان کہین شبہہ آتا تو حضرت کے مزار پر جاتا اور مطالعہ کرتا بفضل الٰہی جو
مضمون کہ مشکل ہوتا وہ حل ہو جاتا اور یہ بھی کہا کہ اس مقدمہ مین مینے حکیم آغا جان
اور حکیم غلام حیدر خان سے سُنا ہی اور یہ دونون مرید اور شاگرد حضرت کے تھے
کہا اُنھون نے کہ ایکدن حضرت کے وعظ کی مجلس مین کسی نے سوال کیا کہ ارواح سے
استفاضے کے باب مین آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ میری والد کی روح
سے مجھے بہت فیض علوم ظاہر و باطن ہوا ہی تو مولوی محبوب علیصاحب نے عرض
کی یہ فقط حضرت کی واردات ہی یا کچھ اسکی اصل بھی قرآن و حدیث سے ثابت ہی
مولوی برکت اللہ صاحب نے کہا کہ ہمین تو حضرت کا فرمانا سند ہی اور کافی ہی حضرت نے
یہ سُنکر فرمایا کہ مجھے تو میرے والد ماجد کی روح سے تسلی ہوتی ہی خواہ کسیکو ہو
یا نہو سبحان اللہ کیون نہو خدا تعالی نے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی
ذات بابرکات کو مرجع خاص و عام اور مشکل کشائے علوم ظاہر و باطن کیا تھا اور انکے

خزانه غیب سے وہ دولت عطا کی تھی کہ کوئی سایل کسیطرح کا بے نیل مرام نہین جاتا تھا یہ بات
تو ثابت ہی کہ جب کوئی صاحب نسبت اس عالم سے گذرتا ہی تو بالکل تعلقات عالم محسوسات
کے قطع ہوتے ہین اور اوسکی روح کو مرتبہ اطلاق کا ملتا ہی تمام کمالات مین قوت حاصل
ہوتی ہی جو یہان اعانت اور استمداد کرتا ہی بے شک وہان بھی کرتا ہی چنانچہ حجۃ الاسلام
مین حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین (ہر کہ استمداد کردہ شود درحیات استمداد
کردہ شود بعد از وفات) اور فصل الخطاب شرح مشکوۃ جناب شیخ عبد الحق دہلوی
رحمہ اللہ علیہ سے مسطور ہی (بتحقیق ثابت شدہ است بآیات واحادیث کہ روح باقی است
واورا علم وشعور بزایران واحوال ایشان ثابت است وارواح کاملان را قربے ومکانتی
درجناب حق ثابت است چنانکہ درحیات بود یا بیشتر ازان واولیارا کرامات وتصرف در
اکوان حاصل است آن نیست مگر ارواح ایشان را وارواح باقی است ومتصرف حقیقی
نیست مگر خدا است عزشانہ وہمہ بقدرت اوست وایشان فانی اند درجلال حق در
حیات وبعد از ممات پس اگر دادہ شود مر احدے را چیزے بوساطت یکے از دوستان
ومکانتی کہ نزد خدا دارد دور نباشد چنانکہ درحالت حیات بود ونیست فعل وتصرف
درہر دو حالت مگر حق جل جلالہ وعم نوالہ را ونیست چیزے کہ فرق کند میان ہر دو حالت
ویافتہ نشدہ است ودلیلے بران) روایت ہی غلام محی الدین خان مرحوم متین
تخلص سے جو اہل علم اور اوستادون سے اس شہر کے تھے ایکدن تذکرہ اہل علم
کا آیا بحر العلوم مولوی عبد العلی ملک العلما رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ذکر ہوا بہت کچھ انکی

تعریف کی اور حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے کمالات بھی بیان کیے اور کہا کہ ایک
نادر حال حضرت کا مینے سُنا ہی کہ دہلی مین کسی شخص کے پاس کوئی کتاب نادر اور نایاب
تھی ضخامت مین تفسیر کبیر کی ایک جلد کے برابر تخمیناً دوسو جزو کے ہوگی وہ کسیکو
نہین دیتا تھا اور حضرت کو اسکے دیکھنے کا نہایت شوق ہوا بذات خود اسکے مکان کو
تشریف فرما ہوے اوسنے عرض کی زہے سعادت زہے شرف وعزت کس لیے
رونق افزا ہوے کہا کہ اوس کتاب کے لیے آیا ہون دو روز کے وعدے
سے مجھے دینا اوسنے فوراً حاضر کی آپ لیکر بہت خوش ہوے دُو ہی دن مین
تمام کتاب دیکھکر واپس بھجوادی بعد چند مدت کے اوس شخص کو سفر درپیش ہوا
وہ کتاب کہ از بس عزیز تھی ہمراہ لیکر چلا گیا قضارا کسی مقام مین چوری ہوئی اور
اسباب کے ساتھ وہ کتاب بھی جاتی رہی اوسکو اسباب وغیرہ کا کچھ غم نہ تھا مگر کتاب کا
نہایت قلق والم تھا حاصل کلام جب دہلی کو آیا تو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر سب
احوال عرض کیا جب حضرت نے اوسکو کتاب کے غم سے بہت پریشان پایا تو فرمایا
خاطر جمع رکھو مجکو یاد ہی فلانے وقت آیا کرو لکھوا دون گا تھوڑی تھوڑی لکھہ لینا
وہ نامراد نہایت شاد ہوا حسب ارشاد حضور مین جاتا تھوڑی تھوڑی لکھہ لاتا ایک مدت
مدید مین وہ کتاب تمام ہوی اسکی مراد برآئی خاطر شاد کام ہوئی چند روز کے بعد
وہ اصل کتاب کوئی حضرت کے پاس بیچنے کو لایا آپنے دیکھتے ہی جو قیمت کہ اوسنے کہی
دیکر خرید لی اور اوس کتاب والے کو بلوا کر کہا کہ یہ تمھاری کتاب آئی ہی لیجیے اوسنے

عرض کی حضرت کی عنایت سے میرے پاس تو کتاب تمام ہو چکی اسکو اپنے یہان لکھنا فرمایا خیر مینے جو لکھوائی ہی اسکو اس سے مقابلہ کر لو کسی طالب علم کو لیکر اونسے مقابلہ کیا تو خدا کے فضل سے لفظ تو کیا ایک حرف کی بھی غلطی نہ نکلی سبحان اللہ کیا بات ہی یہ بات تو کچھ کسب سے نہین آتی فقط وہب واہب العطیات ہی اور اسیطرح سُنا مینے اس قصے کو پیر جی علی حسین چشتی صابری قدوسی سے اونھون نے روایت کی کسی شخص معتبر سے اور روایت کی اسکی مولوی سید شاہ محمد قادری نور اللٰہی نے اپنے اوستاد مولوی محمد کرامت علی صاحب دہلوی موسوی سے اور مولوی کرامت علیصاحب شاگرد ہین حضرت کے بے واسطہ اور باواسطہ کیونکہ اونھون نے پڑھا ہی مولانا اسحٰق صاحب اور مولوی رشید الدین خانصاحب سے بھی روایت ہی مولوی حاجی حمایت اللہ دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد مولانا یعقوب علیہ الرحمہ سے کہا اونھون نے کہ ایکروز حضرت اپنے مدرسے کی مسجد مین بیٹھے تھے ناگاہ ایک مجذوب وارد ہو کر مصلے پر کھڑا رہا اور یہ شعر بآواز بلند پڑھکر ع ای پری در عشق تو دیوانہ خود را ساختم * زلف تو زنجیر کردم در گلو انداختم * اللہ اکبر کہا حضرت نے فوراً اوٹھکر اوسکی اقتدا کی بعد فراغ دوگانہ کے فرمایا اللہ اکبر جو حلاوت کہ اس دو رکعت مین ملی عمر بھر نہ ملی تھی سبحان اللہ ولی را ولی می شناسد کے یہی معنی ہین **مؤلف**

ولی کو ولی خوب پہچانتا ہی * یہ اسرار کب دوسرا جانتا ہی ـ **ایضاً** ایکدن حضرت

طلبا کو درس دے رہے تھے مکان مین سے ماما نے آکر عرض کی کہ حضرت
صاحبزادے کا انتقال ہوا آپ نے جواب دیا یہ کارخانہ خدا کا ہی اسیطرح
چلا جاتا ہی طلبا سے کہا کہ تم اپنا سبق پڑھو سر مو مزاج مبارک مین تغیر نہوا
**سبحان اللہ** غور کی جا ہی کیا مقام صبر و رضا کا ہی حضرت غوث الثقلین
رضی اللہ عنہ کی بھی ایسی ہی عادت تھی گویا جناب شاہ صاحب کی روح کو تربیت
حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی روح مقدس سے تھی **ایضاً** مولوی
حمایت اللہ صاحب سے کہا اونھون نے کہ دہلی کے رزیڈنٹ نے کلکتے کے لاٹ کو لکھا
کہ ایک شخص فی زماننا بے نظیر ہند مین آفتاب کے مانند اوسکی ذات ہی آپ آنا
قابل ملاقات ہی لاٹ نے چند مصاحبون سے دہلی کو آیا اور اوس رزیڈنٹ کو
ساتھہ لیکر حضرت کی ملاقات کے واسطے مکان پر حاضر ہوا چالیس قدم سے
تعظیم کے لیے ٹوپیان اوتار کر صف نعال مین کھڑے رہے اوسوقت حضرت
طلبا کو درس فرما رہے تھے عرصہ دو گھڑی کا گذرا کہ لاٹ کی جانب ملتفت نہوے
نہ تعظیم کو اوٹھے اوس نے رزیڈنٹ کو چشم نمائی کی کہ تو نے کس شخص کے پاس لایا
کہ ہمارا اسلام تک بھی نہین لیتا ہی رزیڈنٹ نہایت خوفناک ہوا جب لاٹ کی جورو
نے کہی مین آگے جاکر امتحان کرتی ہون سو اشرفی لیکر حضرت کے روبرو کھڑی
رہی حضرت نے کچھہ بھی التفات نکی طلبا ہی سے گفتگو رہی اوس عورت نے
اپنے خاوند سے کہی مین اور تم تو کیا اگر لندن کی ملکہ بھی آئے تو حضور خیال نفرمائینگے

اشرفیان کتاب پر رکھدین تسلیم بجالا کے واپس ہوئی لاٹ وغیرہ سب روانہ ہوے
بعد ازان بعض طلبا اور مقرب جلیل القدر نے عرض کی کہ قدم بوسی کو لاٹ گورنر حاضر ہوا
حضرت ملتفت نہوے فرمایا ہمکو کیا ضرور تھا کہ اوس سے باتین کرکے طلبا کے
استفادے مین خلل ڈالین دل مین خدشہ ہوا تھا کہ طلبا کے کپڑے بہت پھٹ
گئے ہین حضرت حق سبحانہ نے سو اشرفی بھجوادی اس بہانے سے بھجوانا منظور تھا
بھجوایا کپڑے بن جائین گے اوسکی تعظیم تکریم مین ہرج اوٹھانا خدا کی راہ سے مونہہ
پھرانا کیا ضرور تھا روایت ہی حافظ حاجی قاری محمد کریم بخش دہلوی سے کہا
اونے کہ دہلی مین ایک شخص تھا مولوی ببر نام اوسکے وعظ کی تمام شہر مین دھوم دھام
فقہ دانی مین شہرۂ آفاق ہر علم مین طاق تھا فقط خدا سے علیم کی قدرت تھی نکچھ لکھا تھا
نہ پڑھا مگر ہمیشہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر رہتا
کوئی وعظ کا جلسہ نہ چھوڑتا جو حضرت فرماتے وہ یاد رکھتا تھا اور بیان کرتا تھا عالم
و جاہل جو کوئی اوس سے کچھ پوچھتا اپنے سوال کا جواب پاتا رفتہ رفتہ تمام شہر مین
اس بات کا چرچا ہوا تو حضرت شاہ صاحب نے بطور امتحان بعض مسایل پوچھوائے
اونے برابر جواب دیے حضرت نے پوچھا کہ تم نے یہ جواب کسطرح دیا اوسنے
عرض کی کہ فلان جلسہ مین فلان وقت آپ سے ایسا ہی سنا تھا غرض لوگون نے
اوس سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہی تم تو کچھ لکھے نہ پڑھے یہ کیسی معلومات ہی جواب دیا
کہ ایک دن مینے حضرت کا لعاب کھا لیا تھا یہ سب اوسیکے برکات ہین **مؤلف**

یا نہ بنیں لعاب میں

لکھنے پڑھنے پہ کچھ نہین موقوف ✤ فیض یہ سب اوسی لعاب کا ہی ✤ کیون نہ چمکاے
ایک عالم کو ✤ ذرہ یہ کیسے آفتاب کا ہی ✤ روایت ہی اوسی قاری بزرگوار سے
کہا اونھنے کہ مولانا یعقوب علیہ الرحمہ کہتے تھے کہ مینے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے
سُنا ہی فرمایا کرتے تھے کہ ہماری آل اولاد مکہ معظمہ مین جا بسی گی اور حضرت امام مہدی
علیہ السلام سے ملیگی سبحان اللہ مکہ معظمہ مین حضرت کی آل مولانا مولوی
عبدالرحمن صاحب نواسے حضرت مولانا اسحق صاحب کے اور جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب
نواسے مولانا یعقوب صاحب سلمہما اللہ تعالی کے اب حاضر ہین دوسری بات پر
بھی خداے جل و علا قادر ہی روایت ہی مولوی سید شاہ محمد قادری نور اللہی
سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اُستاد مولوی محمد کرامت علی موسوی دہلوی سے کہا
اونھون نے کہ جب کبھی حضرت کو بخار بشدت آتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ اُوسکے
زور سے نماز برابر ادا نہوگی تو ویسے وقت مین اپنی عصا پر یا چادر پر توجہ فرماتے
کہ وہ عصا یا چادر شدت حرارت سے اُچھلتا رہتا اور آپ نماز سے فارغ ہوکر
پھر اُوس بخار کو جذب کر لیتے روایت ہی مولوی نصر اللہ خان صاحب خورجوی
سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اُوستاد جناب خلیفہ اسد اللہ مغفور سے
یہ بزرگ حضرت کے خلفاے طریقت سے ہین کہا اُونھون نے کہ ایک دن
مین حضرت کے پیر دابتے بیٹھا تھا ناگاہ حضرت نے فرمایا خلیفہ صاحب آندھی آئی
ٹٹیان باندھو مین چُپکا رہا پھر فرمایا خلیفہ صاحب آندھی آئی ٹٹیان باندھو مین ادھر

معجزہ ۔۔۔

کرامت ۔۔۔

معجزہ ۔۔۔

اودھر دیکھا تو آندھی ہی نہ کچھ یہ کیا فرما رہے ہین عرض کی کہ حضرت آندھی تو نہین
ہی فرمایا کہ ٹٹیان باندھو آپکا کیا نقصان ہی حسب الارشاد ٹٹیان باندھی فوراً ایسی
آندھی چلی کہ تمام شہر مین تاریکی اور گرد وغبار ہوگیا روایت ہی قادر محی الدین صاحب
مدراسی سے وہ روایت کرتے ہین مولوی حاجی قاضی ارتضا علیخان مرحوم گوپاموی
مدراسی سے کہا اوسنے کہ ایک شخص حسن بھائی نامی دہلی مین تھا اوسکو نہایت
شوق علم کا تھا اور پڑھنے مین بڑی محنت ومشقت کرتا تھا مگر کچھ بھی یاد نہوتا تا
تمام شب سبق یاد کرتا صبح کو بھول جاتا لاچار ہوکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور
عرض کی کہ مجھے نہایت علم کا شوق ہی مگر کیا کرون ایسا کند ذہن ہون کہ کچھ یاد نہین
رہتا آپنے فرمایا کہ اس دیوار کے پاس بیٹھ اوسنے حسب الحکم اوس دیوار کے پاس
جا بیٹھا دیوار سے ایک آواز نکلتی اور اسکو سبق پڑھاتی جو دیوار سے پڑھتا تھا
وہ یاد رہتا تھا کبھی نہ بھولتا حاصل کلام وہ شخص پڑھتے پڑھتے بڑا عالم ہوا
سبحان اللہ یہ کتنی بڑی کرامت ہی اور کیسی عمدہ خرق عادت ہی اور یہ قدرت
محض عنایت خدا یتعالی کے ہی جو اپنے بندے کو عطا کی ہی جواہر الحقایق
مین مرقوم ہی وبالجملہ چون حضرت حق سبحانہ وتعالی یکے از دوستان خود را
مظہر قدرت کاملہ خود گرداند وہیولاے عالم ہر نوع تصرفے کہ خواہد تواند کرد
وبالحقیقت آن تاثیر وتصرف حق است سبحانہ وتعالی کہ در وے ظاہر میشود ووی
در میان فی انتہی روایت ہی قادر محی الدین مذکور سے اوسنے روایت کی

مفتی ولی محمد سے جو شاگرد تھا ملک العلما کا اوسنے کسی فاضل دہلوی سے کہا اوسنے
کہ لکھنؤ کے مدرس کے نایب نے اپنے مدرس سے کہا شاہ عبدالعزیز کو منطق مین زیادہ راہ
نہین ہی مین جاکر اونسے منطق شروع کرکے الزام دیکر آونگا اوسنے کہا اچھا جا
وہ شخص وہان سے دہلی کو حضرت کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ
مین لکھنؤ سے منطق پڑھنے کے واسطے آیا ہون آپنے فرمایا کون سی کتاب پڑھوگے
اوسنے کہا قطبی فرمایا کہ لکھنؤ کے لہجے پر پڑھاؤن یا دہلی کے لہجہ پر یہ بات
سُنتے ہی اوس شخص نے حیران و متعجب ہوکر عرض کی کہ دہلی کے لہجے پر پڑھایئے
حضرت نے تمام قطبی ہر ہر قضیہ پر دلایل نقلی آیات واحادیث سے قایم کرکے
پڑھائی جب کتاب تمام ہوئی تو اوس سے فرمایا کیون تم نے تو لکھنؤ کے
مدرس سے کہا تھا کہ منطق مین الزام دیکر آونگا اوسنے انکار کیا آپ نے فرمایا
کہ سچ کہو اب تو تمھاری کتاب تمام ہوچکی تب وہ شخص مقر اور نادم ہوا پھر فرمایا
اب کیا ارادہ ہی اوسنے عرض کی کہ مشکوۃ شریف پڑھونگا مشکوۃ شروع کی خدمت
شریف مین رہا بڑا عالم ہوا روایت ہی مولوی محمد عنایت علی سے وہ
روایت کرتے ہین اپنے والد ماجد مولوی محمد کرامت علی مرحوم سے کہا اونھون نے
کہ ایک دن حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کسی جنازے کے ہمراہ چلے جاتے
تھے اور بھی بہت لوگ ساتھ تھے ان سب کے آگے دو شخص گشت و مشت کرتے
ہوئے چلے جاتے ہین ہر ایک اونمین سے آگے بڑھنے کا ارادہ کرتا ہی

مگر وہ دونون سواے حضرت کے دوسرے کو نظر نہین آتے حاصل کلام جب قبر پر پہونچے
اور میت کو دفن کیا تو ایک اون دونون مین سے میت کے ہمراہ قبر مین اوتر گیا
اور دوسرا ایک درخت کے تلے غمگین کھڑا رہا حضرت نے سب لوگون سے آگے
بڑھکر اوس شخص سے پوچھا کہ تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین بدی کا فرشتہ ہون پھر پوچھا
کہ وہ کون تھا کہا کہ وہ نیکی کا فرشتہ تھا ہم دونون مین سے ہر ایک چاہتا تھا
کہ آگے ہو جاے چونکہ میت کی نیکیان زیادہ تھین اسواسطے وہ ساتھ چلا گیا اور
یہ حضرت کے پوچھنے کی آواز سب لوگ سنتے تھے مگر وہ جواب دینے والا
کسیکو نظر نہین آتا تھا روایت ہی حاجی محمد حسین صاحب سہارنپوری سے
وہ روایت کرتے ہین مولوی وحید الدین صاحب پھلتی سے کہ وہ شاگرد ہین
مولانا اسمعیل شہید کے اور خلیفہ ہین سید احمد صاحب قدس سرہ کے اور تیرہ [۱۳]
سال حضرت شاہ صاحب اور مولانا عبد القادر صاحب قدس سرہما کی خدمت رہے ہین
کہا اونھون نے کہ نواب نصر اللہ خان والی رامپور کے یہان ایک قوال مسمے
ہمت خان بڑا صاحب کمال تین سو روپیہ ماہوار کا نوکر تھا تمام گویے اوسکو
مانتے تھے ثانی تان سین جانتے تھے ایک دن اوسکو خیال آیا اگرچہ مجھکو تمام
لوگ بڑا کمال والا جانتے ہین اسکا کچھ اعتبار نہین مین اپنے ہنر کو جب تک
حضرت کے محک امتحان پر عرض نکرون اور اونکی زبان سے سند نلون تو کیونکر
اپنے کو کچھ چیز سمجھون کس لیے کہ اس زمانے مین اوس ذات جامع الکمالات

قوال کی تعظیم

کی جیسی کوئی ذات نہین اور کمال وُہی معتبر ہی جو اہل کمال پسند کرین اور داد دین مؤلف معتبر ہی سخن معرکۂ اہلِ سخن ٭ زر وُہی کام کا ہی جو چڑھکے جو ٹکسال آیا ٭ اسی آرزو مین دہلی کو آیا وہ حضرت کا اخیر زمانہ تھا کہ بینائی سلب ہوگئی تھی اور تمام حواس مین ضعف طاری تھا رُوبرو حاضر ہوکر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ آؤ ہمت خان اچھے تو ہو سُنتے ہی وہ نہایت حیران و ششدر رہوا اور تمام حُضار متعجب ہوے کہ یہ شخص تو کبھی یہان نہین آیا اور کبھی حضرت نے نہ اوسکی آواز سُنی نہ صورت دیکھی یہ کیا بات ہی کہ اُوسکا نام لیکر پکارا اوسنے بھی استفسار کیا تو فرمایا کہ تمھارے گانے کا لوگ ذکر کیا کرتے تھے کہ اُونکی آواز مین یہ بات ہی اور اسطرح کا اُوتار چڑھاؤ ہی وہ بات صاف تمھارے تکلم سے پائی گئی تو مینے جانا کہ اس انداز کا تمھارے سوا کوئی نہین ہی جب اوسنے اپنا مدعا عرض کیا کہ مین چاہتا ہون اپنا جوہر حضرت کے روبرو عرض کرون ارشاد ہوا کہ مناسب پھر حضرت نے ایک دن حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا عبدالقادر صاحب وغیرہ بڑے بڑے کملا کو جمع کیا اور کوئی اغیار سے نرہا تب اوسکی یاد ہوئی اور وُہ گانے لگا جو جو چیزین اوسکو یاد تھین سب سُنادین تمام حُضار کو رقت ہوئی حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کہ نہایت مستقل مزاج تھے اُونکے بھی اشک جاری ہوے چادر مونھ پر ڈالے ہوے بیٹھے رہے اور حضرت بھی کھنڈولے پر جُنبان تھے جب وُہ سب گا چُکا تو فرمایا کہ واقعی تم اپنے کمال مین

شاہ عبد القادر صوفی

یکتا ہو مگر اسوقت شاید پرتو سے ان فقرا کے تمھارے بھی مزاج مین کچھ تغیر
واقع ہوا ہوگا کہ فلان فلان مقام مین یہ یہ بات رہگئی ورنہ تمکو بخوبی معلومات ہوگی
اونسے عرض کی کہ پیر و مرشد فدوی کو جو کچھ معلوم تھا سب عرض کیا یہ جو حضرت نے
فرمایا ہی اسکا علم نہین کچھ حضرت کی طرف سے ارشاد ہو جب آپ نے جس جس مقام مین جو جو
اوتار چڑھاو رہگیا تھا اوسکو باحسن وجہ سنایا اور سمجھایا وہ نہایت خوش ہوا اور ایسے
کو جب کچھ چیز جانا روایت ہی شاہ میر علی شاہ صاحب صوفی قاضی چھاونی حسین ساگر
سے وہ روایت کرتے ہین اپنے پدر بزرگوار مولوی شاہ عبد القادر صوفی خلیفہ حضرت
شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہما سے کہا اونھون نے کہ جب مجھے خدا طلبی کا شوق
ہوا تو سیاحی اختیار کی بہت ملک پھرے اکثر علما اور مشایخ وغیرہ سے ملاقات
رہی حتی الامکان بعض نسبت کے حاصل کرنے مین کوشش بلیغ کی ملک العلما مولوی
عبد العلی صاحب علیہ الرحمہ سے بھی بہت موافقت رہی کہین تسلی نہوئی اسی جستجو
مین حضرت والا رتبت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کا شہرہ سنکر دہلی کو گیا
عصر کے وقت حضرت بابرکت اپنے مکان کے روبرو ٹہل رہے تھے خود ہی سے
پوچھا کہ شاہ عبد العزیز کا مکان کہان ہی فرمایا کہ روبرو کا مکان ہی سیاح جہان گرد
آلودہ غبار و گرد تو تھا منزل مقصود کا پتا پایا خوشی سے اوس مکان مین آیا مصائب
سفر سے نہایت خستہ حال تھا اسواسطے اوپر نہ جاسکا ایک جانب کو بیٹھ رہا تو پوچھا
کہ شاہ عبد العزیز صاحب کہان ہین مولوی اسمعیل صاحب وغیرہ حضرت کے جگر گوشہ

جو وہان بیٹھے تھے کہا کہ صبح کو آئیے حضرت سے ملاقات ہوگی مینے کہا کہ اونسے مجھے دو باتین پوچھنی ہین پوچھکر چلاجاوٗن گا پھر کبھی نہ آوٗنگا سبھون نے اس طرحکا کلام سنکر متعجب ہوے اتنے مین حضرت باہر سے تشریف لائے دور ہی سے سلام علیک کی مینے آگے بڑھکر پوچھا کہ آپ وحدت الوجود کے قائل ہین یا نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ تو عین ایمان ہی مگر طالب خدا کو اتنا غصہ نچاہیے ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ صبح کو آئیے مین حاضر ہون وہان سے حکیم باقر علیخان نامی میرے ملاقاتی مجھکو پہچانکر اپنے مکان پر لے آئے اونکے مکان مین اقامت اور حضرت کی خدمت مین آمد و رفت رہی اور میرے حال پر حضرت کی بہت عنایت تھی ایکروز توجہ کی مگر بسبب امراض جسمی کے مزاج مبارک مین ضعف آیا اور طبیعت نہایت گرم ہوئی جو نسبت کہ مجکو حاصل تھی دریافت کرکے فرمایا کہ یہ کیفیت قادریہ تو سیکی دی ہوئی ہی پھر آپ نے آرام کیا اور مین پیر داب بنے رہا بعد ازان ایک روز عصر کے وقت مجھے ہمراہ لیکر ٹہلتے جاتے جاتے ایک گورستان کے پاس فرمایا کہ تم یہان کھڑے رہو مین صبح تک وہان کھڑا رہا صبح کو خادم سے کہا کہ شاہ عبد القادر اوس گورستان مین کھڑا ہی یہان بلالا خادم آیا ہمراہ لے گیا جب ارشاد ہوا کہ انشاء اللہ تعالی آج ظہر کو تمھاری طرف توجہ کرونگا وہان سے حکیم باقر علیخان کے مکان مین جو حضرت کے دولت سرا سے دور تھا اگر ظہر کا منتظر رہا عصر کا وقت ہوا مغرب ہوئی فرض و سنت مغرب کی پڑھکے دوگانہ نفل ادا کرتا تھا کہ یکایک

بے ہوش ہوکر گرا بہت دیر تک مرغ بسمل کا حال رہا ایسی حرارت ہوئی کہ کوئی بغیر کپڑے
کے جسم کو ہاتھہ نہ لگا سکتا تھا دیر تک یہ کیفیت رہی کہ ایک ٹھلیا آبشورہ پیا کچھہ تھوڑی
تسکین ہوئی صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا کہ بسبب بیماری کے ظہر کو متوجہ
نہو سکا کیا کرون اگر صحت ہوتی تو تمھین اپنے وطن سے یہان تک آنے ندیتا وہین
تمھارا مدعا بر آتا بعد ازان بیعت وغیرہ سے سرفراز کیا پھر تین سال خدمت مین رہا
بعد ازان سند خلافت عنایت فرما کے حیدرآباد کو رخصت کیا نقل اوس سند کی
خلفا کے حالات مین آپ کے ذکر مین انشاء اللہ تعالی مرقوم ہوگی جاننا چاہیے
کہ خود حضرت پیر و مرشد تفسیر سورہ اِقرا مین لکھتے ہین کہ توجہ چار طرح پر ہوتی ہی
اول تو تاثیر اِنعکاسی وہ ایسی ہی جیسے کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوے
اور اوس عطر کی خوشبو سب ہمنشینون کے دماغ کو معطر کر دے پس یہ قسم سب
قسمون مین توجہ کی ضعیف ہی کیونکہ اسکا اثر تبھی تک ہی جب تک اوسکی صحبت ہی
بعد اوسکے کچھہ باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہی جیسے کوئی
شخص بتی اور تیل سکوریہ مین ڈالکر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ تھی اوس نے اوسکو روشن کر دیا
پس چراغ تیار ہوگیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچھہ قوت رکھتی ہی کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد
بھی اوسکا اثر باقی رہتا ہی لیکن جب کوئی صدمہ پہونچتا ہی جیسے آندھی یا مینھہ یا کوئی اور آفت
تو اوسکا اثر جاتا رہتا ہی اسواسطے کہ یہ تاثیر نفس اور لطیفون کو درست نہین کر سکتی ہی جیسے
ناکارے ہین تیل اور بتی اور سکورے کو فقط شعلہ سنوار نہین سکتا تیسری قسم

تاثیر اصلاحی ہی وہ اسطور کی ہی جیسے پانی کو دریا سے یا کنوے سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ کو حوض کے فوارے تک کوڑے کرکٹ سے صاف کردین پھر خوب زور سے اسمین پانی چھوڑ دین کہ فوارہ خوب جوش اور خروش سے چھوٹنے لگے اس قسم کی تاثیر اون اگلی تاثیرون سے بہت قوی ہی کہ نفس کی اصلاح اور ستھرائی لطیفون کی بھی اسمین ہوتی ہی لیکن خزانے کی استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان ہوتا ہی نہ کوئی اور دریا کے برابر اور ان سب باتون کے ساتھ بھی اگر خزانے مین کچھ آفت یا خطور واقع ہوجائے تو البتہ نقصان پڑجاتا ہی چوتھی تاثیر اتحادی کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کے ساتھ خوب زور سے ملاوے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کرجاوے اور یہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکھتا ہی کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہوجانے سے دونون روحون کے جو کچھ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی روح مین سماجاتا ہی اور بار بار حاجت فایدہ لینے کی نہین رہتی ہی سو اولیاء اللہ مین اس قسم کی تاثیر بہت کم پائی گئی ہی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے منقول ہی کہ ایک روز آپ کے مکان پر کئی مہمان آگئے اور اوس روز آپکے یہان کچھ کھانے کی قسم سے موجود نتھا اسواسطے آپکو کمال تشویش ہوئی اور اونکے کھانے کی تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک نانبائی کی دکان آپکے مکان سے متصل تھی اس بات کی خبر پاکے ایک خوان بھرا ہوا

نانبائی کا قصہ

روٹیون کا خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھ آپ کے سامنے لاکر حاضر کیا آپ
اوسکو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اوسنے عرض کی کہ
مجھکو اپنا سا کر دیجیے فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نہ کر سکے گا کچھ اور مانگ وہ اسی بات کا
سوال کیے جاتا تھا اور خواجہ انکار کرتے تھے جب وہ بہت سی عاجزی کرنے لگا
تو ناچار ہوکر اوسکو اپنے ساتھ حجرے مین لیگئے اور تاثیر اتحادی اوس پر کی
جب حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ مین اور اوس نان بائی کی صورت شکل مین کچھ
فرق باقی نرہا تھا لوگون کو پہچاننا مشکل پڑا تھا لیکن اسقدر فرق تھا کہ خواجہ ہوشیار
تھے اور وہ نان بائی بے ہوش اور سرشار القصہ اوس نان بائی نے تین روز کے
بعد اوسی سُکر اور بیہوشی مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ انتہیٰ۔ اور توجہ شخص غایب کو
دینا ممکن ومسطور اور معمول مشایخ طریقت ہی کہ اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور
اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین اور طریقہ توجہ دینے کا یون ہی کہ اول مرشد
اپنے کو تمام امور سے خالی کر کے بخوبی اپنے نفس ناطقہ کی کسی نسبت کی طرف
کہ جسکا القا مرید کی جانب منظور ہو متوجہ ہوئے پھر مرید کے نفس ناطقہ کی طرف
متوجہ ہوکر اپنی پوری ہمت سے ٹکرائے اور تصور کرے کہ یہ کیفیت مجھہ سے
طالب مین سرایت کرتی ہی خدایتعالی کے فضل سے افاضہ انوار و برکات کا ہوگا
طالب مین اسکی لیاقت اور استعداد کی موافق اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس
مرشد کا کسی نسبت کا حامل ہو مشایخون کی صحبتون سے اور اوس نسبت کا اوسکو

ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اسکے قابو مین رہے جب اسکی نسبت طالب مین منتقل ہوگی
یعنے جس مراقبہ مین اسکو کمال ہوگا اسکی کیفیت خدا چاہا تو القا کر سکے گا واللہ اعلم
روایت ہی شاہ میر علی شاہ صوفی مذکور سے وہ روایت کرتے ہین ملا خلیل سے
جو شاگردون سے حضرت کے تھے اور یہان نصیر جنگ بہادر کے مکان مین
رہتے تھے کہا اونھون نے کہ حضرت کی خدمت مین ایک سوار آیا اور پندرہ
روپی نذر پیش کیے حضرت نے قبول نفرمائے اوسنے بہت اصرار کیا آپ نے
بھی بہت تکرار سے رد کیا آخر وہ چلا گیا حضار نے عرض کی کہ یا حضرت اسکی نذر
کیون قبول نہوئی فرمایا کہ وہ روپی رشوت کے تھے مجھکو دیکر کسی جا سفارش
چاہتا تھا بعد دو تین دن کے وہی شخص حاضر ہو کر اپنا احوال عرض کیا اور سفارش چاہی
روایت ہی مولوی شجاعت حسین صاحب غازی پوری سلمہ اللہ تعالی سے وہ روایت
کرتے ہین اپنے اوستاد مولوی سخاوت علی صاحب جون پوری سے وہ شاگرد ہین جناب
مولانا اسمعیل دہلوی شہید کے رحمۃ اللہ علیہما کہا اونھون نے کہ حضرت کو شدت حرارت
قلب سے دھڑکے کا عارضہ تھا تو کبھی کبھی شاہ راہ عام مین جو روبرو دولت سرا کے
تھا عصر کے وقت واسطے تخفیف عارضہ اور تفریح طبع کے چہل قدمی کیا کرتے تھے
اور دہلی مین ایک سورجی نامی کسبی قوم ہنود سے نہایت حسین وجمیل پری تمثال
اپنے کمال مین بے مثال ماہ پارہ ایک جہان جسکے حسن پر آوارہ تیرہ چودہ برس کا
سن غارتگری کے دن شہرۂ آفاق دلربائی مین طاق تھی بموجب اس قطعہ کے

ے ازین مہ پارۂ عابد فریبے ✣ ملایک صورتے طاؤس زیبی ✣ کہ بعد از دیدنش
صورت نہ بندد ✣ وجودِ پارسایان را شکیبے ✣ ایک طالب علم مُتقی و پارسا حضرت کے
مدرسے کا اوسکا شیدا تھا اور کبھی کبھی اوسکے حسن و جمال کا مذکور حضرت کی محفل
مین بھی ہوتا تھا ایکروز حضرت براے رفع حرارت اور تفریح طبیعت شاہ راہ مین
ٹہل رہے تھے اور وہ طالب علم بھی حاضر تھا اوس راہ سے صدہا پیادے
اور سوار پنس اور رہوادار گذرتے تھے یکایک دور سے ایک رتھ نہایت
زرق و برق کا بجلی کی طرح چمکا بیلون پر زیور گنگا جمنی اور سب سامان رتھ کا کلابتونی
اوسمین وہ سورجی ماہ پارہ جیسے بُرج مین ستارہ بیٹھی ہوی گذری اوس طالب علم کو
دیکھتے ہی چکاچوندی آئی اور حضرت نے اُوسکی حالت متغیر پائی پوچھا کہ کیا سبب ہی
عرض کی کہ اظہر من الشمس جسکا سورجی نام ہی وہ یہی غارتگرِ خاص و عام ہی سُنتے ہی
حضرت نے یہ شعر فرمایا ے اَلَا لَا تَعجَبُوا مِن حَرِّ قَلبِی ✣ فَاِنَّ الشَّمسَ
حَلَّت بُرجَ ثَورِی ✣ **ایضاً** حضرت کی عادت تھی کہ بعد اداے نماز عشا
بوقت مستحب بالاخانے پر مدرسے کے حُجرے مین تشریف لیجاتے اور
وہان چراغ روشن اور دروازہ بند رہتا دوسرا جانے نہ پاتا حضرت تمام شب
تنہا رہتے فجر کے وقت برآمد ہوتے ایک شب حسب عادت مطالعہ مین مشغول
تھے دیکھتے کیا ہین کہ ایک طالب علم کتاب لیے ہوے رُوبرو کھڑا ہی فرمایا کہ
اسوقت کیسے آئے معلوم نہین کہ مین یہان کسی سے نہین ملتا اُوسنے عرض کی

حضرت کا ارشاد واقعی ہی مگر مجھے ایک مقام میں ایسا شبہہ آیا کہ بہت کچھ غور کیا
معلوم نہوا ہزار طرح طبیعت کو منایا کہ صبح حضرت سے یہ مشکل حل ہوگی مگر شوق نے
مہلت نہ دی اسلیے مجبورانہ حاضر ہوا ہون فرمایا کونسا مقام ہی نکالو اوسنے کتاب
پیش کی حضرت نے اوسکی بخوبی فہمایش اور تسکین کردی نہایت خوش ہوا کتاب
اوٹھالی جب آپنے فرمایا کہ ہمنے تمھین پہچانا اب اپنی کیفیت بیان کرو عرض کی کہ حضرت نے
کیا پہچانا فرمایا کہ تم جن ہو اوسنے گزارش کی کہ کسطرح آپ نے سمجھا ارشاد ہوا کہ
یہ تو بہت سہل شناخت ہی کیونکہ دروازہ بند ہی بے دروازہ کھلے کوئی انسان
نہین آسکتا مگر جنات سے ممکن ہی جب عرض کی کہ یہ راز میری طالب علمی تک
کسی سے نفرمایے کیونکہ مین یہین رہتا ہون مبادا کسی سے مجھے یا مجھ سے
کسیکو رنج پہونچے طالب علمی مین خلل پڑے مین فلانے شہر کے بادشاہ کا بیٹا
ہون میرے باپنے مجھے شایق پاکر کہا کہ تو حضرت کی خدمت مین جا اسلیے یہان
حاضر رہکر تحصیل مدعا مین مصروف ہون کبھی کبھی وہان جایا کرتا ہون حضرت نے
فرمایا مجھکو کسی سے کہنے کو کیا کام مگر تم جب اپنے باپ کے پاس جاؤ تو میرا سلام کہنا
وہ حسب ارشاد باپسے حضرت کا سلام کہا کرتا اور اوسکی تسلیم حضرت کی خدمت مین
پہونچاتا اسیطرح مدتون پیام سلام رہا ایک روز اوسنے عرض کی کہ میرا باپ ملازمت کا
بہت شتاق ہی اجازت ہو تو حاضر ہوگا حضوری کا حکم ہوا سلطان جن بارہا خدمت
عالی مین حاضر رہتا تھا اور اس سلطان نے حضرت کے لیے کچھ تحف وہدایا لایا تھا

قبول نکیا اور فرمایا کہ یہ جو نذران کے واسطے خدا تعالی نے مجھے دیا ہی سو بہت کچھ ہی
اسکی ضرورت نہین سبحان اللہ بطفیل حضرت رسول الانس والجان علیہ التسلیم والغفران
حضرت کی ذات بابرکات سے جنات اور انسان دونون مستفیض و مستفید تھے بلکہ
جنات پر نہایت تصرف تھا اور وہ بہت مطیع و منقاد رہتے تھے انشاء اللہ تعالی
ان حکایات کے مطالعہ سے یہ امر ظاہر ہوگا اور ابتک حضرت کے مدرسے مین زہاد
وعباد جنات موجود ہین بہت لوگون نے دیکھا ہی اور دیکھتے ہین ۵۵ ایضاً ایک
طالب علم پر جن کا آسیب تھا ایکروز اوس طالب علم سے جن نے کہا کہ مین تجکو جمعہ کے
دن یہان سے اوٹھا لیجاؤنگا یہ کیفیت حضرت سے عرض کی مولانا اسحق صاحب
علیہ الرحمہ کو ارشاد ہوا کہ تم کچھ اسکا بندوبست کرو کہ وقت موعود ٹل جائے پھر
دیکھا جائیگا اون دنون مولانا ے معز کو عملیات کا شوق تھا اونھون نے طالب علم
کو ایک جاے بٹھلا کر اطراف اوسکے زمین پر دایرہ کھینچا اور آپ دایرے کے
باہر ایک چھری ہاتھ مین لیکر بیٹھ رہے تماشا دیکھنے کے واسطے بہت لوگ
مدرسے مین جمع ہوے حاصل کلام سوا پہر دن کے قریب ایک شی ہاتی کے
سونڈہ کے مانند آسمان سے اوترنے لگی اوترتے اوترتے اوس طالب علم
کے سر سے قریب ہوگئے مولانا اسحق صاحب نے دایرے کے اندر کود کر ایک
چھری اوسپر ماری وہ سونڈہ آپ کے ہاتھ سے لپٹ گئی اور چھری سے
ہاتھ کچھ زخمی ہوا آپ بہتیر اچھڑاتے تھے مگر وہ نچھوڑتی تھی اتنے مین حضرت نے

فوراً دفع ہونا جن کا طالب علم پر سے

تشریف فرما ہوکر فرمایا کہ تو بیان سے جاتا ہی یا تیرے بادشاہ سے کہا جائے
فوراً اس کلام کے سنتے ہی وہ غایب ہو گئی اوس روز سے وہ طالب علم اچھا ہوا
کمالات عزیزی مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے حضرت قدس سرہ کی خدمت مین عرض کی کہ
دنیا مین میرے اور میری زوجہ کی نہایت محبت تھی بوقت شب اوسکو پیشاب کی
حاجت ہوی اوسنے مجھسے کہا کہ ذرا تم میرے ساتھ چلو تو مین پیشاب کرلون مین
اسکے ساتھ گیا اور وہ پاخانے مین گئی دروازے پر کھڑا رہا تھوڑی دیر کے
بعد مینے کہا ارے چھچو اسکو لیجا پھر دیر ہوئی تو مینے پاخانے مین جاکر دیکھا تو
وہ غایب تھی کہین اوسکا پتا نہ ملا لاچار ہوکر تڑپنے لگا آخرش نہایت بیقرار
ہوکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ رات ہونے دو جب شب
ہوئی تو فرمایا کہ فلان محلے مین سرود کی مجلس ہی تم جاکر وہان بیٹھ رہو جب مجلس
برخاست ہوگی تو سب خلقت چلی جائیگی بعد اوسکے طوایف آئینگی اور سب سے پیچھے
ایک شخص بہت ضعیف اسباب طوایف کا لیے ہوے آوین گے یہ رقعہ جو مین تم کو
دیتا ہون اونکو دینا اس شخص نے ایسا ہی کیا بعد آدھی رات کے وہ بزرگ
تشریف لائے حضرت کا رقعہ اونکو دیا وہ بہت خفا ہوے بعدہ وہ رقعہ
اپنے سر پر رکھا اور دو خزف ریزے منگا کر اونپر کچھ لکیرین کھینچین اور فرمایا
کہ یہ دونون ٹھیکریان یہان ڈال دو تم کو طرح طرح کی شکلون کی خلقت نظر آویگی
کچھ خوف نکرنا آخر کو ایک شخص تخت نشین آویگا یہ ٹھیکری دور سے دکھانا اوسنے

ویساہی کیا اوس تخت نشین نے جو پادشاہ تھا ایک شخص کو بھیجکر اوسکو بُلالیا اور احوال
پوچھا نہایت خوش ہوا کہ تیرے سبب سے یہ حکم حضرت کا میرے نام آیا بعد
اُسکے حکم دیا کہ دیکھو کوئی شخص غیر حاضر ہی ملازمان حضوری اور بحری و بری مین سے
صرف ایک شخص غیر حاضر تھا بموجب حکم وہ حاضر آیا اور عرض کی کہ فی الحقیقت مین
اُڑا ہوا چلا جاتا تھا اِس شخص نے میرا نام لیکر کہا اسکو لیجا جب مینے اوس عورت کو
لے گیا مگر وہ میری ماں کے برابر ہی مینے سوا اسکی خدمت کے اور کچھہ نہین کیا
اور چھچھو مذکور ثقہ تھا شخص مدعی نے اوسکی کلام کی تصدیق کی جب بادشاہ نے
عورت کو بُلاکر اُوسکے شوہر کے حوالہ کیا اور بہت مال اوسکو دیا اور چھچھو کا قصور
معاف کیا ایضاً حضرت کے مدرسے کے طالب علم پر ایک پری عاشق تھی
ایکروز اوسنے طالب علم سے کہی کہ تیرا اور میرا راز افشا ہوگیا اسپر ایک جن جو بڑا
عامل ہی تجویز ہوا ہی کسواسطے کہ یہ مکان مولانا شاہ عبدالعزیز کا ہی اور وہ اگر
تجکو مار ڈالے گا اُوس طالب علم نے حضرت مولوی رفیع الدین صاحب سے جو
مولانا صاحب کے بھائی تھے عرض کی اُوھون نے فرمایا کہ تم کلام مجید کھول کر
تلاوت کرو وُہ گیا اور حُجرے مین چراغ جلاکر بیٹھا اسمین ایک جھوکا ہوا کا آیا
چراغ گُل ہوا اور اوسنے غل مچایا کہ کوئی گلا گھونٹتا ہی دوسرے طالب علم
دوڑے چراغ سے دیکھا تو کلام مجید ایک طاق مین رکھا ہی اور وہ طالب علم
پڑا ہی بعد تھوڑی دیر کے وہ پری پھر آئی اور بیان کیا کہ آج تو وہ چھوڑ کر چلا گیا

پری کا عاشق ہونا

جن کو فارسی مین پری اور ہندی مین دیو کہتے ہین من بستان الجن ۱۲

مگر کل ضرور مار ڈالے گا دوسرے دن پھر ویسا ہی بیٹھا تھا کہ ایکدفعہ اوس پر
زور شور ہوا بعد اوسکے افاقت ہوگئی پھر اوس پری نے کہی کہ فی الحقیقت تیرے
مارنے کو آیا تھا لیکن دو جن بادشاہ کی طرف سے تعین ہین کہ بروز جمعہ اور منگل
جناب مولانا صاحب کا وعظ سُنکر رات کو بادشاہ کے سامنے بیان کیا کرتے
ہین آج وہ بادشاہ سے عرض کیے کہ فلان جن جو بڑا عامل ہی شاہ عبد العزیز
صاحب کے مقابلے کو گیا تھا بادشاہ نے سُنکر دو جن کو حکم دیا کہ اوسکو پکڑ لاؤ
چنانچہ بموجب حکم بادشاہ کے وہ گرفتار ہوکر قید ہوگیا ایضاً نواب سعادت یار خان
اعظم روساے دہلی سے جو وضعداری حسن خداداد مین بہت مشہور تھے
اپنے مکان شب خوابی مین سوتے تھے یکایک دروازے حجرے کے
جو بند کیے تھے خود بخود کھل گئے اور ایک عورت آفتاب کے مانند نہایت
حسین وجمیل کہ جسکے چہرے پر نظر کو خیرگی ہوتی ہی بازیور ولباس بہتر
چُستی وچالاکی سے نواب صاحب کے پاس آبیٹھی اور بیان کرنے لگی کہ مین
سلطان محبوب شاہ کی دختر ہون جو بادشاہ جنات مغربی واقع دامن کوہِ
قاف کا ہی عرصے سے تمھاری دل دادہ اور تدبیر وصال کی آمادہ ہون ہرچند
کوشش کی کہ فرصت پاکر حاضر ہون مگر کوئی موقع ایسا دلخواہ جو آج حاصل ہی
ہاتھہ نہ آیا اب تمنا یہی ہی کہ مدعاے دلی حاصل کرون جیسا جیسا اپنی امید پر
غم کھایا ہی ویسا ہی خوشی سے اوسکو بدل دون ہرچند کہ نواب صاحب کو

نواب سعادت یار خان سے قصہ

انواع اقسام کے اندیشے پیش نظر ہوے لیکن موقع منہیات سے بچنے کا اور
بدلیری تمام لاحول پڑھکر وسوسۂ شیطانی کو دفع کرنے کا بجز امداد حق کب ہو سکتا ہی
انسان ضعیف البنیان تو کیا ہی یہان فرشتہ خان بھی پھسلے پڑے ہین آج تک
سرنگون لٹک رہے ہین مؤلف کون کسکو کنوین جھکاتا ہی + جاکے دیکھو تو
چاہِ بابل مین +٭ بلا تامل مشغول عشرت ہوے چند ساعت راز و نیاز باہم رہکر وہ پری
رخصت ہوئی اُوسدن سے یہ معمول ٹھرا کہ ایک وقتِ معینہ پر شب کو وہ عورت آتی
اور بعد کامیابی چلی جاتی جب اس روش پر قریب ایکسال کے گذرا تو ایک شب خلافِ
وقت وہی عورت باحال پریشان آئی اور کہی کہ ای عزیز جلد اُوٹھہ اور اپنی حفاظتِ
جان کی تدبیر کر کیونکہ میرا باپ اس راز سے واقف ہوگیا اور غضبناک ہوکر دیوزاد
تیری ہلاکی کو مقرر کیے ہین اغلب کہ آج صبح تک تجکو زندہ نچھوڑینگے کام کی یہی
بات ہی اور میری یہ اخیر ملاقات ہی مین جواَب یہان سے جاؤنگی فورًا زنجیر گرانبار
پہنکر قید ہو جاؤنگی مگر یاد رکھنا کہ مین بھی ایکدن اسی قید مین تیری جدائی کے
غم سے جان سے جائونگی یہ کہکر وہ اودھر رخصت ہوئی اودھر نواب صاحب کو
فکر بےنہایت ہوئی گھبرائے ہوے مثل ہی کہ مُلّا کی دوڑ مسجد تک ننگے پاؤن
اور ننگے سر اسیمہ اور مضطر ہوکر جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کے
آستانہ کا راستہ لیا جب وہان پہونچے ہر چند خادمون نے باریابی سے منع
کیا لیکن یہ ایسے بیقرار تھے کہ نہ اپنی کہی اور نہ غیر کی سُنی بے اختیار حبس مکان مین

حضرت مراقب تھے جاکر قدمون پر گرے جناب مولانا صاحب بھی مراقبے سے ہوشیار
ہوکر فرمایا کہ نواب صاحب اسوقت ایسے مضطرب الحال ہوکر تمھارا آنا کسی اُفتاد سخت سے
خالی نہین فرمائیے خیر تو ہی جب اِنھون نے تمام حالِ پُر ملال اپنا از ابتدا تا انتہا مفصلاً
حضور مین عرض کیا حکم ہوا کہ اگرچہ کردار تمھارا ایسی ہی سزا کے لایق ہی جیسا کہ تم نے کار بد
کیا اُوسکا نتیجہ بھی پانا ضرور تھا مگر فقیر کسی ملتمس کی التجا کو رد کرنا پسند نہین کرتا کہ عادتِ
جبلی اور ہدایت جدامجد اسیطرح پر ہی خیر تدبیر اسکی معقول کیجاویگی آجکی شب تم یہان
فقیر کے مکان مین سُو رہو بلکہ فلان حُجرے مین استراحت فرماؤ تھوڑی دیر مین
فقیر اُوس عورت کے باپ کو بُلاکر تمھاری جان بخشی کرادیگا اطمینان رکھو پس نوابصاحب
وہان سے بدل جمعی تمام اُوٹھے اور ایک حُجرے مین جو حضرت کی عبادتگاہ سے
نزدیک تھا گئے نصف پلنگ زیر آسمان اور نصف زیر سقفِ مکان بچھاکر آرام
کیا قریب تھا کہ غافل ہوکر سُو جاوین کہ یکایک ایک سنگِ گران نہایت زور شور سے
ایک پایہ پائین چارپائی نوابصاحب پر آکر ایسی سختی سے گرا کہ اُوسکے صدمے
سے پِسکر خاک برابر ہوگیا اُوسکے گرتے ہی اُونکی غفلت دور ہوئی اور عقل کا فور
بدحواس ہوکر چیخ مارکے حضرت کے اوپر آگرے اور بیہوش ہوے حضرت
مولانا صاحب نے کچھ پڑھکر دم کیا فوراً ہوش آیا دیکھا کہ علاوہ جناب شاہ صاحب کے
پانچ شخص سردار صورت قوی اور زبردست نہایت باادب حضور مین استادہ ہین ا
ور حضرت فرماتے ہین کہ یہی شخص تمھارا گنہگار ہی اور مجھے بطور سفارش تم صاحبونکی

خدمت مین پیش کرکے چاہتا ہی کہ آپ اُوسکی خطا سے درگذر فرماکر جان بخشی کر دیجیے
اگرچہ اسکی خطا پر جب خیال کیا جاتا ہی تو سفارش سے دل کوسون دور بھاگتا ہی لیکن
کیا کیجیے کہ اب تو یہ میرے پاس آپڑا اگر آپ میرا کہنا قبول نکرینگے تو جیسی ذلت
اوسکے ہاتھہ سے آپ کو ہوئی ہی ویسی ہی فقیر اپنی ذلت آپکے ہاتھہ سے تصور کریگا
پس وہ لوگ اس کلام کے سننے سے نہایت منفعل ہوے اور جناب شاہ صاحب
کے قدمونپر گرکے بوسے دیے اور نوابصاحب کی خطا سے درگذرے
اور اوسی وقت پانچون شخص جناب معزز کے دست بوس ہوکر وہین غایب ہو گئے
**ایضًا** ایک شخص نے اپنے فرزند دلبند کی نسبت کسی شریف کے وہان دہلی مین قرار
دی جب والد دختر نے سامان شادی حسب دلخواہ جمع کر لیا ماہ و تاریخ مقرر کرکے
برات بلائی اُودھر سے نوشاہ کا باپ بھی اپنی حیثیت کے موافق بھائی بند
دوست آشنا گاڑی گھوڑے با فراط ہمراہ لیکر حاضر ہوا میزبان نے مہمانونکی
دل کھولکر دعوت کی اور جب حسب دستور بعد نکاح جہیز دیکر دختر کو رخصت کیا برات نے
جو رخصت پائی تو ایک منزل قطع کرکے کسی مقام پر بغرض ناشتا خوری قیام کیا جو
مرد تھے وہ رفع حوایج انسانی کے واسطے گئے اور مستورات ہمراہی کے لیے
ایک قنات استادہ کردی تاکہ احتیاج بول و براز سے تکلیف نہ اوٹھائین سب
عورتون نے یہ صلاح کی کہ پہلے دولھن کا تمامے ضروریات سے فارغ ہونا بہت ضرور
ہی شاید اوسکو حاجت ہو اور بباعث لحاظ کے جو اوسوقت دولھن کو ہوتا ہی نہ کہہ سکے

سب نے پسند کیا اور دولھن کو پس قنات بٹھلایا جب دیر ہوی تو ہمجولیون نے
جاکر دیکھا تو دولھن کا نشان نہین حیرت زدہ ون سے باہر آکر بیان کیا بقول حضرت
خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ مصرع شادی وغم جہان مین توام ہی + قدرت خدا کی ہر کہ
یا تو وہ سامان خوشی کا تھا یکایک غم کا سما ہوگیا عورتون نے بہت گریہ وزاری کی
آخرش کوئی ساکت کوی ششدر کوئی کسیطرف دیکھکر چپ رہگیا پھر تلاش کی فکر ہوئی
سوارون نے چارون طرف گھوڑے دوڑائے راہ براہ ہر کسی سے پوچھا
پتا لگایا مگر وہ ایسی کیا ڈوبی تھی جو سہل تر آتی کہین کھوج نپایا سب مجبور ہو ہوکر
کوی دس کوئی بیس کوس سے واپس آئے اور بکمال یاس سے آہ بھر کر چپ ہو بیٹھے
تمام براتیون کو اس پریشانی مین چار شبانہ روز بے آب ودانہ گزر گئے نہ یہ ہمت
وجرات جو بے دولھن وطن کو چلے آئین نہ یہ مقتضائے حمیت کہ دہلی کو جو نزدیک
تھی لوٹ جائین اس اثنا مین ایک شخص کا وہان گذر ہوا گویا اون مصیبت زدونکو
خضر مل گیا آگ کی تجسس مین جا اوس قنات کے نزدیک گیا حال دریافت کیا
براتیون نے تمام سرگذشت اور پریشانی کی حقیقت رو رو کے سنائی اسوقت
مسافر نووارد نے کہا کہ واقعی تمھارا درد لادوا ہی مگر پھر بھی تدبیر شرط ہی سب نے
بالاتفاق پوچھا کہ فرمائیے کیا کرین ہم سے تو کچھ بن نہین آتا جو تدبیر آپ ارشاد
کرین اسکے انجام دینے مین ہم سب بجان ودل حاضر ہین اوسنے کہا کہ اے صاحبو
مین دہلی جاتا ہون چند سوار تیز رفتار اور ایسے کہ جنکی صورت ظاہری سیرت

باطنی سے بھی مناسبت رکھتی ہو میرے ہمراہ کردو تو مین انکو دہلی مین جناب
مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس لیجاؤن اور تمامی حال گوش گذار خدام والا کرکے
اس درد کی دوا چاہون میرے نزدیک اون حضرت سے بہتر ایسے دردون کا کوئی
دوسرا طبیب نہین بس سب کے دلون نے یہ امر تسلیم کیا اور ہماری ہمت قوی ہوگئی چند
آدمی جو اوس برات مین ثقہ تھے اسپہائے تیز تگ پر سوار ہوکر اوس ہادی کے ہمراہ
ہوے اور آستانہ جناب مولانا صاحب پر جاکر بعد حصول ملازمت سب سرگذشت
اپنی من وعن عرض کی آپ نے فرمایا کہ روز وقوع اس واقعہ کے فقیر کو اس حال کی خبر
ہوگئی تھی اور فقیر تمھارا منتظر تھا خیر اطمینان رکھو خانقاہ مین اُترو جب یہ لوگ کھانے
پینے سے فارغ ہوے اور ماندگی راہ کی رفع ہوئی تو پھر حاضر ہوکر امیدوار توجہ ہوے
آپنے فرمایا کہ تم اسوقت دو روٹیان آرد ماش کی تیل سے چپڑ کے چاندنی چوک مین
لیجاؤ وہان ایک خارش کا مبتلا کتا تم کو ملے گا تم ایک روٹی اوسکے روبرو رکھدینا
وہ تمھارے اوپر کیسا ہی حملہ کرے اور ڈراوے لیکن خوف نکرنا اور جگہ سے
نہ ہلنا وہ سگ روٹی کھالے تو تم دوسری روٹی بھی اوسکے روبرو رکھدینا اور
وہ اوس روٹی کو تمام نکرسکیگا کہ تم یہ پرچہ جو فقیر دیتا ہی اوسکے گلے مین باندھ دینا
اور گھوڑے تیار رکھنا جب وہ کتا روٹی کھاکر کسیطرف قصد کرے تو تم گھوڑون پر
سوار ہوکر جہان تک وہ جاوے اوسکے ساتھ جانا پیچھے نہ رہ جانا ورنہ سہل کام
مشکل ہوجاے گا جو کہ یہ آدمی فہمیدہ تھے وہان سے ہر ایک بات خوب

وہن نشین کرکے چاندنی چوک مین اگر حسب فرمودۂ حضرت شاہ صاحب کتّا پایا کہ وہ قبل
روٹی دینے کے بہت کچھ اوپر جھنجلایا اور حملہ آور ہوا لیکن یہ کیا ٹلنے والے تھے
اڑے رہے اور اپنا کام کیے گئے یہانتک کہ وہ دونون روٹیان کھلاکر رقعہ
اوسکے گلے مین باندھ گھوڑون پر سوار ہوکر قریب بتّیس کوس اوسکے تعاقب مین
چلے گئے اور بعد طی اسقدر مسافت کے اوس کُتّے نے ایک مقام پر ٹھہر کر
پنجون سے زمین کھودی اور تھوڑے عمق پر ایک دروازہ وسیع نظر آیا تو یہ سب
باہر کھڑے رہے اور وہ کتّا دروازے کے اندر چلا گیا تھوڑے عرصے مین چند شخص سن
رسیدہ بوضع ولباس انسانون کے اوسی دروازے سے مع دُلھن باہر آئے
اور مطلوب اونکا اونکے حوالے کیا اور کہا کہ جناب مولانا صاحب سے ہمارا سلام کہکر گذارش کرنا
کہ ہمارے عملہ مین ایک شخص پاجی نے ایسی حرکت کی کہ پاداش ایسے کردار کا نہایت سختی
سے کردیا گیا یہ خطا ہم سے بذاتہ سرزد نہین ہوئی اور گنہگار سزاے کردار اپنی
باحسن الوجہ پاچکا لھذا امیدوار ہین کہ یہ خطا ہماری معاف فرمائی جاوے پس اسقدر
کلام کرکے وہ صاحب جو اوس دروازے سے تشریف لائے تھے اوسی راہ سے
واپس چلے گئے بعد تھوڑے عرصے کے وُہی کُتّا اوسی حیثیت سے باہر آیا
اور جسطرح پر کہ زمین کو شگافت دیا تھا بند کرکے جانبِ دہلی رُخ کیا اور یہ سوار بھی اوسکے
جلو مین وہ آگے آگے یہ لوگ مع عروس پیچھے پیچھے دہلی مین آپہونچے اور خدمت
سراپا کرامت جناب شاہ صاحب مین حاضر ہوکر بعد اداے شکریہ اور حصول اجازت

براتی جو اوس جنگل مین تباہ پڑے تھے آملے اور سب حال از ابتدا تا انتہا بیان کیا
سب کو حیرت ہوئی اور جناب شاہ صاحب کے نہایت معتقد ہوکر وقتاً فوقتاً مرید ہوے
سبحان اللہ یہ کیا عجیب کرامت اور کیسی زبردست حکومت ہی بقول استادی
مولوی میر شمس الدین فیض علیہ الرحمہ کے کہتے ہین صورِ سرافیل جسے ٭
ہی وہ تاثیر فغانِ درویش ٭ بے خطا تیر ہی اوسکا یک یک ٭ چڑھی رہتی ہی
کمانِ درویش ٭ **ایضاً** ایکبار امساک باران ہوکر آثارِ قحط نمودار ہوے
تمام زراعت خشک اور گھر برباد ہوتے چلے چارون طرف سے آدمی بغرض حصول
تدبیر مرفع اس بلا کے جناب مولانا صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا
کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ ببرکتِ دعا آپ کے ہم لوگ اس بلاے جانکاہ سے نجات
پاوین یا کوئی تدبیر فرمائیے کہ اوسکی پیروی مین سرگرم ہوجاوین حضرت نے فرمایا
کہ تمھاری جماعت سے چند آدمی منتخب ہوکر پرانے شہر مین جاؤ اور تلاش کرو ایک
گروہ ہیجڑون کا ملیگا اونمین سے جو شخص پشواز وغیرہ سامان رقص پہنے ہو اوسکو
علیحدہ لیجاکر فقیر کی طرف سے سلام کہنا اور مدعاے دلی عرض کرنا جو وہ حضرت
تدبیر فرماوین اوسپر عمل کرنا چنانچہ چند آدمی اوسی وقت مولانا صاحب کی خدمت سے
اوٹھکر گئے اور گروہ مخنثان سے ملے اور حسب ارشاد حضرت کے رقاص کو
علیحدہ لیجاکر التجاے نزولِ بارانِ رحمت مین مبالغہ کیا تو وہ صاحب یون سہل کیا
ہاتھ آنے والے تھے لھذا حسب عادت اپنے ہم پیشون کے تالیان بجاکر فرمایا

صاحب کمال ہیجڑا ہیجڑون میں

کہ تم اور تمھارا بھیجنے والا دونون احمق ہین مولوی صاحب نے تم سے ہنسی کی ہی ورنہ
مجھ سے اور اس قسم کی التجا سے کیا مناسبت اور اَور بھی بہت اوڑائین لوڑین
اون سبھون نے بھی جو بڑے کامل کے مرسلہ تھے ایک نہ سُنی وہ اپنا راگ
گاتے رہے یہ سب اپنی رام کہانی سُناتے ہوے ساتھ ہوے جب ان
بزرگوار نے دیکھا کہ اب بدون انجام مدعا ان لوگون سے عُہدہ برائی محال اور
نشان دادہ ایک بڑا صاحب کمال ہی تو فرمایا کہ خیر صاحبو مولانا صاحب کے ارشاد سے
مجبور ہون آج شب کو مین اور میرے ہمراہی اوس باغ مین جو جانبِ راست
درگاہ جناب خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کے ہی جمع ہونگے جاکر حضرت مولانا صاحب
سے میرا سلام عرض کرکے گذارش کرو کہ مین انجام دہی ایسی خدمت کے
لایق نہ تھا جو میرے تفویض فرمایا ہان اب جو میری نسبت اس قسم کا ارشاد
ہوا تو البتہ ببرکت ارشادِ حضرت یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا لیکن جب تک آپ کے
دستِ مبارک بدعا وا نہون گے یہ بلا سر سے نہ ٹلے گی بس یہ لوگ واپس آئے
اور جیسا کچھ سُنا تھا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اگرچہ فقیر مین بوجہ فقدانِ طاقت
رفتار اور ضعفِ قوی گنجایش طی کرنے کسی قدر مسافت کے بھی نہین رہی
مگر جسطرح ممکن ہوگا بعد نماز عشا تمھارے ہمراہ چلونگا جب وہ دن باقیماندہ
گذرا اور رات ہوئی تو جناب مولانا صاحب بعد نماز عشا و اوراد معمولی گروہ کثیر
کے ساتھ تشریف فرماے جای موعودہ ہوے دیکھا تو وہ صاحب بھی

مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہین اوسوقت حسب ارشاد جناب مولانا صاحب کے
سب لوگ دو زانو باادب بیٹھے اور خود حضرت مراقب ہوے اسقدر کہ نصف
شب سے متجاوز ہوگئی جب آپنے مراقبے سے سر اوٹھا کر فرمایا کہ لو صاحبو وقت
قبولیت ہے جس شخص کی جو آرزو ہو خدا سے چاہے فقیر کو امید ہے کہ کوئی
شخص محروم نرہے گا چنانچہ سب دست بدعا ہوے اور علاوہ خواہش باران
کے جو جس شخص نے چاہا فورًا ظہور قبولیت کا آثار پایا اور جناب مولانا صاحب نے
صرف واسطے نزول باران رحمت کے ہاتھ اوٹھایا اون بزرگ نے بھی مع
جماعت مخنثان صدائے آمین بلند کی کہ یک بیک غبار آندھی کا سر پر چھا گیا
جب ہوا کی کسیقدر شورش کم ہو گئی تو ابر تیرہ آثار نظر آیا ترشح ہونے لگی
جناب شاہ صاحب نے ہاتھ دعا سے کھینچا اور فرمایا کہ صاحبو جلد یہان سے شہر کا
راستہ لو ورنہ پھر کثرت بارش سے شہر کا پہونچنا دشوار ہوگا پس اوسی وقت
لوگ چلدیے اور شہر مین آکر پناہ لیے اسقدر بارش کی شدت ہوئی کہ ندی
اور نالے بھر گئے کسیکو ہوس پانی کی باقی نرہی خلقت کی جان مین جان
آگئی اور تمام مخلوق خدا کو ببرکت دعاے جناب مولانا صاحب اوس بلاے جانستان سے
رہائی حاصل ہوئی سبحان اللہ حضرت کی ذات بابرکات مستجاب الدعوات
تھی اور کیسے کیسے اولیاء اللہ تحت فرمان تھے اور کیسی طاقت تھی کہ بسبب اونکے
خلقت کو ایسی بلاے عظیم سے نجات دی ع اولیارا ہست قدرت از اِلٰہ

تیر جستہ باز گردانہ زراہ + اس محل پر دو چیزون کا بیان مناسب معلوم ہوا
ایک تو ولی کی تعریف اور دوسرے قضاءِ مُبرم اور معلق کی حقیقت تعریف
معلوم ہونے سے کوئی اُوسکو پہچان نہین سکتا اور نہ پہچاننے سے اکثر عوام
دھوکے مین رہتے ہین ہر ایک کو بلکہ فاسق فاجر کو ولی کہتے ہین اوسکا کہا بجانِ و
دل مانتے ہین بلکہ عین ایمان جانتے ہین اور بعضون نے طلسمات و نیرنجات
و رمل و جفر وغیرہ اور تاثیر نفسانی کو جسکو توجہ کہتے ہین بڑا کمال سمجھا ہی جسمین
یہ باتین پاتے ہین تو اوسکو بڑا ولی کامل کہتے ہین پھر وہ کیسا ہی ہو یہ تو صرف
جہل ہی کیونکہ یہ باتین مشترک ہین کافر و مومن مین جو کوئی کسی ایک طور سے
حاصل کریگا تو حاصل ہونگی ہان اگر کسی مین اوصافِ ولایت ہوکر تاثیر نفس بھی ہو
تو نورٌ علیٰ نُور ہی بیشک وُہ ولی اور صاحب تاثیر حقہ ہی پس شناخت ولی کی ضرور

بیان مراتب تقوے

واہم ہوی جاننا چاہیے کہ قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا ہی تو اب تقوے کے
مراتب سمجھنا لازم ہوا تقوے کے شرع مین تین مرتبے مقرر ہین مرتبۂ اوّل
اپنے کو عذاب جاوید سے نگاہ رکھنا ہی اور یہ تقوے کا ادنیٰ مرتبہ ہی کہ نفس کو
اقسام شرکت سے دور رکھنے کے سبب حاصل ہوتا ہی اور یہی معنے ہین آیۂ
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى اور دوسرا مرتبہ اپنے کو گناہون سے
بچانا ہی اور اسی معنی مین ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور اصطلاح
مین اہل شرع کے اسی مرتبے کو تقویٰ کہتے ہین تیسرا مرتبہ وہ ہی کہ شبہات

سے بھی اپنے کو نگاہ رکھے اور بعضی مباحات سے بھی جو منجر بار تکاب گناہ ہوتے
ہین پرہیز کرے اور اپنے باطن کو ماسوا اللہ کی رغبت سے باز رکھے اور بالکل ساتھ
تمام اعضا و جوارح کے متوجہ اپنے خالق کی طرف ہووے اور اس مرتبے کو
تقوی حقیقی اور مرتبہ ولایت کہتے ہین اور اسی مرتبے سے اشارہ ہی آیہ
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ مین یہ تینون مرتبے شامل ہین ولی کو
بقدر تفاوت درجات بعضی کتابون مین تعریف ولی کی یون لکھی ہی
اَلْوَلِیُّ هُوَ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ بِحَیْثُ مَا یُمْکِنُ الْمُوَاظِبُ عَلَی الطَّاعَةِ
اَلْمُجْتَنِبُ عَنِ الْمَعَاصِیْ الْمُعْرِضُ عَنِ الْاِنْهِمَاکِ فِی اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ
ولی اوسکو کہتے ہین جو پہچاننے والا ہو ذات الٰہی کو اور صفات کو اوسکی موافق ضابطہ
صوفیہ کے جسقدر کہ ہو سکے اور مداومت کرنے والا ہو عبادت پر کہ مستحب بھی
ترک نہ ہونے پاوے اور بچنے والا ہو گناہون سے روگردان ہو ڈوبنے سے دریاے لذات
اور شہوات کے یعنے لذت اور خواہش کی چیزون سے بچے **ایضًا**
اَلْوَلِیُّ هُوَ الْفَانِیْ مِنْ حَالِهٖ الْبَاقِیْ فِیْ مُشَاهَدَةِ الْحَقِّ لَمْ یَکُنْ عَنْ نَفْسِهٖ
اَخْبَارٌ وَلَا مَعَ غَیْرِ اللّٰهِ قَرَارٌ ولی وہ ہی کہ فانی ہووے اپنے حال سے اور
باقی رہے مشاہدے مین حق سبحانہ کے یعنی تمام اپنے حواس کو ماسوا اللہ سے
پھیر کر خدا تعالی کی دید مین صرف کرے ہستی سواے خدا تعالی کے دوسرے کی
نہ سمجھے بقول اسے قول جناب **فیض** علیہ الرحمہ **ع** وجود غیر ہی صرف اعتباری +

تعریف ولی

جو ہستی ہی وُہ ہستی ہی خدائی ✤ نہو اوسکو اپنے حال سے اخبار اور ساتھہ غیر خدا کے
قرار یعنے اپنے حال سے اور عالم کے احوال سے خبر نرہے اور وید الٰہی مین تسکین
ملے یہ کیفیت ہی کمال استغراق کی فقط علم سے حاصل نہین ہوتی اسکو محنت بھی ضرور
ہی س؎ از تصور نہ برد راہ بمقصود کسے ✤ در فنا کوش اگر ملک بقا میطلبی ✤
ایضاً اَلوَلِيُّ ھُوَ الفَانِي فِي اللّٰہِ اَلبَاقِي بِہٖ اور صوفی کے بھی
یہی معنے ہین یعنے اپنے تمام حرکات وافعال وصفات وذات کو خدایتعالی کی رضامندی
مین فنا کرے بغیر رضا کوئی بات نہووے اور ان سب کو نابود محض جانے اِس کام
مین جب ملکۂ راسخہ پیدا ہوگا تو پھر خدایتعالی کی طرف سے بقا حاصل ہوگی تو جب
باقی باللہ ہوگا یعنے اوسکے حرکات وافعال وصفات وذات خدایتعالی کے حرکات
وافعال وصفات وذات کے تلے مقہور ومغلوب ہونگے اور خدا ہی کے حرکات
وافعال وغیرہ قاہر وغالب ہوجائینگے اور سب اپنا کام کرنے لگجائینگے
اور علامت ولی کی حدیث شریف مین اسطرح آئی ہی کہ صحبت مین اوسکی خدا یاد آئے علامت ولی
یعنے محبت دنیا کی اوسکی صحبت مین کم اور محبت خدا کی زیادہ ہووے چنانچہ
حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی قدس سرہٗ فرماتے ہین رباعی با ہر کہ نشستی و
نشد جمع دلت ✤ وزتو نرمید صحبت آب وگلت ✤ زنہار ز صحبتش گریزان می باش ✤
ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ✤ اِن سب امور پر تصحیح عقاید خواہ ظاہری ہو خواہ
باطنی موافق ضابطہ اہل تسنّن کے ضرور ہی اگر کسی کا عقاید درست نہین گو اوسمین

احتیاط اور تاثیر ہو وہ اعتبار کے قابل نہین اور ولی کو کرامت لازم نہین ہی خدا چاہے تو اوسکی عزت افزائی کے واسطے ظاہر ہوتی ہی اور نہین تو نہین

بیان قضا و قدر

قضا و قدر تقدیر کو کہتے ہین یعنے امور کہ حکم اور اندازہ کیے ہوے اللہ تعالی کے ہین اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مُبرم یعنے استوار و محکم کہ جسمین کچھ تغیر و تبدل نہین

بیان ہی قضاے مبرم

جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ لازم کر تو خدا کی پیدایش کو جسنے پیدا کیا ہی لوگونکو اوپر اوسکے نہین ہی بدلنا واسطے پیدایش خدا کے یہ ہی دین درست اور حدیث شریف مین وارد ہی جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ یعنے خشک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کے کہ تو ملنے والا ہی یہ دلایل ہین قضاے مبرم کے

بیان قضاے معلق

دوسری قضای معلق کہ جسمین بعض سبب سے تغیر و تبدل ہوتا ہی صورت اوسکی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ مین مثلاً فلان شخص اگر حج کریگا یا جہاد کریگا تو عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونون کریگا تو عمر اوسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونون کیے تو ساٹھ برس کو پہنچا یس بڑھی عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی تو نہ زیادہ ہوئی چالیس برس سے تو کم ہوئی انتہاے عمر اوسکی جو ساٹھ برس تھی اور دلیل اسپر ترمذی کی حدیث ہی لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ یعنے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا یس اولیاء اللہ کی دعا سے جو بلا اور آفت دور ہوتی ہی سو وہ تقدیر معلق ہی ورنہ تقدیر مبرم مین کسکو طاقت ہی کہ دم مارسکے

جُہّال سمجھتے ہین کہ اولیا راللہ جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین یہ سراسر خلاف
عقاید اور بُرا خیال ہی چنانچہ جناب مولوی عبد العلی بحر العلوم شارح مثنوی مولانا روم
رحمۃ اللہ علیہما نے بھی اس شعر کی شرح مین اسیطرح لکھا ہی وہ یہ ہی و کسیکہ از تیر جستہ
قضاے مُبرم مراد داشتہ وحاصل برآوردہ کہ اولیا را قدرت ست بر رفع قضاے
مُبرم غلط کردہ ولغو گفتہ زیرا کہ قضاے مُبرم مردود نمی شود و در ما نحن فیہ
ہمین قضا بود کہ این افعال از باز داشتن ولی واقع نخواہد شد این افعال معلق بود بعدم
مانع آمدن ولی ازان فعل و در نفحات مذکور ست کہ در وقوع حادثہ چنگیز خان تتاری
شیخ نجم الدین کُبرای قدس سرہٗ بعض اصحاب کُمّل خود را مثل شیخ سعد الدین
حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را طلب داشتہ گفت زود برخیزید
و به بلاد خود روید کہ آتش از جانب مشرق برافروخت کہ تا نزدیک بمغرب خواہد برخاست
این فتنہ ایست عظیم کہ درین امت این چنین واقع نشدہ ست بعض اصحاب گفتند کہ
چہ شود کہ حضرت دعا کنند کہ این فتنہ از بلاد مسلمانان مندفع شود شیخ فرمود
این قضائیست مُبرم دعا رفع آن نمیتواند کرد پس قول شیخ نجم الدین کبراے
نص ست برآنکہ قضاے مُبرم مدفوع نمی تواند شد اوسی **کمالاتِ عزیزی**
مین لکھا ہی کہ ایک شخص متوطن آذربایجان حضرت کی خدمت مین آیا اور فرزند بھی
اوسکے ہمراہ تھا حضرت نے فرمایا کہ اگر اپنے فرزند کو چندے میرے پاس
چھوڑ دو تو اچھا ہی اوس نے قبول کیا لڑکے کو چھوڑ کر چلا گیا یہ لڑکا علم تحصیل

کرکے ہوشیار ہوا ایک دن عرض کیا کہ مین نے کچھ بات نہین دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اچھا
تم آٹھ روز تک سورہ انا فتحنا شریف اس ترتیب سے پڑھو نوین دن جہان چاہو چلے جاؤ
اوسنے آٹھ روز پڑھکر نوین دن جنگل کا رستہ لیا طرح طرح کے جنگل اور دریا پیش
آئے ایکدن وہ جنگل مین گیا وہان ایک بھیڑیا اوسکی طرف آیا اور اوسکے پاس کوئی
ہتھیار نہ تھا آخرش بھیڑیے نے آٹھ وار اوسپر کیے اوسکو جب چھری اپنے
باپ کی کہ گھر مین موجود تھی یاد آئی نکالکر بھیڑیے کو ماری اور چھری زخم مین رہ گئی
بھیڑیا بھاگ گیا پھر وہ شخص ایک جنگل مین پونہچا کہ زمین اوسکی نئی طرح کی تھی بعدہ
ایک شہر دیکھا کہ عمارت اوسکی عمدہ طرز کی بہت تحفہ تھی شہر مین جاکر دیکھا کہ باشندے
وہان کے بہت شکیل اور بزرگ وضع ہین اونمین سے ایک بہت بڑے بزرگ
اوسکو ملے اور حال پوچھا اوسنے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ میرے گھر مہمان رہو
آخرش اپنے گھر لیگئے بہت خاطر و تواضع کی اور طعام عمدہ کھلایا صاحب خانہ کی غیبت
مین اوسنے دیکھا کہ وہ چھری اوسکی جو بھیڑیے کے زخم مین رہ گئی تھی ایک
طاق مین رکھی ہی ہرچند اوسنے چاہا کہ اوٹھالے مگر ہاتھ مین نہ آئی پھر
صاحب خانہ تشریف لائے اور کھانا روبرو رکھا اسکی نظر اوسی چھری پر تھی
صاحب خانہ نے پوچھا کہ کیا ہی اوسنے کہا کچھ نہین بعد گفتگو اوس صاحب خانہ
نے کہا کہ ہم نہ انسان ہین نہ جن نہ فرشتہ ہماری خلقت اللہ جل شانہ نے
علیحدہ کی ہی اور یہ شہر ہمارے رہنے کے واسطے ہی اور ہم سے یہ کام

اسطرح سے کے لیے جاتے ہین اور وہ بھیڑیا مین ہی تھا جسکو تونے چھری ماری تھی
اور یہ زخم اوسی چھری کا ہی اور مین تجکو فورًا مار ڈالتا لیکن بہ سبب شاہ عبد العزیز
کا ہے اب تو کیا چاہتا ہی اوسنے کہا کہ پھر حضرت کی خدمت مین پہونچ جاؤن تو خوب
ہو اونھون نے کہا کہ آنکھ بند کرو پھر آواز دی کہ کھول دو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ
مسجد جامع شاہ جہان آباد کے پاس کھڑا ہی فورًا جاکر جناب مولانا صاحب کے قدمون پہ
گرا اور مدت تک رہا اور کمالات باطنی حاصل کیے ایضًا ایک شخص بلباس عمدہ
وصورت امیرانہ پٹکہ زری کمر پر باندھے ہوے عمدہ گھوڑے پر سوار قصبہ
مارہرہ ضلع اٹہہ مین بخدمت عارف معارف میان اچھے صاحب قدس اللہ سرہ
العزیز کے حاضر ہوا اور نہایت بیقرار و مضطر تھا حضرت کے قدمون پر گر کر
تڑپنے لگا آپنے بہ شفقت تمام متوجہ ہو کر اوس سے حال پوچھا اوسنے
عرض کیا کہ ایک ساہوکار متصل میرے مکان کے رہتا ہی اوسکی دختر نہایت
حسینہ اور جمیلہ ہی خوردسالی سے فیما بین میرے اور اوسکے محبت پیدا ہوئی کہ
مرتبہ عشق کا ہو گیا پھر اوسکی شادی ہوئی اور اب سسرال اوسکی اوسکو لیجائین گے
اسواسطے مضطر ہو کر اور اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر خدمت مین حاضر ہوا ہون
حضرت نے اوسکی تسلی کی اور فرمایا کہ تم دہلی مین بحضور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
کے جاؤ اور کچھہ مت کہو بلکہ آدمی واسطے پیشوائی کے تمکو دہلی سے اسطرف ملینگے
آخرش وہ شخص دہلی کو گیا مقام شاہدرہ مین کئی آدمی بطور پیشوائی کے ملے اور حضور مین

مولانا صاحب کے لیگئے حضرت بہت شفقت سے اوسکے حال پر متوجہ ہوے
اور ایک شخص کو فرمایا کہ فلانے ساہوکار کو بلالو وہ ساہوکار حاضر ہوا آپنے اوس سے
پوچھا کہ تمھارا داماد اور سمدھی کہاں ہی اوسنے عرض کیا کہ یہین حاضر ہین آپنے فرمایا کہ
اونکو لے آؤ وہ جاکر اونکو لے آیا حضرت ان تینون کو ہمراہ لیکر کوٹھری مین تشریف لیگئے
تھوڑی دیر مین باہر نکلے وہ تینون ہنستے چلے گئے اور تھوڑی دیر مین اوس لڑکی کو
پالکی مین سوار کر کے لے آئے اور عرض کیا کہ حضرت یہ آپکی لونڈی ہی جو چاہو سو کرو آپنے
اوسکو مسلمان کیا اور نماز پڑھوائی بعد اوسکے نکاح اون دونو کا کردیا سبحان اللہ
درویش ایسی ہی ذات بابرکات کو کہتے ہین کیونکہ حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ
فرماتے ہین (درویش آنست کہ ہران بندہ بران کس کہ بحاجت آید محروم باز نگردد)
کذافی اخبار الاخیار اسیطرح اور اقوال حضرت خواجہ معز کے جو خواجہ خواجگان جناب
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہما سے سنا ہی ذات جامع الکمالات مظہر ذات
وصفات خالق الارض والسموات حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ پر صادق آتے ہیں
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ بقول جناب اوستادی
مولوی شمس الدین فیض علیہ الرحمہ کے کہتے ہین مرتبہ دان درویش +
شان معبود ہی شان درویش + فیض اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ ہی بس + نکرو شرح و بیان
درویش + ایضاً دہلی مین مولوی خدابخش صاحب مرحوم متوطن میرٹھ سے
فرمایا کہ میان خدابخش آج رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ

آمن الرسول اور ایک سورۃ اور پڑھ لینا مولویصاحب جو پڑھکر سوئے تو خوابین
خوب سیر آسمانون کی نصیب ہوئی صبح کو جو حضور مین حاضر ہوئے ارادہ بیان کرنے کا
کیا آپ نے فرمایا کہ کہنا کچھ ضرور نہین مین نے اسواسطے بتلایا کہ شنیدہ کی بود
مانند دیدہ **ایضاً** حضرت پیرو مرشد نے کئی مولویون کو فرمایا کہ تم کابلی دروازے
سے باہر جاؤ ایک شخص عرب آتے ہین اونکو لے آؤ یہ لوگ بتعمیل حکم
شہر سے باہر جاکر کھڑے ہوئے دیکھا تو ایک شخص مصر سے خچر پر سوار چلے
آتے ہین اون لوگون نے کہا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے آپ کے استقبال کے
واسطے ہمکو بھیجا ہی اور باتین کرتے ہوئے چلے اونھون نے اپنا حال بیان کیا
مین مصر کا باشندہ ہون اور میری ہمشیرہ فاضل ہین اور حافظ کلام مجید اور
کتب حدیث شریف صحاح ستہ سب حفظ ہین مینے اونسے علم تحصیل کیا ایک کتاب
پڑھتا تھا اوسمین ایک مقام مفہوم نہوا ہمشیرہ نے ہر چند تقریر کی لیکن میری فہم
مین نہین آیا اسپر ہمشیرہ نے کہا کہ اب تم ہندوستان کو جاؤ اور شہر دہلی مین
شاہ عبدالعزیز ہین اونسے یقین ہی کہ تمھارے فہم مین آئے اسواسطے مین
اسطرف کا عازم ہوا غرض یہ سب فاضل اونکو لیکر مدرسے مین آئے حضرت مولانا صاحب
نے فرمایا کہ کتاب کہان ہی خورجی مین تھی منگوائی اور اونسے فرمایا کہ سبق اپنا نکالو جب
حضرت نے تقریر فرمائی تو وہ عرب بہت خوش ہوئے عرض کیا کہ مین سمجھ گیا
پھر وہ ایک عرصے تک اور علم تحصیل کرتے رہے بعدہ اپنے ملک کو روانہ ہوئے

**ایضاً** ایکبار حضرت رفیع المنزلت قدس سرہٗ حدیث شریف کا وعظ فرما رہے تھے اسمین ایک شخص آئے آپنے انگشت سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف یعنے ادھر آؤ جب وعظ تمام ہو چکا تو اوس شخص نے عرض کیا رات کو خواب مین دیکھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور آپ سامنے جناب سرور کائنات کے بیٹھے ہوے وعظ حدیث شریف کا فرما رہے ہین اور مین حاضر ہوا تو آپنے اسیطرح انگشت سے اشارہ پس پشت بیٹھنے کا فرمایا تھا اب جو مین حاضر ہوا تو بھی ویسا ہی ہوا اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ تم حقہ بہت پیتے ہو تمھارے مونہ سے بو آتی ہی اور حضور مین ناپسند ہی اسیواسطے فقیر نے کہا تھا

**ایضاً** جب جناب کرامت مآب حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے اول سال جو کلام مجید حفظ کرکے سنایا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عرصے مین ایک سوار نہایت خوب زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوے برچھا ہاتھ مین لیے ہوے تشریف فرما ہوکر کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان رونق افزا ہین جو آدمی وہان تھے سبنے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا کلام ہی اور آپکا کیا نام ہی انھون نے فرمایا کہ میرا نام ابوہریرہ ہی جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سننے چلین گے پھر مجکو ایک کام کے واسطے روانہ فرمایا اس سبب سے مین دیر مین آیا اتنی بات کہکر غایب ہو گئے **مصرع** شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا + **ایضاً**

مولوی مفتی الٰہی بخش صاحب فاضل متبحر شاگرد رشید حضرت شاہ صاحب کے متوطن کاندہلہ مقیم سہارنپور نے لکھا کہ جناب مولانا روم علیہ الرحمہ نے جو دفتر شروع کرکے چھوڑ دیا اور فرمایا ہی کہ میرے بعد ایک شخص ہوگا وہ اسکو تمام کریگا میرا ارادہ اوسکے تمام کرنے کا ہی اسواسطے عرض رسا ہون فضل الٰہی سے آپ کی بڑی معلومات ہی کہین یہ قصہ سماعت شریف مین یا نظر مبارک مین آیا ہو تو ارشاد فرمائیے حضرت نے اوسکے جواب مین دو آیۂ کلام مجید کے لکھکر ارشاد کیا کہ بوقت شب پڑھکر خود مولانا روم علیہ الرحمہ سے دریافت کرنا چنانچہ اونکو جناب مولانا روم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا کہ ہان تمہی وہ شخص ہو جو اسکو تمام کروگے عصر اور مغرب کے درمیان دوات اور قلم لیکر حجرے مین بیٹھا کرو قصۂ باقیماندہ خودبخود قلم سے لکھا جائیگا چنانچہ مفتی صاحب نے ساتوان دفتر تصنیف فرمایا

**ایضاً** کرنیل اسکر صاحب کو اولاد نہین ہوتی تھی حضرت مولانا صاحب سے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیے تا مجھے اولاد ہو آپنے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی بیٹا عطا کرے تو نام اسکا یوسف رکھنا چنانچہ لڑکا پیدا ہوا کرنیل صاحب نے جوزف اسکر اوسکا نام رکھا جوزف اور یوسف ایک ہی لفظ ہی فقط زبان کا فرق ہی **ایضاً** ایک روز درس کا وعظ ہو رہا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا بعد اتمام درس کے سات اشرفی پیش کین حضرت نے ہنسکر فرمایا کہ ایک چہ بچہ مین سے سات اشرفی بعدہ وہ شخص چلا لوگون نے اسکو گھیرا اور حال پوچھا

اُوسنے بیان کیا کہ مین پورب کا رہنے والا ہون اور اللہ تعالیٰ نے اموال دنیوی بہت عطا فرمایا ہی مگر بیماریِ فساد خون سے ترک وطن کرکے توکلت علی اللہ العزیز الحکیم مع چند ملازم بسواری اسپ اس تلاش مین نکلا کہ شاید کوئی ایسا شخص ملجائے کہ مشکل آسان ہو اس تلاش مین پھرتا تھا کہ ایک مقام پر پہونچا ایک عورت نے کہا کہ اس پہاڑ مین ایک بزرگ تشریف رکھتے ہین اگر تم وہان پہونچو تو یقین ہی کہ اچھے ہو جاؤ لیکن رستہ ایسا دشوار گزار ہی کہ گھوڑا نہین جاسکتا مین نے اپنے لوگون سے کہا کہ تم سب یہان رہو اور مین جاتا ہون اگر تین مہینے مین واپس آجاؤن تو خیر ورنہ یہ گھوڑی اور اسباب اور روپے تم سب تقسیم کرکے چلے جانا پھر مین پہاڑ پر گیا تو دیکھتا ہون کہ ایک چھپر کا گھر چھوٹا سا ہی اور اوسمین ایک درویش تشریف رکھتے ہین سلام کیا اونھون نے پوچھا کہ تو کون ہی مین نے سب اپنا حال عرض کیا تو فرمایا کہ یہ پوڑیا دوا کی ہی اسکو تم لیجاؤ اور فلان مقام پر ایک چشمہ ہی وہان بیٹھکر اسکو کھالو اللہ کا فضل ہی تو اچھے ہو جاؤ گے مین نے اوسیطرح کیا اسہال اور قَی آئی اور مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہو گیا پھر اُون بزرگ کی خدمت مین آیا تو پوچھا کہ تمھارے گھر کا رستہ کسطرف سے ہی تو مین نے عرض کیا فرمایا کہ دہلی بھی راستے مین ملتی ہی مین نے کہا کہ نہین لیکن حکم ہوگا تو مین دہلی کے راستے سے جاؤن گا وہ بھی راستہ ہی آپ نے فرمایا کہ شاہ عبد العزیز کا نام سُنا ہی مین نے کہا کہ

سُنا ہی وہ تو افتاب ہندوستان ہین فرمایا کہ وہ ہمارے پیر بھائی ہین پھر
چھپر کے اندر جاکر مٹھی مین یہ سات اشرفی لائے اور کہا کہ مولانا صاحب کو ہماری
طرف سے دیجیو روایت ہی سکندر شاہ صاحب دہلوی سے وہ روایت کرتے
ہین اپنے والد شاہ غلام حسین شہید سے کہ انھون نے حضرت کا وعظ برسون
سُنا تھا کہا اونھون نے کہ حضرت کے وعظ مین ایک گھسیارا بھی آیا کرتا تھا ایکدن
آپ نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صدق دل سے جس کام کے واسطے کہیگا
اوسکا وہ کام بر آئے گا وہ گھسیارا گھانس کا گٹھا جنگل سے لاکر چار پانچ پیسے کو
بیچ کے اپنی گذر کرتا تھا اور اوس زمانے کو جمنا کے پُل پر سے آتے ایک پیسہ اور
جاتے ایک پیسہ محصول لیا کرتے تھے اوسنے کہا کہ کیا ضرور ہی پیسہ دینا حضرت نے
تو فرمایا ہی کہ بسم اللہ جس کام کے واسطے کہین وہ کام بر آتا ہی بسم اللہ کہہ کے
جایا آیا کرینگے پس وہ گھسیارا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکے جمنا مین قدم رکھتا
کتنا ہی پانی ہو پایاب ہو جاتا اسیطرح سالہا سال اوسکا معمول رہا سکندر شاہ
مزکور کہتے ہین کہ میرے والد مجکو خرد سالی مین حضرت کے وعظ مین لیجاتے تھے
بار ہا حضرت نے فرمایا کہ یہ لڑکا بہت خوش قسمت ہو گا اگر فقیر بھی ہو گا تو مرفہ الحال
اور مُعزز رہیگا یہ حضرت ہی کی زبان کی تاثیر ہی کہ خدا تعالی نے اب تک مجکو
بہت فراغت اور عزت سے رکھا ہی چالیس سال سے زیادہ ہوے کہ مین
سیاحی کرتا ہون جہان جاتا ہون وہان سب لوگ مجھ سے بعزت پیش آتے ہین

اور فراغت سے گذرتی ہی خدا تعالی نے بہت فراغت سے رکھا ہی روایت ہی
ابو الحسن شاہ احمدی مظہری ہتوری سے وہ روایت کرتے ہین کسی مرد ثقہ سے
کہ نام اُونکا یاد نہین وہ روایت کرتے ہین سید حمید الدین صاحب سے کہا اونھون نے
کہ جب مین مکہ معظمہ کو گیا تو میرے ساتھہ والون مین ایک سقہ بھی تھا دہلی والا چند
مدت مکہ مین رہنے کا اتفاق ہوا اُوس سقے کو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ
روز فجر کے وقت پہر دن چڑھے باب السلام کے قریب اور عصر کے وقت جماعت مین
امام کے پیچھے تکبیر کے ہمدوش نظر آتے تھے ایکروز اوسنے مجھسے یہ حال کہا تو
مین بھی اُوسکے ہمراہ عصر کے وقت گیا اور حضرت مولانا صاحب کو بچشم خود اُوسی جا پے
امام کے پیچھے سیدھی طرف سلام پھیرتے وقت نماز مین دیکھا بائین طرف سلام
پھیرنے کے بعد دیکھون تو نظر نہین آئے غایب ہو گئے پھر کبھی دکھلائی نہین دیے
اور مجکو کچھہ بات کرنے کی فرصت نہین ملی وہ سقہ کبھی ہم کلام بھی ہوتا تھا ایک روز
اوس سقے کو فرمایا کہ تو نے میرا حال بیان کیا اسواسطے مینے وہ جا پے چھوڑ کر دوسری
جگہہ وظیفہ اور جماعت ادا کرتا ہون شروع مین اوس سقے کو دونون جا نظر آتے تھے
سبحان اللہ یہ ابدال کا مرتبہ ہو کہ ابدال سے ایسی باتین ہوتی ہین کہ
جہان چاہتے ہین اپنے کو نمود کرتے ہین چنانچہ نفحات مین جامی علیہ الرحمہ
لکھتے ہین انواع خوارق عادات بسیار ست چون ایجاد معدوم و اعدام موجود
واظہار امر مستور و ستر امر ظاہر و استجابت دعا و قطع مسافت بعیدہ در مدت اندک

واطلاع برامور غائبہ ازحس واخبار ازان وحاضر شدن در زمان واحد در امکنہ مختلفہ
وغیر ذلک مگر اسمین شیطان کو دخل ہی دھوکا بھی ہوتا ہی چنانچہ میر حسین علی
عرف شاہ جی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین ایکدن حضرت کے
حضور مین حاضر تھا ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت بعضے بزرگ حرم
مین نظر آتے ہین اور دوسری جا پر بھی دکھلائی دیتے ہین پھر وہان کے وہان موجود
رہتے ہین یہ کیا بات ہی آپ نے فرمایا کہ اسمین شیطان کو بہت دخل ہی یہ بات
کچھ اعتبار کے لائق نہین دھوکے مین نہ آنا یہ حضرت کا فرمانا واقعی ہی کیونکہ
شیطان ہزارہا صورتون سے انسان کو گمراہ کرنا چاہتا ہی اور اسکا تمیز کرنا
بہت مشکل ہی اس مقام پر ایک مقدمہ عجیب جو جناب مستغنی الالقاب اوستادی
تلمیذ رشید خاندان حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی حاجی مولوی محمد زمان صاحب
دامت برکاتہ نے بستان الجن مین لکھا ہی سو وہ مرقوم ہوتا ہی شیطان کیدی دیگر
دارد کہ اعظم کیود است وآن اینست کہ چون شخصے یکے از صلحا را از مکانی بعید
مستغیثانہ ندا کند شیطان مثل این آواز بگوشش میرساند اگر جوابے از انجا حاصل شد
آنرا بمثل آواز این شیخ بگوش این معتقد میرساند وہر قدر کہ میخواہد کم وبیش میکند
شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ گفتہ کہ این معاملہ کثیر الوقوع است ونیز اکثر بصورت
مستغاث بہ زندہ باشد یا مردہ متشکل شدہ بر مستغیث ظاہر شدہ ہر چہ میخواہد
میفرماید ومستغیث گمراہ گمان میبرد کہ این شیخ مستغاث است حال آنکہ او

شیطان ہست وباین قسم کفار را بیشتر فریب دہد کہ ہر گاہ صنادید خود را ندا کنند گاہے بصورت آن صنادید ظاہر شود گاہے بجواب اکتفا نماید وگاہے حاجاتِ ایشان را بر آرد وکفار این تصرفات را از مقتدایانِ خود تصور دیدہ کمر بہ پرستش شان استوار بندند وہرگز باین خداع پی نبرند شیخ ابو العباس میگوید کہ باجماعۂ از شیوخ کہ معتقدین با ایشان استغاثہ می نمودند در خوردہ پرسیدم ہر یک میگفت کہ مرا بالکل باین استغاثہ اطلاع دست نداد حال آنکہ مریدان ومستغیثان ایشان دعوی میکردند کہ شیخ را دیدیم وچنین وچنان شنیدیم ونیز میگوید کہ معتقدان من ہم بمن استغاثہ کردند وہر یک قصۂ خود بیان کرد گفتم کہ من بیکے از شما جواب نگفتم وبر استغاثہ احدے مطلع نشدم گفتند پس فرشتہ خواہد بود گفتم فرشتہ نیست بلکہ شیطانی ہست کہ گمراہ میکند وگاہے بشکل شیخے متشکل شدہ بعرفات می ایستد تا معتقدان گمان برند کہ شیخ حج اداکرد وگاہے آنرا برداشتہ بعرفات رساند واز میقات بلا احرام گزرانیدہ بے تلبیہ وسعی بین الصفا والمروہ ورمیِ جمار محض وقوف عرفات کنانیدہ باز آرد وبامثال این تلبیسات فریفتہ از شرف حج محروم سازد وجہلائے عُبّاد این را از کرامات شمارند انتہیٰ وگاہے بصورتِ اہل علم ظاہر شدہ بکلمات پُر مکر وفن مردم را از جا ئے برد چنانچہ ابو عبد الرحمٰن از یحیی بن ثابت آوردہ کہ میگفت ہمراہ حفص طائفے بمقامِ منیٰ رفتم درانجا پیرے را دیدم کہ ریش وسرش سفید شدہ ومردم را فتویٰ میدہد حفص بمن گفت کہ ای ابو ایوب دیدی این

پیر را کہ فتوی میدہد این عفریت ست و نزدیکش رفت و چون نظرش بر حفص افتاد
نعلین خود را برداشت و بگریخت و مردم از پس او دویدند و حفص ندا کرد کہ ای مسلمانان
این عفریت است) اور بھی اسکے سوا بہت حالات شیطان لعین کے بستان الجن مین
مذکور ہین سالکان طریقت کے واسطے اوسکا مطالعہ ضرور ہی روایت ہی
ابو الحسن شاہ صاحب احمدی مظہری ہنوری سلمہ اللہ تعالی سے وہ روایت کرتے ہین
حضرت سید قاسم علی حسینی بال پوری سے کہ یہ حضرت بھی خلیفۂ طریقت ہین جناب
مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ کے اور راوی کو طریقہ ہنوریہ مین اونسے بیعت
بھی ہی کہا اونھون نے کہ ایام شباب مین مجکو اور واصل علی میرے چچیرے بھائی
کو شوق ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف سے مشرف ہونا اور
یہ بات گوش زد تھی کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب جسکو چاہتے ہین حضرتکی
رویت سے مشرف کرتے ہین اس شوق مین ہم دونون بے اطلاع اپنے والدین
کے دہلی کو چلے قریب دہلی کے ایک شخص ہمارے بستی والا ملکر پوچھا کہ کہان
جاتے ہو ہم نے اوس سے اپنا حال بیان کیا اوسنے کہا کہ ہان حضرت کی خدمت
مین جاؤ تمھارا مدعا حاصل ہوگا ہم دونون دہلی مین جاکر ایک جا اوترے دوسرے
دن صبح کو حضرت کے حضور مین حاضر ہوے حضرت نے مخاطب ہوکر احوال پوچھا
تو ہم نے اپنا مدعا عرض کیا ارشاد ہوا کہ کل آئیے انشاء اللہ تعالی اسکا جواب دونگا
دوسرے روز حسب وعدہ حاضر ہوے تو فرمایا کہ تم اپنے مان باپ کو رنجیدہ کرکے آو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف کا قصہ

بال پورہ ایک قصبہ ہی [illegible]

تو مین تمھین بتلاؤنگا ہم دونون نے مشورہ کیا کہ اگر یہان سے گھر کو جاوین تو
والدین پھر آنے دیتے ہین یا نہین بہر حال یہان سے بدون حصول مدعا نہ جانا
دوسرے دن خدمتِ شریف مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا حضرت آپ ہی کچھ دعا
فرماکے ہمارے والدین کو راضی کیجیے ہم تو یہان سے نہین جاتے پھر ارشاد ہوا کہ
کل اسکا جواب دونگا بموجب ارشاد دوسرے روز حاضر ہوے تو فرمایا کہ تمھارے
والدین راضی ہوے اب تمھین بتلاتا ہون اسمین بھید یہ ہی کہ اس عرصے مین جو
شخص کہ ان دونون کو ملا تھا اوسنے اونکے والدین سے بیان کیا کہ تمھارے
لڑکے دہلی کو حضرت کی خدمت مین گئے ہین وہ سُنکر بہت خوش ہوے
کہ حضرت کی خدمت مین جانا فایدے سے خالی نہین اوسوقت دستِ خاص سے
یہ درود شریف مع ترکیب لکھکر عنایت کیا (درشبِ جمعہ وقت خواب دو رکعت
نماز نفل بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و قل ہو اللہ پانزدہ بار بخواند
بعد از سلام ہفت ہزار بار این درود بخواند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ بَارِکْ وَسَلِّمْ ہم دونون نے اسی ترکیب سے یہ درود
شریف پڑھا مگر واصل علی تین ہزار سے زیادہ نہ پڑھ سکا اور مین نے پورے
سات ہزار بار پڑھا اور رویتِ شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشرف ہوا راوی نے اس درود شریف کی اجازت جناب سید قاسم علی صاحب
لی ہی اور اونکو رویتِ شریف بھی حاصل ہوی ہی چنانچہ وہ اہل پرچہ حضرت کے

ہاتھہ کا لکھا ہوا اونکے نزدیک موجود ہی راقم نے زیارت کی تھی اور آنکھون کو لگایا ہی اور اس درود شریف کی اجازت بھی اونھون نے سرفراز کی ہی اَحْمَدُ اللّٰہ عَلٰی ذٰلِکَ اب یہان کچھہ تحقیق رُویتِ شریف کی کتاب مظاہر حق سے لکھی جاتی ہی تا ناظرین کا شوق وصدق زیادہ ہو حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ اور دوسری حدیث مین آیا ہی مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ خلاصہ دونون حدیثونکا یہ ہی کہ شیطان نہین بنتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مین یعنے یہ مجال نہین کہ کسیکے خوابمین آوے اور اوسکے خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر جھوٹ باندھے اور بعضے محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندھ سکتا ہی یعنے دیکھنے والے کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق سبحانہ تعالیٰ کی ہی ولیکن بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر ہدایت کے ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت وضلالت کے ضد ہی اور حق سبحانہ تعالی جامع ہی صفاتِ اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہ ہی کہ دعوی اُلوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہی محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کے اسیواسطے اگر کوئی دعوی اُلوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اوس سے ظاہر نہین ہوتا

بلکہ اوسکے اہانت کے واسطے برعکس دعوے کے ہوتا ہی جیسا حال مسیلمہ کذاب کا
کہ کسی کی روشنی چشم کے واسطے دعا کی تو وہ نابینا ہوتا تھا اور یہ حدیثین تعدد طرق
واختلاف الفاظ کے ساتھہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب مین دیکھا تو اونھین کو دیکھا و روغ اور شیطان کو اسمین دخل نہین اور علمانے
اسکو خصایص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی
علمانے اسمین بعضون نے تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ صورت اور حلیۂ مخصوص کے جو آپ رکھتے تھے پھر بعضون
نے اونمین سے توسع کیا ہی اور کہا کہ اوس شکل وصورت مین دیکھے کہ مدت عمر شریف مین
اوسپر تھے خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دایرہ
تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی اوس صورت پر دیکھے کہ آخر عمر مین اوس صورت پر اس
عالم سے سدھارے یہانتک کہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن شریف
مین تھے اور نوبت بیس بال کی نہ پہونچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین رضی کے
پاس جب کوئی اگر قصہ خواب مین حضرت کے دیکھنے کا بیان کرتا تو وہ کہتے کہ بیان
کر کس صورت مین دیکھا ہی تو نے اگر ساتھہ حلیۂ مخصوص کے نہ بیان کرتا تو وہ کہتے
کہ جا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ
ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا
یا سوا اوسکے اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف وتفاوت

صورتون کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکھنے والے کے ہی جیسے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اچھی صورتمین دیکھا بسبب کمال اپنے دین کے دیکھا اور جسنے برخلاف اوسکے
دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح ایک نے دیکھا بوڑھا اور ایک نے
جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتے ہوے اور ایک نے
خوش اور ایک نے ناخوش یہ تمام مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے
پس دیکھنا آنحضرتؐ کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اسمین
ضابطہ مفید ہی سالکون کے لیے کہ اوس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کرکے
اوسکا علاج کرین اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین سُنے تو اوسکو سُنتِ قویہ پر عرض کرے اگر
موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل اوسکے سامعہ کے ہی پس رویا
ذات کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس چیز کا کہ دیکھی یا سُنی حالی ہی حق ہی
اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہ ہی سمجھسے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل
کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراے مغرب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینے کے لیے فرماتے ہین اوسنے واسطے رفع اس
اشکال کے علما سے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نے محل اور
تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ شریف مین نہایت متبع سنت کہ اونکو
شیخ محمد بن عراق کہتے تھے جب وہ استفتا اونکی نظر سے گذرا تو اوُنھون نے

فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنے سُنا اوس شخص کے سامعہ مین خلل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکو فرمایا لَا تَشْرِبِ الْخَمْرَ اوسنے لَا تَشْرِبْ کو اِشْرِبْ سُنا انتہی روایت
ہی مولوی عزیز احمد صاحب دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین محمد حفیظ دہلوی سے یہ بزرگ
حضرت کے صحبت یافتہ ہین کہا اونھون نے کہ میری والدہ بیمار تھین جب اونکا اخیر وقت آیا تو حضرت کے
تشریف فرمائی کا اشتیاق ہوا مجھہ سے استدعا کی جب اصرار بہت ہوا تو بعد نماز عصر مین حضرت کو
ہمراہ لیکر مکانکو آرہا تھا اثنائے راہ مین ارشاد ہوا کہ میان محمد حفیظ تم مکان کو جلد جاؤ اور
اپنی والدہ کی تجہیز و تکفین کی تیاری کرو ابھی اونکا انتقال ہوا یہ فرماکر وہین سے آپ
اپنے دولتخانہ کو واپس ہوے جب مین مکان کے نزدیک آیا تو رونے کی آواز آئی
اندر جاتے ہی معلوم ہوا کہ انتقال ہوگیا مستورات سے پوچھا تو کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ
ہوا کہ روح پرواز ہوئی وہی وقت تھا جو حضرت نے فرمایا تھا روایت ہی مرزا قربانعلی
بیگ صاحب سالک سے وہ روایت کرتے ہین حکیم محمد حسن خان سے کہا اونھون نے کہ آخون صاحب
نامی ایک بڑے فاضل دہلی مین تھے اونکو ایسا خیال آیا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
کو تفسیر حدیث مین بڑا ملکہ ہی مگر معقول مین کچھہ دستگاہ نہین اسیطرح اپنے شاگردون
اور معتقدون سے بھی کہا کرتے ایکدن حضرت کے وعظ مین حاضر ہوے حسب
عادت ہزارہا شخص جمع تھے اور بہت لوگ تفسیرین کھولے ہوے سُنا کرتے تھے
اوس روز حضرت نے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي کا بیان کیا مگر سب بیان بطور معقول اس
دھوم دھام سے کہ سامعین کی عقل اڑگئی آخر کو گفتار سے فرمایا کہ خدا تعالی کے

کلام کا کوئی حرف حکمت اور فایدے سے خالی نہین لاکن اس فقیر کے دل مین اُسوقت ایک بات آئی ہی اگر کسی تفسیر مین مذکور یا کسی صاحب کو معلوم ہو تو بیان کرین یعنی اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي مین تانیث مقدم اور اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ مین مؤخر آنے کا کیا سبب ہوگا جن جن صاحبون کے پاس تفسیرین تھین اُنھون نے کہا کہ کوئی وجہ مسطور نہین تب حضرت نے آخوند صاحب سے کہا کہ آپ کچھ بیان کیجیے اونکو اوسوقت اپنے خیال سے نہایت ندامت ہوئی اور کہا کہ مین تو یہ عرض کرتا ہون کہ اسطرح کا مجکو خیال آیا تھا آپ قصور معاف فرمانا حضرت نے فرمایا یہ کچھ قصور نہین ہی ایسا ہوا کرتا ہی حاصل کلام آخون صاحب باعث ہوے کہ حضرت ہی کچھ فرمائین جب آپ نے فرمایا کہ زنا کا استعداد اور خواہش بہ نسبت مرد کے عورت کو زیادہ ہوتا ہی اور چوری کی جُرات و قوت باعتبار عورت کے مرد کو بہت ہی اس لیے وہان تانیث کے تقدیم ہی اور یہان تذکیر کی فقط

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

# مقالہ سوم در تعبیر رویا

رویا لیتے ہین خوابکو اور حقیقت خوابکی اہل سنت و جماعت کے نزدیک پیدا کرنا حق تعالی
کا ہی دل مین سونے والیکے علوم اور ادراکات کو فرشتے یا شیطان کے ہاتھ پر موافق
حقایق اون ادراکات کے یا موافق تعبیرات اونکے جیسے کہ جاگنے والیکے دل مین
اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوسپر نہ بیداری اوسکی باعث اور نہ نیند اوس سے مانع ہی
اور پیدا کرنا اون ادراکات کا سونے والے کے دل مین علامت ہی دوسرے
امور پر جو پیش آتے ہین بعد اوسکے کہ تعبیر اوسکی ہی جیسا کہ ابر دلیل ہی وجود باران پر
اور محققین اہل سنت کے پاس یہ ہی کہ شرف انسان کے دل کا دو وجہ سے ہی ایک
از روے علم کے دوسرا از روے قدرت کے شرح قدرتکی اس موقع سے
اجنبی اور دور مگر علم کی وجہ کا بیان ضرور ہی معلوم کرنا چاہیے کہ شرف از روے
علم کے دو طریق پر ہی ایک علم ظاہری کہ بواسطہ حواس خمسہ اور تعلم کے حاصل ہوتا ہی
یعنے دل کو قوت معرفت تمام علوم اور صناعت کی میسر ہی باوجود اس بات کے
کہ دل ایک جزو ہی اور قسمت نہین قبول کرتا ہی مگر علوم اوسمین سماتے ہین اور اوسی قوت
سے علوم شرعیہ اور غیر شرعیہ مانند ہندسہ و ہیئت و حساب و طبابت وغیرہ کے
جانتا ہی بلکہ تمام عالم اسمین ہی جیسا کہ ذرہ صحرا مین اور قطرہ دریا مین کیونکہ زمین
پر ہو کر آسمانون کی مساحت کرتا ہی اور مقدار ہر ستارے کی پہچانتا ہی اور مچھلی کو قعر دریا سے
اور مرغ کو ہوا سے زمین پر لاتا ہی اور حیوانات زبردست مانند شیر و فیل و شتر وغیرہ کو

اپنا مسخر بناتا ہی یہ تمام علوم اوسکو ظاہر کی راہ سے حاصل ہوتے ہین یعنے
بذریعۂ حواس اور تعلّم اور مراد عَلَّمَ بِالْقَلَمِ سے یہی علم ہی دوسرا علم باطن
کہ روزنِ درونی کی راہ سے حاصل ہوتا ہی یعنے دل کو روزنِ درونی ملکوتِ
آسمان کی طرف مفتوح ہوتا ہی کہ اوسکو عالم روحانی کہتے ہین جیسا کہ پانچ دروازے
حواس کے بیرونِ دل عالم محسوسات کی طرف مفتوح ہین جسکو عالم جسمانی کہتے ہین اور
علم ظاہر بنسبت علم باطن کے بہت کم ہی علم باطن اوسی روزنِ درونی سے بیواسطہ
تعلیم آدمیونکے خدا تعالی کی طرف سے سرفراز ہوتا ہی علم انبیا اور صوفیہ کا
اسی طریق سے ہی اور مرادِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ سے یہی علم باطن ہی
اور دلیل روزنِ درونی پر ایک تو موتِ اصغر ہی جسکو خواب کہتے ہین پس مثل
دلکی مانند آیینے کے ہی اور مثل لوح محفوظ کی مانند دوسرے آیینے کے کہ صورتین
تمام موجودات کی اوسمین جلوہ گر ہین جسطرح کہ صورتین ایک آیینے سے دوسرے
مقابل کے آیینے مین گرتی ہین اسیطرح صورتین لوح محفوظ سے اوس دل مین
جو محسوسات سے فارغ اور صاف ہووے اور لوح محفوظ سے مناسبت پیدا کرے
ظاہر ہوتی ہین مگر جب تک کہ محسوسات مین مشغول رہتا ہی تو عالم ملکوت سے محجوب ہی
اور جب خواب مین راستہ حواس کا بند ہوتا ہی تو روزنِ درونی کھلتا ہی اور معانی
متمثل ہوتے ہین اور کبھی خواب مین لوح محفوظ و عالم ملکوت نظر آتا ہی تا جو چیز کہ آیندہ
ہوگی اسکو جانتا ہی جسطرح کہ ہوتی ہی ظاہر دیکھتا ہی یا لباس مین مثال کے کہ تعبیر کی

ضرورت ہوتی ہی خواب مین اگرچہ حواس بند ہوتے ہین مگر خیال بجاے خود قایم
رہتا ہی اسواسطے اکثر لباس مثال خیالی مین دیکھتا ہی صریح اور پوشش سے خالی
نظر نہین آتا اور خواب کبھی صادق ہوتا ہی کبھی کاذب حقیقت اوسکی یون ہی کہ
جب آدمی سوتا ہی تو مملو ہوتا ہی نیند سے مگر روح اوسکی جاتی ہی طرف عرش کے
پس جو کہ بیدار نہین ہوتا ہی تحت عرش کے تو خواب اوسکا صادق ہوتا ہی اور جو
بیدار ہوتا ہی تو کاذب **جاننا چاہیے** کہ خواب تین قسم پر ہی جیسا کہ حدیث
شریف مین آیا ہی اَلرُّؤیَا ثَلٰثٌ حَدِیثُ النَّفسِ وَتَخوِیفُ الشَّیطَانِ وَ
بُشرٰی مِنَ اللّٰہِ ایک خیالِ نفس جیسا کہ ایک شخص کوئی کام یا حرفہ کرتا ہی
اور وہ از بس اوسکے خیال مین جم رہا ہی تو وہی خواب مین دیکھتا ہی یا عاشق معشوق
کے خیال مین رہتا ہی تو اوسکو خواب مین دیکھتا ہی مثل مشہور ہی جو دل مین بسے
وہ سپنے مین دسے اور دوسرا ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور مکدر کرے
اوسکو بسبب دشمنی کے جو بنی آدم سے رکھتا ہی تا وہ بدگمان اور سست
ہو سلوک طریق حق مین اور وہ ڈرانا شیطان کا فعل ہی کہ ساتھ اوسکے
آدمی سے کھیلتا ہی جیسا کہ کسی نے دیکھا کہ اپنا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل
سے ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہی اور کبھی سبب فوت نماز اور تاخیر
اوسکا وغیر ذلک اسیطرح کے خوابون کو اضغاث احلام کہتے ہین
یہ دونون قسمین لایق اعتبار تعبیر نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام

کرنا ہی حق کی جانب سے بندے کو کہ بسبب اوسکے کوشش اور طلب حق مین جسپت ہووے
اور حسن ظن اور امیدواری رکھے ایسا خواب قابل تعبیر ہی اور ایسے ہی خوابون کو مبشرات
کہتے ہین اور یہی خواب جزو ہی اجزاے نبوت سے اور یہ بھی ہی کہ برا خواب
کسی سے بیان نکرے کیونکہ جب وہ قابلِ اعتبار اور تعبیر کے نہین تو اوسکا
کہنا عبث اور لایعنی ہی اگر کہے گا اور سننے والا تعبیر دیگا تو وسواس اور
توہم مین پڑیگا اور تعبیر کو بتقدیر الٰہی وقوع مین خاصیت ہی اگر کسی نے بحسب صورت
ظاہر بری تعبیر دی تو ویسی ہی واقع ہوتی ہی برا خواب دیکھے تو پناہ چاہے ساتھ اللہ
کے برائی سے اوسکے اور برائی سے شیطان کے اور تین بار بقصد دفع شیطان
بائین طرف تھتکارے اور جس کروٹ پر خواب دیکھا تھا وہ کروٹ بدلے کہ اوسکو
تغییر حال مین بہت تاثیر ہی اور اچھا خواب دیکھے تو اللہ تعالی کی حمد کرے اور جسکو
دوست رکھتا ہو علما اور صلحا اور اقربا سے اونکے روبرو تخلیہ مین بیان کرے
اور تعبیر کہنے والا پہلے خَیرٌ لَنا وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنا کہکر اچھی تعبیر دیوے اگر تعبیر
دینے والا اوس فن کا علم نہین جانتا اور اچھی تعبیر نہین دی تو دوسرے
سے بھی پوچھنا درست ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ تعبیر خواب کی مختلف
ہوتی ہی ساتھ اختلاف دیکھنے والے کے **مثلاً** اگر تاجر دیکھے خواب مین کہ
اسباب کشتی پر رکھکر بیٹھا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی ہی
اور نفع تجارت کا ہی اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے

تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنے کی مقام حقیقت مین ہی اور اسیطرح
تعبیر دینے والے کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتی ہی چنانچہ حضرت عایشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے مروی ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت
شریف مین حاضر ہوکر عرض کی کہ میرا شوہر غایب ہو گیا ہی اور مجکو حاملہ چھوڑا ہی خواب
مین دیکھتی ہون کہ ستون مکان کا ٹوٹا ہی اور مین لڑکا احول چشم جنی ہون حضرت نے
فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی تیرا شوہر صحیح و تندرست پلٹ کر آئیگا اور تو لڑکا نیکبخت
جنے گی دوبارہ وہ عورت پھر آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان مین نپائی
اور مینے اوس سے اوسکے خواب کا قصہ پوچھا اوس نے بیان کیا مینے
تعبیر کہی اگر تیرا یہ خواب راست ہی تو تیرا شوہر مرجائیگا اور تو لڑکا بدکار جنے گی
پس وہ عورت بیٹھی اور رونے لگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوکر
فرمایا کہ ای عایشہ چپ رہ اور ایسا نکہہ جب تعبیر کرے مسلمان کے خواب کی تو اچھی
تعبیر کر کیونکہ خواب تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہی یہ خلاصہ ہی بعضے مقامات
مظاہر حق اور جواہر الحقایق اور مدارج النبوۃ کا یہ بھی معلوم
رہے کہ کبھی تعبیر مین توارد بھی ہوتا ہی بعضے اپنے بزرگون سے معلوم ہوا
کہ خواب چار طور پر ہوتا ہی کبھی بارادہ رائی اور کبھی بارادہ مرئی اور گاہے بارادہ
ہردو اور گاہ بغیر ارادے اون دونون کے ہوتا ہی اور خدا تعالی ہر صورت پر
قادر مطلق ہی جیسا چاہتا ہی ویسا دکھلاتا ہی شرح خواب کی اگرچہ بہت بسیط

مختلف ہونا تعبیر کا باختلاف معبر کے

۱۲ یعنے وہ عورت بار دیگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی تھی حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اوس سے خواب کا قصہ پوچھا ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... بیان کیا ...

وطویل ہی مگر یہ مختصر بھی کچھ لطف سے خالی نہین اِس فصل کی تعبیرات کی وجہ مناسبت
حسب ایماے نواب مُعلّی القاب فضایل پناہ دریاے صدق وصفاے بے بہا دُر
نواب میر محبوب علی خان بہادر المعروف بہ **دولہ پادشاہ** افربای والی
دکن سلمہ اللہ ذوالمنن کے جو فن تعبیر مین فریدالدہر اور وحید العصر ہین درج کی گئی
تا ناظرین کو اِس فن مین خدا چاہے تو کچھ مناسبت پیدا ہو اور حضرت پیر و مرشد قدس سرہٗ
کا پایگاہ رفیع اور صفاے باطن اور وہبِ الٰہی ہویدا ہو اور مناسبت مُعبّرِ خوب بیان
کرتا ہی کیونکہ وہ رائی کے حال سے خوب واقف ہو سکتا ہی بخلاف دوسرے شخص کے
اور بعد زمانہ دراز کے برین ہم یہ بیان بیگانہ نہین **روایت ہی** مولوی حمایت اللہ
دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد مولانا یعقوب علیہ الرحمہ سے کہا
اُنھون نے کہ ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ قرآن اوسکا مٹی ہو گیا ہی حضرت سے
تعبیر پوچھی تو فرمایا افسوس ہی کہ چراغ ہند گل ہونے والا ہی اوسکے تین روز کے
بعد حضرت کی وفات ہوئی **وجہ مناسبت** قرآن شریف کو چراغ سے نہایت
مناسبت ہی کیونکہ قرآن شریف اپنے اَنوار ہدایت کے سبب ظلماتِ ضلالت سے
بچاتا ہی اور چراغ تاریکی مین راستہ دکھلاتا ہی چراغ سراپا نور ہی اور قرآن مجید بھی
نور نام بھی اسکا نُور ہی اور عالِم کی مناسبت تو چراغ سے روشن ہی اور جناب
مولانا صاحب قدس سرہٗ کی ذات مکرم چراغ ہند تو کیا بلکہ چراغ عالم تھی اور مٹی
ہونا دلالت کرتا ہی فنا ہونے پر **روایت ہی** حافظ حاجی قاری محمد کریم بخش

دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین مولوی عبد اللہ رام پوری سے کہا اونھون نے
کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ اوسکی عورت کی شرمگاہ پر ہاتی لڑ رہے ہین حضرت سے
تعبیر پوچھی تو فرمایا کہ وہ عورت قینچی سے باکی لیتی ہی بعد دریافت کے ویسا ہی ظاہر ہوا
**مناسبت** فن تعبیر مین ہر علم کی معلومات اور انتقال ذہن کو بہت دخل ہی
جاننا چاہیے کہ ہاتی اور لوہے کو اہل تنجیم کے پاس مناسبت اور دونو نکا علاقہ
زحل سے ہی اور ہاتیونکی ٹکر مین جو چیز آتی ہی وہ فنا ہو جاتی ہی ہاتیون کا لڑنا محل
شرمگاہ پر مقتضی ہی کوئی چیز کے فنا کرنے کا اوس محل سے ایسی شی سے جو ہاتیون
سے مناسبت رکھتی ہو وہ وجہ قینچی مین ظاہر ہی **ایضاً** ایک شخص نے خواب
دیکھا کہ تلون مین سے تیل ٹپکتا ہی پھر وہی تل تیل پی جاتے ہین حضرت سے
تعبیر چاہی آپ نے فرمایا کہ تیرے نکاح مین تیری ماں ہی بعد تفحص حقیقت کے
ظاہر ہوا کہ وہ اوسکی حقیقی ماں تھی اس تعبیر مین توارد ہوا ہی کیونکہ ایسی ہی تعبیر
اسیطرح کے خواب کی حضرت خیر التابعین امام المعبرین ابن سیرین رضی اللہ تعالی
عنہ سے منقول ہی چنانچہ فواید الفواد مین لکھا ہی **مناسبت** تیل جیسا تل کا نتیجہ
ہی ویسا ہی بیٹا بھی نتیجہ ہی ماں کا اور منی خلاصہ ہی تمام جسم کا تلون کے تیل پیجانے
بر لڑکے کی منی کا رجوع کرنا شکم مادر مین دلالت کرتا ہی **روایت ہے**
قادر محی الدین صاحب مدراسی سے وہ روایت کرتے ہین مولوی محمد عثمان سے
کہا اونھون نے کہ ایک شخص خواب دیکھکر روتا اوٹھا کسی سے بیان نہین کرتا کوئی پوچھتا

تو کہتا کہ اگر تم سنوگے تو مجھے مار ڈالوگے حاصل کلام حضرت نے اوس سے بہ تسلی
تمام پوچھا اوسنے کہا کہ مین خواب مین قرآن شریف پر پیشاب کرتا ہون آپنے فرمایا
یہ تو بہت اچھا خواب ہی تمھین لڑکا پیدا ہوگا اور وہ حافظ کلام اللہ ہوگا خدا تعالیٰ
کے فضل سے ویسا ہی ہوا **مناسبت** بیٹا باپ کا پیشاب ہی کیونکہ نسل کی
اصل وہی ہی اور پیشاب مین پانی کے اوصاف ہین جب پانی حرفون پر گرتا ہی تو حرفونکو
اپنے مین لے لیتا ہی اسیطرح اصلِ نسل کا حرفونکو اپنے مین لے لینا گویا قرآن کو
لینا ہی **روایت ہی** مولوی مؤید الدین خان صاحب مرحوم ابن مولوی رشید الدین خان
علیہ الرحمہ سے کہا اونھون نے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ یا حضرت
مینے خواب دیکھا ہی ارشاد ہوا کہ کہو کیا ہی اوسنے بیان کیا کہ مین جنت مین گیا ہون
وہان ایک جاے خاص میرے لیے ہی دوسرے کا اوسمین دخل نہین اوس جاے مین
آنبہ کے پانچ درخت ہین اونسے آنبہ ٹپکتے ہین مین کھاتا ہون ارشاد ہوا کہ یہ خواب
تمھارا دیکھا ہوا نہین ہی کسی شیعہ کا ہی اور شیعہ بھی اس شہر مین ایسا کوئی نہین مگر
فلان شخص اور اوسکا نام فرمایا اور کہا کہ شیعون کے مذہب کی ایک کتاب ہی
ورد و وظیفہ کی اوسمین ایسا لکھا ہی کہ جو شخص بعد فرض وسنت مغرب کے پانچ دوگانے
ہمیشہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اوسکے بدلے مین جنت مین ایک خاص جاے عطا کریگا
وہان پانچ درخت ہونگے اوسکا میوہ اوسکو ملیگا وہ شخص اوسکا عامل ہی **سبحان اللہ**
یہی بات تھی جسنے خواب دیکھا تھا وہ شیعہ تھا اور پانچ دوگانے ہمیشہ بعد مغرب کے

پڑھا کرتا تھا حجاب سے حاضر ہوکر حضرت کے کسی خادم کی زبانی تعبیر پوچھوائی تھی
**مناسبت** یہ فقط جناب مولانا صاحب قدس سرہ کی معلومات ہی **ایضًا**
کہا اونھون نے کہ ایک بڑے فاضل نے خواب دیکھا اوسکا نام بھی کہا تھا مگر راقم
کو یاد نرہا کہ کالا ناگ اوسکے دونون شانونمین موسن ہا ہی صبح کو حضرت سے
تعبیر پوچھی فرمایا تمھارے پیراہن پر اوسی مقام مین شراب کی بوند گری ہی جلد دھو ڈالو
اونے سُنتے ہی نشۂ تعجب سے مست ہوکر حسب ارشاد پیراہن دھوڈالا اوسکو تجسس
رہی کہ الٰہی شراب کیسے گری ہوگی بعد غور بسیار اور تفکر بیشمار معلوم ہوا کہ شب کو
فلان انگریزی منشی کے ملاقات کا اتفاق ہوا تھا اور تو کہین گیا نہ آیا یہ نہین معلوم
کہ وہان شراب کدھر سے آئی اور کیسے گری اوس منشی کے خدمتگار سے ایک طور
کے دریافت کرنے مین کہا کہ ہان شبکو فلانے وقت منشی صاحب کے ملاقاتکو فلان
فاضل آیا تھا چونکہ وہ فاضل مشہور اور جلیل القدر تھا اس لیے منشی جی نے بر ملا
شراب نپی دیر تک اونکے جانے کا انتظار کرکے مجھ سے باشارہ کہا تو مین نے
پانی کے گلاس مین اوس فاضل کی پشت پر سے اوسکو شراب دی تھی اوسوقت
البتہ کوئی بوند گری ہوگی **مناسبت** اکثر معبرون نے کالا سانپ شرابکو
قرار دیا ہی کیونکہ شراب اور سانپ کا زہر دونون نشہ ہوتا ہی جیسے سانپ کے
زہر سے خوف جانکا ہی ویسا ہی شراب سے ضرر ایمان کا **روایت** ہی
شاہ میر علی شاہ صوفی سے وہ روایت کرتے ہین حکیم باقر علیخان دہلوی سے

کہا اونھون نے کہ جب میرا قصد اپنے داماد کو ہمراہ لیکر حیدر اباد انیکا ہوا تو میرے
سمدھی نے داماد کو اجازت ندی اور کہا کہ خواب مین ایک باغ دیکھا ہی اوس باغ مین
پتھر کی ٹانکی ہی مین اوسمین تین زینے کھود کر اوترا ہون اور تین ہی چلو اوسمین
سے پانی پیا ہون پینے اوسکے خواب کی حضرت سے تعبیر پوچھی تو فرمایا تیرا ارادہ
حیدر اباد کو جانیکا ہی اپنے داماد کو ساتھ لیکر جا تین مہینے کے بعد تیرا سمدھی
مرجائیگا ویساہی ہوا مین داماد کو لیکر جنبو لعل کے وقت مین یہان آیا **مناسبت**
پانی اکثر زندگی کا سبب ہوتا ہی اسواسطے پانی سے حیات مراد لیتے ہین اور زینے
کھود کر اوترنا زوال عمر پر دلالت کرتا ہی جیسا کہ چڑھنا ترقی پر اور تین چلو تین
مقدار حیات باقیہ سے اشارہ ہی اسیطرح تین زینے بھی اور تقرر تین ماہ کا حالات
رائی اور علم معبر سے متعلق ہی **کمالات عزیزی** مین لکھا ہی کہ ایک شخص (والدہ سے ہمبستر ہونا خواب مین)
نہایت پر ملال آثار غم کے اوسکے بشرہ سے ظاہر تھے حاضر ہو کر عرض کرنے لگا
کہ یا حضرت آجکی شب مین نے اپنے کو اپنی والدہ سے ہم بستر ہوتے دیکھا
پس اوسوقت سے گویا زندہ درگور ہون غور کرتا ہون مگر خیال مین نہین آتا
کہ آیا مجھسے ایسا کوئی گناہ عظیم واقع ہوا جو ایسا واقعہ کہ خدا دشمن کو بھی نہ دکھلائے
مجھے نظر آیا جناب مولانا نے فرمایا کہ دریافت کرو شاید تمھاری بی بی نے کلام اللہ گرو
کرکے مہاجن کو سود دیا ہی بعد دریافت انفکاک کلام اللہ کرکے آئندہ ایسے امور
سے احتراز کرنا اخر الامر دریافت کیا تو ویسا ہی واقع ہوا تھا **مناسبت**

قرآن شریف کو مان کے ساتھ بہت مناسبت ہی کیونکہ مان اپنے بیٹے کے نفع وضرر
کی بہت خبر رکھتی ہی اسیطرح قرآن مجید بھی نفع وضرر سے خبر دیتا ہی اور نام بھی اُسکا
اُم الکتاب ہی اور ایسی حرکت کا محل جو جورو تھی اوس سے یہ حرکت واقع ہوئی تھی اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ سُود لینا اور دینا گویا مان سے جماع کرنا ہی **ایضًا**
ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا حضرت مجھے خواب مین نظر آتا ہی کہ مشرق سے
ماہتاب مثال ہلال نمودار ہوکر وسط آسمان کی طرف آتا ہی اور جیسا جیسا بلند ہوتا ہی
کمال پاتا ہی اور وسط آسمان پر پہونچکر بدر کامل ہو جاتا ہی اور پھر درمیان سے ٹوٹ کر
دو ہلال ہوکر اوسی اپنی اول مشرقی طرف بسرعت تمام جاکر غروب ہو جاتا ہی آپ اس
راز کو مجھپر ظاہر فرمائین کہ مین توہمات باطلہ سے رہائی پاؤن یا کسی لطیفہ غیبی کا
امیدوار ہو جاؤن آپ نے فرمایا کہ تیری وابستہ کو حمل سہ ماہہ تھا آج آخر شب کو وہ ساقط
ہو گیا اُوس شخص کو نہایت تامل ہوا کہ میری زوجہ کو ہرگز حمل نہ تھا بلکہ لوگون کو
تو اوسکے عقر پر اتفاق ہی یہ جناب مولانا صاحب کا فرمانا ہی اور حکماے وقت کا قول
کیونکر لغو جانون کہ ہر ایک اونمین افلاطون آفاق ہی جنکا میری زوجہ کے عقر پر اتفاق
ہی اور حضرت کے ارشاد کو کسطرح جھوٹ کہون کہ خوف سُوءِ عقیدت اور باعث
خلع بیعت کا ہوگا لاچار متفکر ہوکر اُوٹھا اور مکان کو جاکر دریافت کیا تو حضرت ہی کا
ارشاد بجا تھا **مناسبت** ہلال کا بدر ہونا مناسب ہی اولاد سے اور بدر کامل
جسکو قمر کہتے ہین مراد ہی مان سے جیسا کہ سورہ یوسف مین فرمایا ہے

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ هلال کا بدر ہوکر پھر ٹوٹنا
اوسکے نقصان اور اسقاط کی دلیل ہی اور تین ماہ نطفہ ممیز ہوتا ہی بحیثیت ذکورت
و انوثت یہ اشارہ ہی بدر کامل سے واللہ اعلم **روایت** ہی مولوی محمد عنایت علی
سے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد مولوی محمد کرامت علی مرحوم دہلوی موسوی سے
کہا اونھون نے کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر کہا کہ حضرت مینے خواب مین ایک بڑا درخت
زمین سے مع بیخ اوکھڑتے دیکھا ہی آپنے فرمایا کہ کوئی بڑا عالم یا مشایخ اس جہان
سے نقل کریگا اوسکے ایک ماہ کے بعد مولانا رفیع الدین صاحب قدس سرہ جو حضرت
کے برادر خرد تھے اونکا انتقال ہوا **مناسبت** درخت کو عالم کے ساتھ بہت
مشابہت ہی کہ اوسکے سایے اور ثمر اور چوب وغیرہ سے بہت نفع ہوتا ہی اسیطرح
عالم کی ذات بھی سراپا منفعت ہی اور بیخ سے اوکھڑنا صریح اوسکے فنا ہونے پر
دلیل ہی اور اوّل سے معبّر درخت کو نبی سے تعبیر کیے ہین چونکہ اب زمانہ نبوت
کا نہین رہا اسواسطے عالم عامل سے کہ وہ نایب اور قایم مقام نبی کا بفحواے
اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ کے ہی مراد لیتے ہین اور مولانا رفیع الدین صاحب قدس سرہ
بڑے عالم عامل اور عارف کامل تھے **روایت** ہی جناب مولوی حاجی حسن رضا صاحب
سلمہ اللہ تعالی سے کہا اونھون نے کہ ایک میرا بھائی تھا حسن علی نامی جب وہ
دہلی کو گیا تو حضرت کی خدمت سے مشرف ہوکر عرض کیا کہ یا حضرت خواب مین
کسی شخص نے مجھے ایک انگوٹھی دی ہی آپنے تعبیر فرمائی کہ تیری جلدی شادی ہوگی

درخت بکا زمین سے اوکھڑنا

انگوٹھی ملنی

اوسی عرصے مین وہ وطن کو آیا اور اوسکی شادی ہوی **مناسبت** انگوٹھی کا
لینا نوجہ کے ملنے کی تعبیر ہی لطف مناسبت اسکا بے نظیر ہی تصریح کی ضرورت
نہین **روایت ہی** جناب مولوی سید ہاشم صاحب دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین
حکیم آغا جان سے جو مرید اور شاگرد حضرت کا تھا کہا اونے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ
یا حضرت مینے خواب مین اپنی کمر سے خون بہتے دیکھا ہی تعبیر فرمائیے کہ تو حرام کرتا ہی
**مناسبت** خون بناتہ حرام اور اوسکا نکلنا تقرب الی اللہ کی چیزون کو جیسے نماز
اور سجدہ وغیرہ حرام کرتا ہی اور حرکت فعل حرام کی بھی کمر سے تعلق رکھتی ہی **الضیا**
کہا اونھون نے کہ مینے حضرت کے مدرسے مین کسی شخص سے سنا ہی کہ ایک شخص نے کہا
یا حضرت مجکو خواب مین آپنے دو روپی دیے ہین حضرت نے اوس شخص کے دو روپی
جیب سے نکال کر عنایت کیے یہی اوسکی تعبیر تھی **مناسبت** اس تعبیر مین عنایت
رائی کے حال کی اور اتباع سنت حضرت رسول بیمثال علیہ الصلوۃ والسلام کی ہی حدیث
شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ حضرت کی پیشانی مبارک پر سجدہ
کیا ہی تعبیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ راست کر اپنا خواب پس اوس شخص نے
پیشانی مقدس پر سجدہ کیا **روایت ہی** مولوی محمد مؤید الدین خان مرحوم
دہلوی سے کہا اونھون نے کہ ایک شخص نے عرض کی مین نے خواب مین
دیکھا ہی کہ آفتاب میرے مکان کے روشندان مین آیا ہی اور اوسکی تمام
کرن جھڑ گئی ہی حضرت نے تعبیر فرمائی کہ جلد جاؤ دیکھو تمھارے مکان کے

طلب مجھے مین قرآن شریف رکھا ہی اور دیمک اوسکا تمام حاشیہ کھا گئی ہی اوسکو
جھٹکو اوس نے مکان مین آکر دیکھا تو ویسا ہی تھا کہ سردی سے دیمک
تمام جزدان کھا کر حاشیہ کھا گئی ہی **مناسبت** آفتاب کی قرآن
شریف سے مشابہ ہونے کی تو وجہ اظہر من الشمس ہی اور معتبرون نے
بادشاہ سے بھی مراد لی ہی کرن اور پر دونون اوسکا حاشیہ ہین ؎
**روایت** ہی حاجی محمد حسین صاحب سہارنپوری سے وہ روایت
کرتے ہین کسی مرد ثقہ سے کہا اوس نے کہ سید ابراہیم حسین نامی
شیعہ مذہب زمیندار قصبۂ بڈولی ضلع مظفر نگر نے خواب دیکھا کہ اوسکے
پاخانے کی جا سے بچہ پیدا ہوا ہی حضرت سے تعبیر پوچھی تو فرمایا
کہ تقدیر الٰہی مین کچھ تدبیر نہین تم مقید ہو جاؤ گے **مناسبت**
اس تعبیر مین متابعت ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی
کہ حضرت امام نے اسطرح کے خواب کی ایسی ہی تعبیر قرار دی ہی **اور** وجہ
عقلی یہ ہی کہ بچہ غیر محل سے پیدا ہوا غیر محل سے کسی چیز کا ظہور کسی جاے
پر دلالت کرتا ہی اور شکم کو محبس سے مناسبت و مشابہت تام ہے
مصرع شکم زندان باد است ای خردمند ؎ اور بچے کا پیدا ہونا
تو قید سے رہا ہونا ہی مگر حضرت مولانا صاحب قدس سرہٗ نے جو قید
ہونے کی تعبیر فرمائی سو اسمین کمال نزاکت ہی کیونکہ جب تک قید نہوگا

تو رہا کیسا ہوگا **روایت ہی** مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالی
سے وہ روایت کرتے ہین کسی مرد ثقہ سے کہا اوس نے کہ ایک شخص
نے سہارنپور سے حضرت کو عریضہ لکہا کہ مین خواب دیکہا ہون میرے
پاس ابلق ہتنی ہی اوسکا گوشت بازکہا رہا ہی مجکو بہت فکر ہی اسکی تعبیر
آپ فرمائیے اور جو کچہہ تدبیر ارشاد ہوگی ویسا عمل کرونگا حضرت نے
جواب مین لکہا کہ تمہارے مکان مین تمہارا سالا بہت دخیل ہی اور تمہاری
عورت نے جو بدکاری سے توبہ کی ہی سو وہ توبہ نصوح نہین ہی اوسکو
توبہ پر قایم کرنا اور سالے کو آمد ورفت سے باز رکہنا **مناسبت**
اہل تعبیر ہتنی سے مراد عورت اور باز سے مراد جورو کے اہل قرابت
لیتے ہین اگر کوئی قرابت والا نہو تو جورو قرار دیتے ہین اور
ابلق رنگ یعنے سفید وسیاہ دلالت کرتا ہی توبہ اور معصیت کے
جمع ہونے پر جیسا نرا سفید رنگ صلاح و تقوے پر دال ہی
اور گوشت کہانا مراد ہی اوسکی برائی سے جیسے غیبت اور دیوثی
غیبت کے حق مین حق تعالی جل شانہٗ قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہی
وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ
لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا اور اوسکے ضمنًا زنا بہی نکلتا ہی یہ مُعَبِّر کی
نہایت ذکاوت سے ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلْغِيْبَةُ

آشنَتُہٗ مِنَ الزِّنا اور قرابت سے عورت کے سالے کا

قرار داد یہ حضرت کے علم پر موقوف ہی

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ

وَالْمَاٰبِ

## مقالہ چہارم در اجوبۂ اسولہ

کمالات عزیزی مین مرقوم ہی کہ ایک شخص نے ایک تصویر پیش کی اور کہا یہ تصویر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسکو کیا کیجیے آپ نے فرمایا کہ حضرت نے غسل فرمایا ہی اس تصویر کو بھی غسل دیجیے ایضاً عشرہ محرم کو حضرت مولانا صاحب قدس سرہ درس فرمایا کرتے تھے ہزارہا آدمی جمع ہوتے اور اہل تشیع کے وہان بھی اوسوقت کتاب اور تبرا بند ہو جاتا تھا ایک شخص نے سوال کیا کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید کا مقابلہ تھا تو حق تبارک وتعالی کسکی طرف تھا حضرت نے جواب دیا کہ میزان عدل مین تول رہا تھا یہان تک کہ صبر حضرت امام علیہ السلام کا اوس بیہودہ کے ظلم پر غالب آیا ۔ در المجیب روایت ہی حاجی مولوی حمایت اللہ صاحب دہلوی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمہ سے کہا اونھون نے کہ ایک انگریز واسطے مقابلہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ کے دہلی مین آیا اور اوس انگریز کو علوم عربی وفارسی مین نہایت بہرہ تھا کہ سات سال مکہ معظمہ مین امامت کی تھی حضرت جامع مسجد مین وعظ فرما رہے تھے اوس نے عرض کی کہ قرآن کو بند کیجیے اور میرے سوال کا جواب دیجیے آپ نے فرمایا لکھو کیا سوال ہی اوسنے قوت علمی سے ایک بیت بنا کر کہی ۔ کسے بگفت کہ عیسیٰ زمصطفیٰ اعلیٰ ست

که این بنزیر زمین دفن وان باوجِ سماست * اور کہا کہ اس شعر سے تفوّق وتعلّی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہی کیونکہ وہ باوجِ افلاک ہین اور مصطفیٰ ﷺ تحتِ خاک
حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے جواب مین فرمایا سے بگفتمش کہ نہ این حجتت قوی
باشد * حباب برسر آب و گُہر تہِ دریاست * کہ عیسیٰ علیہ السلام عالم مین بمنزلہ
حباب ہین اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو لُبِّ لبابِ عالم ہین
مانند گوہرِ نایاب ہین وہ انگریز سُنتے ہی فوراً مسلمان ہوا ایضاً مولانا یعقوب صاحب
نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ سے سوال کیا کہ حضرت
خواجہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جو شعر ہی سے بمی سجادہ رنگین کُن گرت پیرِ مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود زراہ ورسمِ منزلہا * اسکا مطلب معلوم نہین ہوتا فرمایئے
فدوی کو سمجھایئے حضرت نے کہا کہ اسوقت اسکا مطلب تمھاری سمجھہ مین نہ آئیگا چار دن کے
بعد کہونگا بعدازان ایک بوڑھی بیسوا نے آکر کہی کہ یا حضرت میرے مکان مین
کوئی بسنے نہین آتا ہی آپ کچھہ دعا کیجیے تاکوئی آوے آپ نے فرمایا اچھا دعا کرینگے
شب کو کوئی اوسکے گھر نہ آیا فجر کو وہ بیسوا پھر آئی اور عرض کی کہ حضرت آپ تو
اسوقت کے شیخ المشایخ ہین کیسی دعا کی کہ کچھہ بھی اثر نہوا شاید دل سے دعا
نہین کی اوسکو فرمایا کہ اچھا جا آج دل سے دعا کرینگے وہ روانہ ہوئی ایک شخص سے
کہا کہ اسکے محلّے مین جاکر دریافت کرو کہ اسکے مکانمین کوئی کیون نہین آتا ہی دریافت
سے معلوم ہوا کہ وہ نہایت گران فروش ہی یعنی اوسکے یہان ایک نوچی تھی

وہ اوسکی خرچی بہت کمتی تھی اوس شخص نے اگر وہ حقیقت عرض کی آپ نے فرمایا
خیر معلوم ہوا سو روپی اپنے توشکخانہ سے منگو اگر اوس طالب علم کو جس نے حافظ
شیراز علیہ الرحمہ کے شعر کا مطلب پوچھا تھا کہا کہ یہ روپی آج شب کو اوس بسوا کے
یہان لیجانا اور اوسکی نوچی سے ہم بستر ہو کے آنا وہ طالب علم پرہیزگار تقوی شعار
بہت حیران و پریشان ہوا فرمایا کہ ضرور جائیگا جو کہا ہون بجا لائیگا اوس شخص
نے بمصداق الامر فوق الادب کے شکو روپی لیجا کر اوس بسوا کو دیے
اور کہا کہ مین نماز کا پابند ہون میرے لیئے اول وضو کو پانی رکھنا مصلی بچھانا
بعد معشوقہ کو سیج پر لیجانا اوس نے ویسا ہی کی طالب علم کو اپنی نماز و وظیفہ مین
دل لگی ہوئی معشوقہ سیج پر سو رہی جب ورد و وظیفے سے فراغ پایا تو معشوقہ
کو سوتے دیکھا دل مین کہا کہ الٰہی رات یون ہی جلد کٹ جاے تا اس بلا سے
نجات پاؤن صبح ہوئی بسیوا سنے کہا کہ میان آپ نے تمام رات ورد و اوراد مین
کاٹی یا معشوقہ کی مراد بھی بر لائے جواب دیا کہ اوسے خواب راحت مین دیکھا
جگانا مناسب نہ جانا یہ کہہ کے روانہ ہوا پھر اوس بسوا نے حضرت کی خدمت
کرامت منزلت مین آئی اور عرض کی کہ شب کو حضرت کی دعا سے روپی تو بہت ملے
مگر مدعا حصول نہوا حضرت نے فرمایا کہ تو جا آج تیرا مدعا حاصل ہوگا پھر اوس طالب علم کو
سو روپی دیے فرمایا کہ آج شب کو ضرور جانا اور ہم صحبت ہو آنا اوسنے ویسا ہی
حیران و سرگردان روپی لیکر اوسکے مکان مین آیا اور اوسکو دیے موافق شب

گذشتہ کے اوسنے سیج سنواری اور مُصلّٰی اور وضو کا آفتابہ رکھدی طالب علم نمازسے
فارغ ہوکر اوراد مین مشغول رہا بعد دوپہر شب کے سیج پر رونے کی آواز آئی گھبرایا
کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہی معشوقہ سے رونے کا سبب پوچھا اوسنے کہی کہ آج میری
عصمت کا خدا ہی نگھبان ہی کیونکہ اس بیسوا نے دو بار تم سے رُوپی لی ہی کل تو مین
سُو رہی تھی معلوم نہین کہ تمھین کیا سبب تھا اور آج مجھکو عصمت کا خوف ہی اوسنے
کہا بیان تو کر کیا حال ہی تو رنڈی کسبی تجھکو عصمت سے کیا علاقہ ہی اوسنے کہی نہین میری
سرگذشت یون ہی کہ مین ایک اشراف ذی مقدور فلانے بستی والے کی لڑکی ہون
میرے باپ نے ایک دلّی والے شریف و نجیب سے شادی کرکے برات کو رخصت
کیے راستے مین رہزنون نے تمام برات لُوٹ لی اور براتیونکو زخمی کیے سب لوگ
اور دُولہ فرار ہوے معلوم نہین کہ کیا ہوے کدھر کو گئے اُون رہزنون نے
میرا تمام زر و زیور اُوتار لیا اور یہان لاکر اس بیسوا کے ہاتھ بیچ ڈالا طالب علم
نے دولہ کا نام پوچھا اوسنے بتلایا اوسکے باپکا نام دریافت کیا وُہ بھی برابر کہا
جب طالب علم نے اوس سے کہا کہ وہ دُولہ مین ہون یہ واقعہ مجھپر ہوا تھا دونون کو
اس اظہار حال سے نہایت خوشی ہوی اور اطمینان حاصل ہوا وہ طالب علم بخوشی
تمام وہان رہا اور ہم بستر ہوا صبح کو جب حضرت کی خدمت مین آیا تو حضرت مدرسے
مین رونق افزا تھے دور سے دیکھتے ہی مسکراکر فرمایا کیون صاحب آپ نے
بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ٭ کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا ٭

کا مطلب سمجھا حضار کو اس کرامت سے نہایت حیرت ہوئی سبحان اللہ
اولیاء اللہ کی ایسی ہی شان ہی خدا تعالی جب کبھی چاہتا ہی تو اونھین عالم غیب
دکھلاتا ہی یہ بھی جاننا چاہیے کہ اولیا کے اختیار مین نہین کہ جب چاہین دیکھ لین چنانچہ
سید الکاملین شیخ الواصلین حضرت مولائی مرشدی سید شاہ محی الدین قادری
ویلوری مدنی قدس اللہ سرہ نے کتاب فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والصواب
مین لکھا ہی کہ (ظہور صور مکشوفہ در قابوی مکاشف نیست بلکہ بارادۂ الٰہی است)
روایت ہی حافظ حاجی قاری محمد کریم بخش دہلوی سے وہ روایت کرتے
ہین اپنے اوستاد حضرت مولانا یعقوب علیہ الرحمہ سے کہ کہا مولانا نے ایکدن
ایک شخص پہاڑی مسلمان بارادہ امتحان حضرت شاہ صاحب کی خدمت بابرکت مین
آیا حضرت اوسوقت ٹہل رہے تھے چند لفظ پڑھے اور عرض کی کہ یہ کیا ہی
آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہین وہ شخص واپس چلا اوسی وقت حضرت نے اپنے
خادم خدا بخش کو کہا کہ اوس شخص کو بُلا لاو اوسنے بلایا وہ حاضر ہوا فرمایا کہ یہ منتر
ہی بواسیر کا پہاڑی زبان مین اوسنے عرض کی کہ یہ تو صرف حضرت کی کرامت ہی
کیونکہ مینے بہت ملک پھرے ایران گیا توران گیا بخارا گیا عرب گیا وہان کے
تمام لوگون سے دریافت کیا کسی نے نہ کہا سبحان اللہ کیا معاملہ ہی
الفاظ کی ارواح حاضر تھی یا الہام الٰہی تھا مصرع چون از وگشتی ہمہ چیز از تو
گشت ٭ روایت ہی ایک شاگرد سے مولوی محمد کرامت علی موسوی دہلوی

پہاڑی مسلمان کے سوال کا جواب

منتر کا بتلانا

رحمۃ اللہ علیہ سے مولوی کرامت علی صاحب شاگرد ہین حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے
بے واسطہ اور باواسطہ کہا اونھون نے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت مجلو کسی نے
ایک دعا بتلائی تھی وہ مین بالکل بھول گیا ہون آپ بتلا دین فرمایا کس زبان مین کس کام کی
تھی اوسنے عرض کیا کہ مجھے کچھ یاد نہین اوسکو فرمایا اسوقت تو مزاج حاضر نہین ہی
وہ چلا گیا بعد تھوڑے عرصے کے اوسکو بلوا کر تمام دعا جو اوسکو یاد نہ تھی سُنادی
وہ شخص فورًا سُنتے ہی قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ یہ تو صرف حضرت کی کرامت ہی
ارشاد ہوا کہ یہ کرامت نہین فقط میرا کسب او محنت ہی جو میرے والد ماجد نے مجھے
تسخیر ارواح الفاظ و معانی کروائی تھی اور یہ ماجرا اوس ایام مین تھا کہ جن روزون حضرت
بسبب قصور ہضم کے دو یا تین تولے غذا اور اوسیقدر نمک سلیمانی کھا کر چار ہزار قدم
مشی فرماتے تھے جاننا چاہیے کہ کرامت خرق عادت کو کہتے ہین اور خرق
عادت کی چھ قسمین ہین ارہاص اور معجزہ انبیا کے لیے جو قبل نبوت کے ہو
جیسے شق القمر اوسکو ارہاص کہتے ہین اور جو بعد نبوت کے ہو وہ معجزہ ہی
معونت اور کرامت عوام مومنین اور اولیا کے لیے عوام مومنین سے ہو
تو معونت ہی اور خواص اولیاء اللہ سے ہو تو کرامت ہی استدراج اور اہانت
کفار کے واسطے ہی اگر موافق دعوے کے ہو تو اوسے استدراج کہتے ہین
جیسا کہ دجال کا حال جو بولے گا ویسا ہی ہوگا اور موافق دعوے کے نہو
تو اوسکو اہانت کہتے ہین جسطرح مسیلمہ کذاب کا قصہ کہ جسکی روشنی چشم کے

خرق عادت کے اقسام

واسطے دعا کرتا تو وہ نابینا ہوتا اگر کسی کی درازی عمر کے لیے دعا کرتا تو وہ فوراً
مرجاتا کچھ تفصیل ان ابواب کی سہل طور پر **مقامات دستگیری** مولفہ اس ہیچمیرز
مین مرقوم ہی جسکو شوق ہو وہ دیکھ لے اور یہ کتاب لاجواب تو حضرت پیرو مرشد کی
کرامتون سے مملو ہی **ایضاً** وہ روایت کرتے ہین کسی مرد معتبر سے کہا اوس
مرد نے کہ ایک شخص کو سفر درپیش ہوا تو اوسکی جورو نے اپنے باپ کے گھر جانے
کو اجازت چاہی اوسنے منع کیا اور کہا اگر جائیگی تو تجھکو طلاق ہی اور آپ اپنے سفر کی
راہ لی بعد روانگی شوہر کے اوس عورتکا باپ بہت بیمار ہوا اوسکو بلوایا اوس عورت
نے وہ تمام سرگذشت بیان کی اور اپنے گھر ہی مین رہی قضارا وہ بیمار انتقال کیا
جب تو نہایت بیقرار ہوکر باپ کے گھر چلی گئی بعد چندے پھر اپنے گھر آئی
جب اوسکا شوہر سفر سے آیا اور اپنی جورو کے باپ کے گھر جانے کا حال سُنا
تو سب علماے فتوی چاہا سبھون نے بالاتفاق وقوع طلاق کا حکم دیا بعدازان یہ مقدمہ
حضرت کی خدمت مین رجوع کیا آپنے فرمایا کہ طلاق واقع نہین ہوئی کیونکہ اوسنے
طلاق کو معلق کیا تھا باپ کے گھر جانے پر اوس عورتنے باپ کے گھر کہان گئی بلکہ
اپنے اور اپنے اہل قرابت کے گھر گئی مرتے ہی گھر باپ کا نرہا تمام ورثہ کا ہوا جسنے
یہ حکم سُنا تحسین و آفرین کی **قطعہ** اسکو کہتے ہین علم و فضل **ضیا** + تھا یہ سب فیض
اونکو ربانی + اس زمانے مین ذات حق کی قسم + آپ تھے بو حنیفۂ ثانی +
**روایت ہی** قادر محی الدین صاحب مدراسی سے وہ روایت کرتے ہین

مولوی حاجی قاضی ارتضی علیخان گوپاموی مدراسی سے کہا اونسے کہ ایک رمضان
شریف مین جناب میر عبداللہ غلام علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے
حضرت کی خدمتِ کثیر البرکت مین حاضر ہوکر پوچھا کہ حضرت شبِ قدر کب ہی آپ نے
فرمایا بائیسوین شب کو اوسوقت حضرت کی محفل مین بہت علما فضلا اور امرا حاضر تھے
سبھون نے سنا اور چپ ہا ایک شخص نے حضرت کے شاگردون سے عرض کی کہ حضرت
امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ سے روایت آئی ہی کہ شبِ قدر طاق راتون مین اخیر
دہے کے ہوتی ہی بائیسوین کی توکہین خبر نہین آپنے فرمایا کہ ایک روایت یہ بھی ہی
کہ شبِ قدر تمام سال مین دایر ہی الحاصل غلام علی شاہ صاحب موصوف نے اوسی
رات کو شبِ قدر پائی اور ون کو آکر حضرت کا شکریہ ادا کیا سبحان اللہ
کیا کمال ہی یعنے اوس سال شبِ قدر کا وقوع بائیسوین شب کو تھا یہ اسرار الٰہی ہی
سوائے خاصانِ خدا کے کون آگاہ ہی **تفسیر حسینی** مین مذکور ہی کہ شبِ قدر بقول حضرت
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تمام سال مین دایر ہی اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس
سرہٗ فرماتے ہین کہ مین شبِ قدر کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہون اور اکثر
ماہ رمضان مین پایا ہون اور حکمت اخفا مین اوسکی تعظیم تمام راتون کی اور زندہ رکھنا
راتون کا عبادت الٰہی مین ہی نہ فقط بیداری سے ای خواجہ چہ جوئی ز شبِ قدر
نشانی + ہر شب شبِ قدر ست اگر قدر بدانی + انتہی **مظاہر حق** مین علامتین
اوس شب کی مسطور ہین کہ درخت سجدہ کرتے ہین اور زمین پر گرتے ہین پھر بجائے

خود آجاتے ہین اور ہر چیز اوسمین سجدہ کرتی ہی اور صواب یہ ہی کہ اوس شب کے
پانے مین دیکھنا اِن امور کا شرط نہین ہی بہت لوگ اوس شب کو پاتے ہین اور اونمین
سے کوئی چیز نہین دیکھتے اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جا ہون اور دونون اوس شب کو
پاوین اور ایک کو اون چیزون سے کچھہ معلوم اور دوسرے کو نہ معلوم ہو اور بڑی
علامت یہ ہی کہ توفیق ہو اوسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خشوع وخضوع وحضور
واخلاص کی روایت ہی قادر محی الدین مذکور سے وہ روایت کرتے ہین ایک
فاضل دہلوی سے کہا اوس فاضل نے کہ ایک بڑا عالم شیعون کا حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوکر کہا کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا تو جنتی نہین اونکے جنتی ہونے پر آپکے پاس
کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا فلانی کتاب تمھارے مذہب کی تم نے دیکھی ہی اوسنے
عرض کیا کہ ہان وہ تو بہت معتبر کتاب ہی تب فرمایا اوس کتاب مین لکھا ہی کہ عکاشہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے ایکبار کسی حیلے سے حضرت کی مُہر نبوت کا بوسہ لیا تھا
سو وہ جنتی ہوا اوس عالم نے کہا کہ ہان اسمین کیا شک ہی حضرت نے کہا کہ جب یہ
بات قابل قبول ہو تو حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے جنتی ہونے مین کیا شبہ ہی
کیونکہ وہ تو برسون حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو سے مبارک مین
رہی ہین وہ عالم سنتے ہی اپنے مذہب اور اعتقاد سے توبہ کیا اور سُنّی ہوا
روایت ہی شاہ میر علیشاہ صوفی قاضی جہاونی سکندرا باد المعروف بہ
حسین ساگر سے وہ روایت کرتے ہین مولوی محمود عالم سے جو شاگرد تھے

مولوی اسمعیل شہید علیہ الرحمہ کے کہا اونھون نے کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس
حاضر ہوکر چار شعر فارسی کے پڑھے اور عرض کی کہ اِن شعرون کا مطلب کیا ہی
اور یہ شعر کس کے ہین وہ شعر ایسے تھے کہ کسی کے ذہن مین اونکا مطلب نہین آتا تھا
حضرت نے فرمایا کہ فلانے پادشاہ کے وقت مین فلانا شاعر تھا بادشاہ نے
اوس سے فرمایش کی کہ ایسا قصیدہ لکھنا جس کے الفاظ و معنی مین مطلب نہ ہو
یہ اوس قصیدے کے شعر ہین اور اوسکے سولہ شعر تھے باقی بارہ شعر آپ نے
سُنادیے روایت ہی مولوی عنایت علی صاحب دہلوی سے وہ روایت
کرتے ہین اپنے والد مولوی محمد کرامت علی موسوی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے
کہا اونھون نے کہ ایک جوگی نے حضرت کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا حضرت
مجھے روح کی صورت بتلائیے آپ نے اوسکے کان مین آہستہ سے کچھ فرمایا
وہ جوگی بہت خوش ہوا اور عرض کی کہ مین تمام ملک پھرا مگر کسی نے مجھے یہ بات
نہین بتلائی اب مین مسلمان ہوتا ہون حاصل کلام حضرت کے ہاتھ پر مسلمان
ہوا اور خدمت عالی مین رہا لوگون نے پوچھا کہ حضرت وہ کیا بات تھی جو فرمائی
ہی اوسنے تسلیم کی اور مسلمان ہوا ارشاد ہوا کہ اوس نے روح کی شکل پوچھی
مین نے کہا تیری روح کی صورت تیرے ہی جیسی ہی سُبحان اللہ سمجھنا
چاہیے یہ بڑے ارشاد کی بات ہی کیونکہ روح بھی اوس حقیقت کا ایک تنزل
ہی اور جسم بھی ایک تنزل ارباب حقایق اسکو خوب جانتے ہین ہر ایک کے

ذہن مین نہین آتی اور وہ جوگی اپنے علم کا بڑا عالم تھا اور نہایت مرتاض
روایت ہی سید حسن علی عرف شاہ جی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے یہ بزرگ
سالہا حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت کثیر البرکت مین رہے ہین اور مرید جناب
سید احمد صاحب علیہ الرحمہ کے ہین اور یہان برفاقت حاجی محمد زکریا خان صاحب کے
رہتے ہین کہا اونھون نے کہ ایکبار حضرت جامع مسجد مین وعظ فرما رہے تھے اثنائے
وعظ مین نعمات اہل جنت کا بیان کیا فرمایا کہ ادنیٰ جنتی کو ستر ستر حُلّہ جواہر اور مروارید
نگار پوشش کو عنایت ہونگے اور اوس مجلس مین ایک کایتھ ذی علم بھی حاضر تھا
بعد اتمام وعظ کے عرض کی کہ فدوی کا کچھ معروضہ ہی ارشاد ہوا کہ کہو کیا ہی اوسنے
کہا یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ادنی جنتی کو ستر ستر حُلّے جواہر اور مروارید نگار پوشش کو
مرحمت ہونگے تو معلوم ہوا کہ اعلیٰ کو اور زیادہ ملین گے اور جب ہر یک حُلّہ جواہر
و مروارید نگار ہو تو اوسکا بوجھ بھی زیادہ ہوگا تو اتنی باربرداری کا وہان جسم کیونکر
متحمل ہوگا فدوی کو بطور معقول سمجھائیے کوئی آیت و حدیث نفرمائیے آپنے
کہا یہ جو مٹکا پانی کا رکھا ہوا ہی تم اسکو سر پر اوٹھالوگے وہ مٹکا بہت بڑا تھا
اوسنے عرض کی کہ یہ تو بہت بڑا ہی کیونکر اوٹھے گا تب ارشاد ہوا کہ تم جمنا مین
کبھی نہائے ہو عرض کی کہ بارہا اتفاق ہوا ہی فرمایا کہ غوطہ بھی لگائے ہو کہا کہ
ہان ارشاد ہوا غوطہ لگاتے وقت تمھارے سر پر کتنا پانی ہوتا ہی عرض کی
کہ صدہا من ہوتا ہی فرمایا کہ اتنا مٹکا اوٹھانا محال تھا اوتنا بار کیونکر ممکن ہوا

وہان بھی کچھ ایساہی ہوگا وہ کایتھہ اوسی وقت مسلمان ہوا اور خدمت مین رہا
ایضًا کہا اونھون نے ایک فرنگی اپنے خانسامان سے کہا کرتا تھا کہ عیسی علیہ
السلام تو خدائتعالی کے بیٹے ہین اور یہ بات بہت آشکار ہی مگر تم مسلمانون کو
اسکا اعتقاد نہین بلکہ انکار ہی وہ خانسامان غریب بے علم مسلمان سُنکر
انجان ہوجاتا کیونکہ کوئی جواب اپنے پاس معقول نہین پاتا تھا ایکروز حضرت کی
خدمت مین عرض کی کہ فلان انگریز ایسا کہا کرتا ہی آپنے فرمایا تم ایسا کہو کہ مجھے تو
کچھ علم نہین جو تم سے بحث کرون ہان اتنا جانتا ہون کہ ہمارے محاورے مین
بیٹا تین قسم کا ہوتا ہی پوت اور سپوت اور کپوت پوت وہ ہی جو کمالات
مین باپ کے ہمسر ہو اور سپوت وہ ہی جو باپ سے کمال مین بڑھکر ہو اور
کپوت وہ ہی جو ابتر ہو کہ باپ اوس سے ناراض رہے صاحب کہو تو تمھارے
اعتقاد کے موافق عیسٰی علیہ السلام کس قسم کے بیٹے ہین اگر پوت ہین تو بتاؤ
خدائتعالی نے تو یہ زمین و آسمان چاند سورج پیدا کیے ہین اونکے پیدا
کیے ہوے کہان ہین اگر سپوت ہین تو دکھلاؤ کہ خدا نے تو ایک چاند ایک
سورج پیدا کیا ہی اونھون نے دُو دُو یا تین پیدا کیے سو کدھر ہین اگر کپوت
ہین تو ہم اوسنے راضی نہین کیونکہ خود خدایتعالی اونکا باپ جب راضی نہو تو ہم
کیسے راضی ہون اوس خانسامان نے چندروز کے بعد جب اوس فرنگی نے
اوس سے پھر کہا تو اوسیطرح اوسکو جواب دیا اوسدن سے وہ فرنگی کہنا چھوڑدیا

اور نہایت نادم ہوا فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ایضًا دہلی کے راستو مین ایک انگریز وعظ کہتا اور مسلمانون سے کہتا کہ تم لوگ سُور کو حرام اور بکری اور ہرن اور سابر وغیرہ کو جو حلال کہتے ہو سو یہ کچھ معقول بات نہین کیونکہ سُور بھی ایک قسم کا جانور ہی کچھ اوسکے کھانے سے کوئی مر نہین جاتا اور بکری کے کھانے سے کسی کا درد دُور نہین ہوتا پس وہ حرام ہونا اور دوسرے جانور حلال ہونا یہ کیسی بات ہی بالکل عقل مین نہین آتی سراسر عقل کے خلاف ہی اگر اوس سے کہتے کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہی اسکا حکم قرآن شریف مین آیا ہی تو کہتا یہ تو تمھارے گھر کی بات ہی اسکو رہنے دو یہ کیفیت کہین لوگون نے حضرت سے عرض کی ارشاد ہوا اگر وہ میرے پاس آئیگا تو مین اوسے سمجھاؤنگا پھر لوگون نے اوس سے کہا کہ تم حضرت کی خدمت مین چلو تو وہ تمھین سمجھائینگے اور اوسکی حُرمت کی وجہ بھی بتلائینگے اوسنے کہا مین وہان تو نہین آتا یہ جو کہتا ہون سو بات راست ہی چاہو مانو یا نہ مانو پھر یہ کیفیت حضرت سے عرض کی تو فرمایا کہ کوئی شخص اجنبی اوسکے پاس جاکر اول بہت موافقت پیدا کرے اور اوسکا معتقد بنے بعد چندے ایسا پوچھے کہ آپکے مان باپ ہین تو وہ کہیگا ہین یا نہین پھر پوچھے کہ کوئی بھائی بہن بھی ہین یا نہین اوسکا بھی کچھ جواب دیگا پھر استفسار کرے کہ کوئی بیٹا بیٹی بھی ہی یا نہین اور جورو کہان ہی کسکی بیٹی ہی اگر بھائی بہن جورو بیٹی کا اقرار کرے تو شادی

بیاہ کی کیفیت پوچھنی چاہیے تو وہ کہے گا کہ بہن بیٹی فلانے کو دی ہی اور
مینے فلانے کی بیٹی بہن کی ہی تو کہنا کہ آج تک تو مین تمھین بڑا عقلمند سمجھکر
مُعتقد ہوا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ تم سا کوئی نادان نہین کیونکہ اپنی بہن بیٹی ہوتے
ہوے دوسرے کی بیٹی بہن آپ کرنا یہ تو بڑی نادانی کی بات ہی کسواسطے کہ
عورت پنے مین تو سب برابر ہین جو مقصود دوسرے کی بیٹی بہن سے ہوتا ہی
وُہ اپنی بیٹی بہن سے نکل سکتا ہی اگر وُہ کہے کہ اِسکی تو ممانعت آئی ہی خدا نے
منع کیا ہی تو کہنا یہ تو تمھارے گھر کی بات ہی بالکل عقل کے خلاف اگر تم ایسا
کہتے ہو تو مسلمان بھی کہتے ہین کہ سُور کی حُرمت قرآن شریف سے ثابت ہی
یہ کیا بات اُونکے کہنے کو نہ ماننا اور تمھارے کہنے کو سچّا جاننا پس ایک
شخص نے بہت موافقت پیدا کرکے اور نہایت مُعتقد ہوکے اسی طرح اُوس سے
پوچھا تو اوسنے ایک بھائی اور دو بہن کا اقرار کیا اور کہا کہ فلانے شہر مین
بہنون کا بیاہ ہوا ہی اور بھائی فلانی جا ہی اور جُورو ہمراہ ہی اُوس شخص نے کہا
کہ مین نے آج تک تو تمھین بڑا عقلمند جانتا تھا اور بہت مانتا تھا اب میرا اعتقاد
بالکل جاتا رہا اوسنے پوچھا کہ کیون خیر تو ہی اوس شخص نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو
برابر تقسیم سے پیدا کیا تھا دو بھائی دو بہن تم دونون بھائی دونون بہنون کو
کرلینا تھا اپنی بہن چھوڑکر دوسرے کی بہن کو کر لینا یہ تو بڑی بے وقوفی ہوئی
جو بات تمھاری بہن مین ہی وہ دوسرے کی بہن مین بھی ہی کچھ تمھاری بہن مین

زہر نہین کہ اُوسکی موافقت سے تم مرجاتے یہ بہت بڑی نادانی کی جو دوسرے
کی بہن سے شادی کی اوس انگریز نے کہا یہ کیا کہتے ہو حقیقی بہن درست
نہین ہی انجیل مین اِسکی حُرمت آئی ہی خدایتعالیٰ نے منع فرمایا ہی اوس شخص
نے کہا یہ کیا بات ہی مین نہین مانتا انجیل تم اپنے گھر مین رہنے دو کوئی بات
معقول کہو اگر ایسا ہی تو مسلمان بھی کہتے ہین کہ قرآن شریف مین آیا ہی
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ بس آج معلوم ہوا کہ تم
بھی مجھے ہو اور بڑے بے وقوف میرا اعتقاد بالکل تم سے جاتا رہا وہ کافر یہ سُنکر
بہت نادم اور پشیمان ہوا اور اوسی شب کو دہلی سے بھاگا **ایضاً**
حضرت کو دہلی کے باہر شادی کی تقریب کی دعوت تھی سو دو گاڑیان کرایہ سے
منگوا کر تشریف فرما ہوے ایک گاڑی مین راوی اور حضرت سوار تھے
دوسری مین چار بڑے بڑے فاضل نامدار چنانچہ ایک اُونمین مولانا حیدر علی
رامپوری بھی تھے اوس گاڑی کا گاڑیبان ہندو تھا سو اوس نے اُون
اشخاص سے سوال کیا کہ حضرات فرمائیے تو خدا ہندو ہی یا مسلمان
ہندو ہندو کہتے ہین اور مسلمان مسلمان مین تو اتنا جانتا ہون کہ دونون
مین سے ایک ہوگا اونھون نے کہا ای بیوقوف یہ کیا کہتا ہی چُپ رہ تجھکو
اِن باتون سے کیا کام یہ گفتگو کہین حضرت کے گوش زد ہوئی فرمایا کہ وہ
تو اچھی بات پوچھتا ہی اوسکو جواب دینا چاہیے اون اشخاص نے سکوت کیا

آپ اپنی گاڑی سے اوترکے اوس گاڑی مین رونق افزا ہوے راوی
پا پیادہ بشوق استماع جواب باصواب حضرت کے ہمراہ رکاب ہوا اوس گاڑیبان
سے فرمایا کہ خدا مسلمان ہی اوسکی دلیل سُن لیجیے کہ تمھارے پاس گاے کا
پاپ کیسا بُرا کام ہی اوسنے عرض کی اوس سے بُرا کوئی کام نہین تب فرمایا
اگر ہندو ہوتا تو گاے کا پاپ ہونے ندیتا یعنے گاے کا ذبح ہونا اور مرنا
بالکل موقوف کردیتا بس اس سے معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہی گاڑیبان سُنکر
بہت شادان وفرحان ہوا اور حضرت کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اپنی نوکری چھوڑ
کے مدرسے مین آرہا حضرت کے پاس سے اُوسکو کھانا ملجاتا تھا مولوی
مؤید الدین خان مرحوم کہتے ہین کہ پھر حضرت نے اون فاضلون سے فرمایا
خدایتعالی کو مُقید کرنا بصفتِ اسلام موافق کلام حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ
والسلام ہی جیسا کہ فرمایا وَاللہُ جَمِیلٌ یُحِبُّ الجَمَالَ اور وہ ذات پاک
ذوالجلال موصوف بجمیع صفات کمال اور مُنَزَّہ عن سمات النقص والزوال ہی اور
اسلام بھی ایک صفت کمال سے ہی کیونکہ خدا کو پسند ہی چنانچہ قرآن شریف مین
فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الاِسْلَامُ جب اسلام پسند ہوا تو خدا کا مسلمان
ہونا ثابت ہوتا ہی **روایت ہی** مولوی سید محمد ہاشم صاحب دہلوی سے
وہ روایت کرتے ہین میر امام علی سے کہا اوسنے کہ کلو خان نامی ایک شخص
بڑا بنکیت اور بانکا حضرت کے قُرب جوار رہتا تھا اوسکے بچے کو چیچک نکلی تھی

خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا حضرت بچے کو چیچک نکلی ہی عورتین گوشت
پکانے کو منع کرتی ہین اور کہتی ہین کہ گوشت پکانے سے بچہ ہلاک ہوتا ہی
آپ کیا فرماتے ہین عورتونکو اوس کام سے باز رکھنا یا نہین مینے تو اونھین
کہا ہی کہ یہ کیا بات ہی فراغت سے گوشت پکاؤ اور کھاؤ خدا تعالی جو چاہتا ہی
وہ کرتا ہی حضرت نے جواب دیا کہ جاؤ جلد عورتون کو منع کرو کہ گوشت ہرگز نہ پکائین
اور نہ بھونین اوسنے حسب ارشاد جلد مکانمین جاکر منع کیا وہ عورتین اپنی عادتکی
موافق کبھی گوشت پکایا اور نہ کھایا آخر الامر وہ بچہ اوسی چیچک کے عارضہ سے
مر گیا بعد ایک مدت کے حضرت کو خبر ہوئی کہ کلو خان کا بچہ چیچک سے مر گیا
آپنے اوسکو بلواکر کہا کہ تم نے ہم کو بچے کی مرنے کی خبر بھی نہ کی اوسنے عذر کیا
تب فرمایا اگر تم عورتونکو کہتے کہ گوشت پکاؤ اور کھاؤ اوس سے کیا ہوتا ہی
اور بچہ مرجاتا تو اونکو یہی یقین ہوتا کہ گوشت پکانے کھانے سے مر گیا اور
اب یہ خیال اونکا جاتا رہا اور جان لین کہ گوشت کا پکانا اور نہ پکانا مُضر اور
مُفید نہین جو خدا چاہتا ہی وہی ہوتا ہی **سبحان اللہ** یہ کیا معاملہ ہی
اگرچہ حضرت کا ارشاد کہ جاؤ گوشت پکانے سے منع کرو ظاہر کے خلاف تھا مگر
معلومات باطن کی شان دیکھا چاہیے جسکو خداوند تعالی چاہتا ہی اوسکو
ایسا ہی علم دیتا ہی **کمالات عزیزی** مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے سوال
کیا کہ محفل رقص و سرود مین انسان بخوشی تمام بیٹھا رہتا ہی اور جو عبادت الٰہی مین

مشغول ہووے تو نیند آتی ہی اسکا کیا سبب حضرت نے فرمایا دو پلنگ ہون
ایک پر کانٹے بچھے ہون اور دوسرے پر پھول تو نیند کس پر آویگی اونے
عرض کی پھول کے پلنگ پر فرمایا کہ ناچ کانٹون کا پلنگ ہی اور عبادت پھولونکا
پلنگ اسواسطے عبادت کے وقت نیند آتی ہی **ایضاً** دو قوالون مین ایک
راگ کی تشخیص مین بڑا اختلاف تھا آخر باتفاق ہمد گر حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوے راقم بھی اوسوقت قریب موجود تھا قوالون کی تقریر سُنکر چلا گیا
مگر وہ اپنا سوال عرض کر چکے تھے حضرت نے ایسی کیفیت اوس راگ کی بیان
کی اور اسطرح اُنکو سُنا دیا کہ دونون کا اطمینان خاطر ہوا اور دونون خوش
ہوکر دعا دیتے ہوے چلے گئے **ایضاً** ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ جناب
یہ طوائف یعنے کسبی عورتین جو مرتے ہین اونکے جنازے کی نماز پڑھنی درست
ہی یا نہین حضرت نے فرمایا جو مرد کہ اونکے آشنا ہین اونکی بھی نماز پڑھتے ہو
یا نہین اس نے عرض کی کہ ہان پڑھتے ہین تو فرمایا اُنکی بھی جنازے پر نماز
پڑھو **ایضاً** بعد نماز جمعہ دو شخص نوجوان آئے ایک مسئلہ کہ بہت مشکل تھا
حضرت سے پوچھا آپ نے جواب دیا اونھون نے کہا کہ آپ نے درست
فرمایا حضرت نے کہا کہ تمکو علم ہی اونھون نے جواب دیا نہین تب آپ نے پوچھا کہ تم نے
کیونکر جانا کہ یہ جواب درست ہی اونھون نے بیان کیا کہ ہم نے یہ مسئلہ جناب
حضرت علی مرتضیٰ امام الاتقیا کرم اللہ وجہہ سے پوچھا حضرت علیؑ نے بھی اسی طور سے

قوالونکی تشفی

یعنے ایک راگ کی تشخیص پر قوالون کا باہمی اختلاف

نماز جنازہ کسبی

جنات کی ملاقات

فرمایا تھا حضرت نے پوچھا جب تمہاری عمر کتنی تھی اُنھون نے کہا پانسو برس کی
تھی پھر وہ غایب ہوگئے وہ دونو جن تھے فقط اغلب کہ وہ دونون اصحاب تھے
یا تابعین سمجھنے کی بات ہی جو شخص کہ اُنسے ملاقی اور ہم کلام ہوا اوسکا کیا مرتبہ
اور مقام ہوگا **ایضاً** ایک پادری دہلی مین حضرت سے مباحثہ کرنے کے
واسطے آیا مسٹر مٹکلف صاحب گورنر نے پادری سے کہا کہ شرط مقرر کرنی چاہیے
جو کوئی دونون مین سے ہار جائیگا اوس سے دو ہزار روپے لیے جاوین گے
اگر مولویصاحب ہار گئے تو مین دونگا کیونکہ وہ تو فقیر ہین اور پادری کو حضرت
مولویصاحب کی خدمت مین لایا اور سب حال بیان کیا بعدہ پادری نے کہا کہ ہم
سوال کرتے ہین اور جواب اوسکا معقول چاہتے ہین منقول نہو جب یہ بات
ٹھہر گئی تو پادری نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر صاحب حبیب اللہ ہین آپنے
فرمایا ہان پادری نے کہا تمھارے پیغمبر صاحب نے بوقت قتل امام حسین علیہ السلام
فریاد نکی حال انکہ حبیب کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہی خدا تعالی ضرور توجہ فرماتا
جناب مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پیغمبر صاحب واسطے فریاد کے جو تشریف
لیگئے تو پردہ غیب سے آواز آئی کہ ہان تمھارے نواسہ پر قوم نے ظلم کرکے شہید کیا
لیکن ہم کو اسوقت اپنے بیٹے عیسی کا صلیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہی اس سبب سے
پیغمبر صاحب خاموش رہے پادری قایل ہوا اور دو ہزار روپیہ بابت شرط کے ادا کیے
روایت ہی اکثر اشخاص معتبر سے کہا اونھون نے کہ ایک انگریز یعنے

سیٹن صاحب رزیدنٹ دہلی حضرت کی ملاقات کو آیا عند التذکرہ بیان کیا کہ
ایک بات مین پوچھتا ہون کوئی اوسکا جواب نہین دیتا مثلاً ایک شخص سیار جلتے
چلتے راستہ بھول گیا اور راہ مین دیکھا کہ ایک شخص سوتا ہی اور ایک بیٹھا
پس یہ راہ گم راستہ کس سے پوچھے آپ نے فرمایا راستہ چلنے کے واسطے ہی
نہ واسطے بیٹھنے کے اوس تیسرے شخص کو لازم ہی کہ وہان بیٹھے جب وہ سونے والا
جاگے تو دونون راستہ پوچھکر چلے جاوین اوسکی مراد بیٹھے ہوے سے
حضرت عیسیٰ اور سوتے ہوے سے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تھی فافہم واللہ اعلم **روایت** ہی قادر محی الدین صاحب مدراسی سے
وہ روایت کرتے ہین مولوی قاضی ارتضا علیخان مرحوم سے کہا اونھون نے
کہ ایک انگریز نے حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین عرض کی کہ فرمائیے
مولویصاحب کافر پاک ہین کہ ناپاک فرمایا کہ ناپاک ہین پھر اوسنے پوچھا مسلمان
پاک ہین کہ ناپاک فرمایا کہ پاک جب انگریز نے کہا اگر پاک ہین تو مسلمان عورتین
ہمارے ساتھ کیون مبتلا ہوتی ہین آپ نے فرمایا ہر شی کو اپنی اصل کی
طرف رجوع ضرور ہی فلانے زمانے مین جہاد کرکے مسلمانون نے جو تمھاری
عورتین تصرف مین لائے تھے اونکی جو اولاد ہوگی تو وہ البتہ اپنی اصل کی
طرف مایل ہوگی ورنہ فلانے فلانے محلّے جو مسلمانون کے ہین وہان کی
کوئی عورت کبھی تم لوگون پر مایل نہوگی وہ انگریز سنکر چپ رہا وہان سے آکے

مدت تک اون محلون کی عورتون کے صدہا حیلون سے درپی رہا مگر خدا تعالی کے
فضل سے کسی عورت نے رخ نہ کیا آخر الامر وہ انگریز حضرت کی خدمت مین آکر مسلمان ہوا
روایت ہی مولوی مؤید الدینخان صاحب مرحوم سے کہا اوس نے کہ ایکدن چند
لڑکون نے حاضر ہوکر پوچھا کہ حضرت چاند کو چاند ماموں کہنے کا کیا سبب ہی سورج
کو سورج ماموں نہین کہتے آپ نے فرمایا ماموں ماں کا بھائی ہوتا ہی اور بہن کو
بھائی سے پردہ نہین ہوتا چنانچہ عادت ہی کہ جب ماموں مکانمین آتا ہی تو مان
اوسکے سامنے بے حجاب تمام گھر کے کاروبار مین مصروف رہتی ہی بخلاف
اوسکے تو ایسا ہی چاند کے سامنے بھی رات کو عورتین بے خوف تمام امور خانگی
سے فارغ ہوکر کوئی کاتتی ہی کوئی پیستی ہی مختلع بالطبع کسیطرح کا خوف اور اندیشہ
نہین کرتین بخلاف سورج کے کہ دنکو اوسکی تاب مین بیٹھ نہین سکتین اور گھر کے
کاروبار مین فرصت نہین ملتی جیسے اجنبی آدمی سے پردہ ہوتا ہی ویسا ہی اس
سے کنارے رہنا ضرور پڑتا ہی اور بچہ کبھی روتا ہی تو اوسکو چاندنی مین چاند کی
محبت دلاکر بہلا لیتے ہین اسواسطے چاند کو چاند ماموں کہتے ہین وہ لڑکے خوب
سمجھکر خوش ہوے اور چلے گئے سبحان اللہ کلموا الناس علی
قدر عقولہم کے یہی معنی ہین واللہ اعلم روایت ہی ایک شاگرد
سے مولوی کرامت علی صاحب مرحوم کے وہ روایت کرتے ہین کسی شخص معتبر سے
کہا اوسنے کہ ایک شہدا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر کہا جناب مولوی صاحب

آپ تو جو پوچھین اوسکا جواب دیتے ہین میری بھی ایک معروضہ ہی آپ نے فرمایا کہو
کیا ہی اونے عرض کی کہ ہم لوگ گولیان جاڑون مین کھیلتے ہین اور اوسی موسم مین
سوا دوسرے موسم کے ہمین خواہش ہوتی ہی اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا اوسکے
دو سبب ہین ایک تو تمھین اور ہمین سب کو معلوم ہی وہ یہ ہی کہ گولیان مثل اور بازیون
کے جیسے گنجفہ اور شطرنج وغیرہ کے نہین ہین کہ مکانین کھیلی جائین اوسکو تو میدان
ضرور ہی میدانمین دھوپ کے اور بارش کے موسم مین کھیلنا دشوار ہی دوسرا
ایک سبب ہی کہ وہ تمکو معلوم نہین ہمکو معلوم ہی اونے عرض کی کہ ارشاد ہو فرمایا
گولی کھیلنے سے مقصود نشان کا اوڑانا ہی اور نشان کا اوڑانا شست کے
جمنے پر موقوف ہی اور شست کا جمنا تعلق انجماد خون سے رکھتا ہی خون کا انجماد
جاڑون مین بخوبی ہوتا ہی اوسنے سنا اور جو حضار تھے سبھون نے سنا اور
بہت خوش ہوے **روایت** ہی حاجی محمد حسین صاحب سہارنپوری سے
وہ روایت کرتے ہین مولوی عبد الرزاق سہارنپوری شاگرد مولوی فضل حق ابن
مولوی فضل امام خیرآبادی سے کہا اونھون نے کہ ایکدن مولوی فضل حق صاحب نے
ایک فرنگی سے کہا کہ ہمارے حضرت کو تو کبھی دور و دراز کا سفر کرنے کا اتفاق
نہین ہوا اگر تم لوگون نے جو جو کیفیت ملکون کی سیر کرکے اور نقشے وغیرہ تیار کرکے
معلوم کی ہی خدا چاہے تو وہ سب برابر بیان کر دین کے اوسنے کہا برابر تو کیا
بیان کرینگے کیونکہ بے دیکھے کہنا ممکن نہین ہان مشہور و متعارف علامتین

البتہ سُننے سے یاد رکھکر کہتے ہونگے مولوی صاحب نے اوس سے بہت اصرار کیا اب
اوسنے کہا کہ اچھا آپ اُونسے مکہ معظمہ کی سب راہ لکھوا دیجیئے ہم اپنا کوئی معتمد بھیجکر امتحان
کرینگے مولویصاحب نے یہ سب سرگزشت حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا کہ اچھا
اوسے لے آئیے ہین لکھوادونگا حاصل کلام اس معتمد کو آپنے ابتدا اپنے مدرسے سے
شہر کی انتہا تک تمام راستہ اور درخت و دکان و نشیب و فراز لکھوا دیا اوسنے تمام ان
ہر ایک علامت بخوبی دیکھکر اوس انگریز سے کہا باوجود کہ ہم بھی اس شہر مین
برسون سے رہتے ہین مگر اتنے کوچے اور پتے ہرگز معلوم نہ تھے حضرت نے تو برابر
لکھوا دیا کیا عجب ہی کہ سب راستہ ایسا ہی لکھوا دین امتحان کچھ ضرور نہین اُوسنے کہا
کہ اس شہر کے پتے لکھوانے کا کچھ اعتبار نہین ہے انکی پیدایش کی جا ہے ہی شاید دیکھا ہو
مکے کا تمام راستہ لکھوا لاؤ اوسنے دوسرے دن حاضر ہوکر تمام مکے کے راستے کی علامتین
اور پتے ہر ہر مقام کے کیا زمین اور کیا دریا لکھوا لیے اور اوس انگریز کے حکم سے
مکہ معظمہ تک جاتے اور آتے ایک ایک علامت بخوبی دیکھی خدا تعالی کے فضل سے
سب برابر یقین نہایت معتقد ہوا روایت ہی میر افتخار علی شاہ صاحب (وطن)
تخلص سے وہ روایت کرتے ہین محمد حسن علیہ الرحمہ عرف حافظ بانکے چشتی صابری
قدوسی سے یہ حافظ صاحب حضرت کی صحبت سے مشرف تھے کہا اوتھون نے کہ ایک
انگریز نے حضرت سے سوال کیا کہ جناب ہماری قوم کے سو پچاس آدمی کوئی جا ہے پر جمع
ہوتے ہین تو سب ایک طرح پر سرخ و سفید ہوتے ہین بخلاف آپ لوگون کے

کہ ہر ایک نئی طرح کا کوئی کالا کوئی گورا ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہوگا حضرت نے فرمایا
کہ ایک طرح پر ہونا کچھ بزرگی اور فخر کی بات نہین کیونکہ سَو گدھونکو ایک جا کیجیے
توسب ایک ہی رنگ کے جمع ہونگے بخلاف گھوڑون کے کہ کوئی کمیت کوئی
سُرنگ کوئی سبزہ کوئی نقرہ کوئی سمند ہوتا ہی اور اُونکے اوصاف بھی ویسے ہی
ہوتے ہین طاقت وجوانمردی دلیری وملک گیری یہ کمال گدھون مین کہان ہی

**روایت ہی** پیرجی علی حسین صاحب چشتی صابری قدوسی سے وہ روایت
کرتے ہین کسی اہل دہلی سے کہا اوس نے کہ ایک انگریز عہدہ داران دہلی سے حضرت
شاہ صاحب سے سوال کیا یہ جو آپ لوگ کہتے ہین کہ کوئی چیز ایسی نہین جو ہمارے
قرآن مین نہو یہ بات سچ ہی حضرت نے فرمایا ہان سچ ہی کیونکہ ہمارا قرآن شریف کتب
سماوی کا جامع ہی اور خدا تعالیٰ اوسمین فرماتا ہی وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ
کِتَابٍ مُّبِیْنٍ تو اوس انگریز نے کہا بتلائیے کیمیا کا نسخہ کہان ہی آپ نے فرمایا
کہ تانبا لاؤ ایک ٹکڑا تانبے کا کسی نے لایا اوس پر آپنے ایک آیت پڑھکر دم کی
وہ سُونا ہوگیا تب اوس انگریز نے کہا کہ اچھا کوئی دوسرا شخص یہ پڑھکر سُونا
بنادے تو حضرت نے فرمایا کہ قرآن شریف کی تاثیر مین کچھ فرق نہین مگر زبان مین فرق ہی

**روایت ہی** مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالی ہمشیرہ زادہ حافظ منصب علی
صاحب سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد مولوی نور الحسن صاحب علیہ الرحمہ سے
یہ بزرگ پوتے ہین مفتی الٰہی بخش صاحب کاندلوی کے اور شاگرد ہین حضرت مولانا

محمد اسحق صاحب اور مولوی فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے کہا اونھون نے کہ
ایک فاضل صاحب تصانیف عجمی شیعہ مذہب بوضع ولباس رندانہ داڑھی مُنڈی ہوئی کچھ
ستر کا لحاظ نہین دہلی مین آیا شیعون نے جب اوسکے علوم سے واقف ہوے تو کہا
کہ شاہ عبدالعزیز نے جب سے تحفہ اثنا عشریہ لکھی ہی ہم لوگون کی جان پر ایک چھری
چلتی ہی اوس کتاب کا کوئی مقدمہ پیش کیا جاتا ہی تو وہی اندوہ واقعہ شہادت پیش آتا ہی
آپ کوئی طرح کچھ اوسکے پوچھکر اونکو بند کیجیے اور یہ بیس ہزار روپی ۲۰۰۰۰ ہم سے
لیجیے اوس سے کہا کہ مین اسی ارادے سے آیا ہون دیکھو کیا ہوتا ہی ایکروز
حضور مین حاضر ہوا اور وہ حضرت کا اخیر زمانہ تھا عرض کی کہ یا حضرت میرا کچھ سوال ہی
آپ جواب دیجیے ارشاد ہوا کہ بیان کیجیے اوس نے کہا مجھکو نہایت تردد ہی کہ مذہب
شیعون کا حق ہی یا سُنیون کا جس سے پوچھتا ہون وہ اپنے اپنے دلائل بیان
کرتا ہی مگر میری سمجھ مین نہین آتا آپ بہت سہل طور سے فرمائیے کہ مین سمجھ جاؤن
آپنے فرمایا کہ یہ تو بہت آسان بات ہی مین سمجھا تھا کہ کوئی مشکل بات پوچھتے ہوگے
اوسنے کہا یہی بڑی مشکل ہی کہ ہر شخص دلائل علمی بیان کرتا ہی اور مین بے علم آدمی
سمجھ نہین سکتا کوئی بات ایسی ہو کہ بلا تردد سمجھ مین آے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ
ایسا ہی ہوگا تم کسقدر استعداد رکھتے ہو عرض کی کہ یہ جو بات چیت آپ کرتے
ہین سمجھ سکتا ہون مگر اوسکی نیت یہ تھی کہ کوئی بات آپ سے سُنکر اوسمین ضوابط
علمی سے گرفت کرون پھر اوس سے کہا کہ تم تو بڑے شوقی ہو کون سے شہر کے

رہنے والے ہو اوسنے ولایت مین کوئی شہر کا نام لیا فرمایا یہ تو کہو کہ تم جس محلے
مین رہتے ہو وہان کے لوگ تم کو خوب جانتے ہین یا دوسرے محلّے کے اوسنے
کہا یہ تو ظاہر ہی کہ اپنے محلّے کے لوگ نسبت دوسرے محلّے والون کے خوب شناسا
ہوتے ہین کیونکہ ہر روز ہر یک چہار چشم ہوتا ہی اکثر اتفاق نشست و برخاست کا ایک جا ہوتا ہی
گفتار رفتار اخلاق و آداب سے ماہر خوشی غمی مین شریک ہی اور اسکے سوا ہم محلّے
واقف ہونے کے بہت سے اسباب ہین پھر فرمایا کہ وہ بستی والے تمھین زیادہ جانتے ہین
یا دوسری بستی والے اوسنے عرض کی کہ بنسبت دوسری بستی والون کے وہ بستی والے
زیادہ واقف ہین پھر فرمایا اوس ملک والے بہت واقف ہین یا دوسرے ملک والے
اوسنے کہا کہ وہی ملک والے بہر حال زیادہ واقف ہین تب فرمایا کہ جب ایسی بات ہو
تو سمجھنا چاہیے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت مکہ معظمہ مین
ہوئی اور وہان سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور کسی ملک مین اکثر سفر کا اتفاق نہ ہوا
اب مکہ اور مدینے مین جاکر دریافت کرو کہ حضرت کا دین سنیون کے موافق تھا
یا شیعون کے موافق وہ سنکر چپ رہا پھر فرمایا کہ خصوصیت رسول کی کیا ہی کہ جس سے
اونمین اور امتیون مین فرق ہو عرض کی کہ معجزات ہین فرمایا کہ ہان جو خرق عادت
نبی سے ہو تو اوسے معجزہ کہتے ہین اور اوسکے پیرو اور محب صادق سے ہو تو اوسکو
کرامت بولتے ہین تم تو بہت ملک پھرتے ہوے یہان تک آئے ہو ظہور کرامات
حضرت سید عبدالقادر جیلانی اور سلطان نظام الدین اولیا وغیرہ سنیون سے سنا ہی

یا نصیر طوسی اور باقر داماد وغیرہ شیعون سے یہ بھی سُنکر خاموش رہا
پھر فرمایا کہ خیر یہ تو کہو کہ تم جو یہان تک آئے ہو تو اپنے اہل وعیال
اسباب وغیرہ کو کس کے سپرد کرکے آئے ہو کہا کہ میرا چچیرا بھائی
اور دوسرے اہل قرابت کے تفویض کر آیا ہون فرمایا کہ اونھین امین
جانا ہی یا خاین کہا اگر خاین جانتا تو کیون سپرد کرتا جب فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام چیزون سے قرآن شریف بہت عزیز تھا چنانچہ
رحلت کے وقت فرمایا کہ مین تم مین اپنی آل اور کلام الٰہی چھوڑ جاتا ہون
کہو کہ قرآن شریف سُنیون کے سینون مین ہی یا رافضیون کے یہ بھی
سُنکر سکوت کیا پھر فرمایا کسی شخص کو کسی سے محبت ہوتی ہی
تو وہ بہر کیف اوسکی متابعت کرتا ہی خواہ امور ظاہری مین ہو یا باطنی مین
اب سچ کہو کہ مجھہ فقیر حقیر کی صورت و وضع حضرت علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کی روش پر معلوم ہوتی ہی یا تمھاری **حاصل کلام** حضرت نے
ایسے بہت نظایر بیان فرمائے اوس سے سوا سکوت کے کچھہ بن
نہ پڑا **واللہ اعلم** ایک سوال وجواب مندرجہ فیض عام بعینہ
بنظر فایدہ عام یہان لکھا جاتا ہی **سوال** سوال وجواب گور بدستخط ومُہر
حضرت پیر ومرشد عنایت کردہ **جواب** جواب گور موافق احادیث
مرقوم مے شود حاجت مُہر نیست واین جواب ورد زبان باید ساخت

و پارچه تک از خوشبو نو بساینده نزد خود باید داشت **جواب** این است
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّ رَسُوْلًا
وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا
وَّ بِالصِّدِّيْقِ وَ بِالْفَارُوْقِ وَ بِذِي النُّوْرَيْنِ وَ بِالْمُرْتَضٰى
اَئِمَّةً رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مَرْحَبًا بِالْمَلَكَيْنِ الشَّاهِدَيْنِ
الْحَاضِرَيْنِ وَاشْهِدَا بِاَنَّا نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ
وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى انتهى اور یہ بھی **مشہور ہی**
کہ ایک شخص نے سوال کیا یا حضرت سید کا مرتبہ بڑھکر ہی یا عالم کا آپ نے
فرمایا کہ دو ان پڑھ ہندو کو بلاؤ وہ حاضر ہوے تو سایل کو کہا کہ تم ان دونو
سے ایک کو لیجاکر تمام عمر مین سید بناکر لاؤ اور مین ایک کو چند مدت
مین اپنا جیسا فاضل خدا چاہے تو بنا دیتا ہون دیکھو کونسا امر ممکن ہی
اسیر سمجھ لو واللّٰہ اعلم **روایت ہی** مولوی میر اشرف علی شاہ صاحب
سلمہ اللہ تعالی سجادہ نشین شاہ سعد اللہ صاحب علیہ الرحمہ سے وہ روایت
کرتے ہین مولوی کرامت علی صاحب موسوی ہلوی سے کہا اونھون نے
کہ جناب مولوی رشید الدین خانصاحب اور مولوی دلدار علی لکھنوی کا ہمیشہ مباحثہ

ممتاز بوضعیت سید و سطحیت عالم
سید کا افضل ہونا عالم سے
مباحثہ بیان

اور رد و قدح ہوا کرتا تھا ایک وقت مولوی دلدار علی نے بڑی دھوم دھام
سے لکھا کہ تحفے مین مذکور ہی وَاَرْجُلِکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ بکسر لام کے
جو روایت آئی ہی وہ تفسیر ضعیف ہی اور یہ جو تمھارے مذہب کی تفسیرین
مثل بیضاوی و کشاف و مدارک وغیرہ کے جو مشہور و معروف ہین ان سب مین
وہ روایت آئی ہی اگر یہ سب تفسیرین ضعیف ہین تو بتلاسیئے کہ قوی کونسی
ہین اسکے جواب مین مولوی رشید الدین خانصاحب کو تامل ہوا مجکو فرمایا
کہ تو حضرت سے یہ بات پوچھ لے مینے حضرت کی خدمت عالی مین عرض کی
کہ دلدار علی کا ایسا سوال ہی اسکا کیا جواب فرمایا اسکا جواب بہت آسان ہی
مولوی صاحب نے کچھ نہین لکھا عرض کی کہ کچھ نہین فرمایا وَاَرْجُلِکُمْ بکسر لام
یعنے رشید الدینخان ۱۲
جو روایت ہی وہ تفسیر ضعیف ہی جیسا کہ قیل قول
ضعیف پر اشارہ ہوتا ہی نہ کہ تفسیر بن
ضعیف یہ سنتے ہی رشید الدین
خانصاحب نے بہت
زور و شور سے جواب
لکھا فقط

# مقالۂ پنجم در سلاسل طریقت

حضرت والا مرتبت کو تمام طرق روی زمین کی نعمتِ خلافت اور ہر ہر طریقہ کی
علیحدہ علیحدہ ذکر و فکر اور طرز تربیت حاصل تھی سب فیض ظاہر و باطن اپنے
پدر بزرگوار مظہر پروردگار ولایت و کرامت پناہ حضرت مولانا مولوی شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ سے پایا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے
حضرت کو طریقہ نبوت اور طریقہ ولایت کی جامعیت کا کمال ہی
اس دعوے پر تفسیر فتح العزیز دال ہی اللہ تعالیٰ کی طرف پہونچنے کے بفحوائے
اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنفَاسِ الْخَلَائِقِ اگرچہ راستے بے نہایت ہیں
چنانچہ سلوک آپکے طریقے کا تصحیح عقاید حقہ حسب ضابطہ اہل سنت و جماعت
اور عمل موافق کتاب و سنت اور احتراز عن البدعت اور امر بالمعروف
و نہی عن المنکر اور اعلاء کلمۃ اللہ اور تخلیہ رذائل سے اور تحلیہ فضایل سے
موافق ارشاد حضرت شیخ ابو سعید بن ابو الخیر قدس سرہ کے رباعی

خواہی کہ شود دلِ تو چون آیینہ ؞ دہ چیز برون کن ز درونِ سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ؞ بخل و حسد و کبر و ریا و کینہ

ایضاً خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ؞ دہ چیز بہ نفسِ خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ؞ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

بابِ سلوک

طریقِ تعلیم

رباعی

شیخ ابو سعید ابو الخیر

بیان انتہاء معرفت انسان

آور ملکہ یادداشت یعنے ذات مقدس الٰہی کا دھیان بلا ذریعہ الفاظ وتخیلات کے
آور معرفت ذات وصفات الٰہی کی ہی بموجب قاعدۂ محققین کے جو حلول و اتحاد
سے پاک ہی چنانچہ خود بدولت تفسیر سورۂ اخلاص مین فرماتے ہین کہ آدمی کی
معرفت کی انتہا حق تعالیٰ کی حقیقت اور کُنہ کی دریافت مین یہ ہی کہ اوسکی ذات
پاک کے خواصون کو جو اوس ذات کو لازم ہین دریافت کرلے اور بس کہ تمام کتب
آپکے خاندان عالیشان کی مثل انتباہ وقول الجمیل وہمعات وسطعات
وسبیل الرشاد وغیرہم انھین امور کی تفصیل سے مملو بلکہ تمام مشایخ روزگار
کی مصنفات مشحون ہین برین ہم حضرت نے نسبت الی اللہ کے درست ہونے
کا طریقہ بہت آسان جو مشتمل جمیع امور سلوک کو ہی قرار دیا ہی گویا دریا کو
کوزے مین اوتارا ہی جو لوگ کہ اس راستے سے ماہر ہین او نیز اوس ذات
بابرکات کے کمالات ظاہر ہین سورۂ مزمل کی تفسیر مین جو وہ مقام مذکور
ہی برکۃً خاص فارسی بعینہ یہان مسطور ہی کہ **سلوک الی اللہ تعالیٰ**
عبارت از طلب حضور اوست نزد خود چون او تعالیٰ از جسمیت ولوازم آن پاکست
حضور او بیکے از سہ طریق میسر میتواند شد اوّل تصور کہ آنرا در عرف شرع
**تفکر** گویند و در اصطلاح اہل سلوک مراقبہ ونگرانی نامند دوم **ذکر**
سوم **تلاوت** کلام او تعالیٰ وچون طریق اول نیز در حقیقت ذکر و یاد
قلبی است گاہے ذکر را شامل آن طریق نیز دارند وطریق استحضار او تعالیٰ را

منحصر در دوام اعتقاد کنند ذکر و تلاوت امّا ذکر شامل لسانی و قلبی است
پس بے واسطہ یا بواسطۂ لفظے کہ دال بر ذاتِ او تعالیٰ باشد موجبِ التفات
مُدرکہ بسوئے او تعالیٰ است و چون ذاتِ او تعالیٰ مُلتفت الیہ شد حاضر شد
یعنے ذکر ١٢
و ہرگاہ دوام این استحضار بہم رسد حکم ہم صحبتی و ہم نشینی پیدا کند و صفاتِ
او تعالیٰ بر صفاتِ بشریت غالب آید و افعالِ او تعالیٰ حاکم بر افعالِ عبد شوند
چنانچہ در **حدیث شریف** وارد است کہ لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ
اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ
یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا
وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا لیکن این طریقِ تقرب خاص بذاتِ او تعالیٰ است
اگر کسے خواہد کہ باین طریق بیکے از مخلوقات تقرب پیدا کند ممکن و مطرد
نیست و سببش آنست کہ درین نوعِ تقرب متقرب الیہ را دو چیز مے باید
اوّل احاطہ علمی باذکار قلبیہ و لسانیہ ذاکر باشد با وصفت تخالفِ اَمکِنہ و اَزمِنہ
و مدارک و اَلسِنہ تا ذکر قلبی و لسانی ہر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن
و در مُدرکہ او در آمدن و آن را اثر کردن و حکمِ صفتِ او پیدا کردن کہ در عرفِ
شرع آن را دُنو و تدلّی و نزول و قُرب خوانند و این ہر دو صفت خاصہ
ذاتِ پاک او تعالیٰ است ہیچ مخلوق را حاصل نیست آرے بعض کفرہ در حق
بعضے از معبودانِ خود و بعضے پیر پرستان از زمرۂ مسلمین در حق پیرانِ خود

امر اول را ثابت می کنند و در وقت احتیاج بهمین اعتقاد بآنها استعانت می نمایند
اما مطرد نمی باشد و در حقیقت در اشتباه واقع شده اند که بیانِ آن اشتباه درین مقام
اجنبی است و بهمین دوام کارخانهٔ سلوک تمام میشود و الّا ممکن نبود که بنده بارب
نزدیک شود و بسوے همین دوام اشاره میفرماید حدیثِ صحیحی که مُحدثین آن را
درصدرِ کتاب السلوک والتقرب الی الله وارد می کنند وهو قوله علیه السلام حاکیًا
عن الله تعالی اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِی
ونیز حدیث شریف صحیحی دیگر که آن نیز سر دفترِ کتبِ سلوک محدثین است وهو
قوله مَن تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبرًا تَقَرَّبتُ اِلَیهِ ذِرَاعًا وَمَن تَقَرَّبَ
اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبتُ اِلَیهِ بَاعًا وَمَن اَتَانِی یَمشِی اَتَیتُهٗ هَروَلَةً
پس خاصه ذاتِ حق است عز وعلا که بسوے یاد کننده خود نزول مے فرماید
ونزدیک میشود و مُدرکهٔ او را پُر می کنند و بر لطایفِ باطنهٔ او مستولی میگردد
باین تدلّی واقعی حقیقی حکم روحِ روح او میگیرد و نسبتے که روح را با بدن است
این تدلی را با روح او بهم میرسد و دیگر مخلوقات هرچند روحانیات باشند
او را علمِ محیط ندارند که بر ذکر هر ذاکر مُطّلع شوند و دوام استیلاے والیی بر روح
ذاکر نمی توانند کرد که یَشغَلُهُم شَانٌ عَن شَانٍ واو تعالی لَایَشغَلُهٗ شَانٌ
عَن شَانٍ کم انتهی اور تفسیر مین آیہ وَاستَعِینُوا بِالصَّبرِ وَالصَّلوٰۃِ
کی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مشاہدہ تحریر کیا ہی وہ بھی

یہان لکھا جاتا ہی وطریق دوم آنست کہ در استعانت بنماز حصول مطلوب ملحوظ نباشد بلکہ جذب نفس وکشیدنِ آن بقوتِ تمام بسوے جنابِ کبریاے حق عزو علا زیرا کہ حوایج دنیوی بیشتر بسبب تنزُّل روح بسوی شہوات واسباب شہوات می باشد چون اورا ازین عالم بسوے بالا کشیدہ شود واستغراق در لذّت مکالمہ ومناجاتِ الٰھی وحضور انوار جلال وجمال اوُرو دہد از امور این عالم وبایست ونا بایست آن غافل وبیخبر گردد چنانچہ مجروح را یا مکسور را وقت دوختن زخم او یا بستنِ استخوانِ شکستۂ او چیزے از مُسکرات میخورانند تا از دردِ زخم وشکستنِ استخوان بے خبر گردد ہمچنین درینجا چون حوایج دنیوی نفس را درکشاکش خود انداز ندمی باید کہ اورا در مطالعۂ حُسنِ محبوبِ حقیقی مشغول کنند تا بلذاتِ مشاہدۂ آن جمال خودرا و دیگر بایست ونا بایست خودرا فراموش کند وبسبب التذاذی کہ بردارد مکروہات درنظر او سبک نماید واین طریق اکثر معمول آنحضرت علیہ السلام بود کہ خود بہ نفس نفیس خود بہمین طریق عمل میفرمودند وہمین طریق را طریق قلندریہ گویند کہ براے غفلت از امور دنیا وترک آن باوجود تلبیس علاجے بہتر ازان نیست طریق تخویف وترہیب وفہمانیدن (یعنے در آمیختن ۱۲) حسنِ آخرت وبقاے آن وقبح دنیا وفناے آن طریق دشوار است کہ ہرکس را بسہولت میسر نمی تواند شد وشیطان بالقاے شبہات ووساوس سلوک آن طریق را در اکثر اشخاص وبیشتر اوقات مانع می آید چنانچہ گوینده این را گفتہ است

ست صنما بہ قلندر سزد ار بمن نمائی ؛ کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

پس این نماز حکم شغل دارد از نفی و اثبات یا اسم ذات کہ برائے برانگیختن شوق

و دفع خطرات تریاق مجرب است انتہی - آدابِ تلاوتِ قرآن مجید حضرت پیر

و مرشد کے قرار دیے ہوے فیض عام مسطور ہین فیض عام ایک رسالہ

ہی کہ ایک مرید خاص حضرت کا نعیم الدین نامی بڑا مالدار کہ آخر کار بفیض صحبت سے

حضرت کی تارک الدنیا ہوا اسوا وس نے چند سوالات خدمت عالی مین پیش

کر کے جوابات حاصل کیے تھے وہ رسالہ چند بار طبع ہوا ہی اوسکے دو مقام کی

عبارت بیان مرقوم ہوتی ہی آدابِ تلاوتِ قرآن تہذب و استقبال

قبلہ حتی الامکان و حروف را بخوبی ادا کردن و مد و شد فرو نگذاشتن

و در مقام وقف وقف کردن اینست آداب ظاہری و اما آداب باطنی

پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت تلاوت مے کنم و

او تعالی در مقام استاد نشستہ می شنود و منتہی را تصور کردن کہ این

کلام را بلاواسطہ از زبانِ حضرت رب العزت می شنوم و فرق درمیان

مقامین اینست کہ در صورتِ اول زبان از خودش و گوش از حضرت

رب العزت و در صورت دوم زبان از حضرت رب العزت و گوش از خود

باین چنین مقام اشارہ فرمودہ است حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ

عنہ چنانچہ شیخ الشیوخ در عوارف از ایشان نقل کردہ اند انی

(حاشیہ:) ... نعیم الدین ... آداب تلاوت قرآن مجید

لَا اَقْرَءُ الْاٰیَۃَ حَتّٰی نَسْمَعَھَا مِنْ قَائِلِھَا یعنے میخوانم
آیت را وتکرار میکنم تا آنکه شنوم آیت را از قایلِ آن و شیخ الشیوخ
بعد نقل این کلام در عوارف که حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ درینوقت
بمنزلہ شجرہ موسی میشد اِنِّیٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ مے گفت
دوسرے مقام مین فرماتے ہین طور تلاوت براے مُبتدی اینست
که خود را قاری وحق را مستمع تصور وتخیل نماید که بحضرت رب العالمین
قران میخوانم چنانچه شاگرد بحضور استاد میخواند وبراےِ منتہی
اینست که حق را قاری وخود را مستمع قرار دہد وزبانِ خود را نائب تصور
کند وگوش را مستمع گویا حضرتِ حق بزبان من کلام میکند ومن میشنوم
ویقین ہست که درین تصور بسبب غلبۂ محبت حالی که عاشق صادق را در وقت
استماع کلام محبوب بالمشافہہ رو میدہد حاصل خواہد گردید وگرہ کشاے
مُدعا خواہد شد واللہ المغنی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ
انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین فرماتے ہین (و در عالم ظاہر این
فقیر را از جہت بیعت وصحبت وخرقہ واجازت وتلقین اشغال ہمہ این امور
یا بعض این امور با جمیع خانوادہ ہاے طریقہ که امروز بر روے زمین مشہور اند
یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ ہست والحمد للہ از انجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہاے
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریق قادریہ مشہور ترین طرق ہست در عرب

وہندوستان و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر شہرت تمام دارد
و در حرمین شریفین نیز شایع شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است
و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سند و کبرویہ در توران و کشمیر
و شطاریہ در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و سوڈان و مدینیہ
فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ در حضرموت۔ انتہی بس اوسی کتاب سے
اسناد طریقوں کے لکھے جاتے ہین طریقہ قادریہ ہے افلت شموس الاولین
و شمسنا ✤ ابدا علی افق العلی لا تغرب ✤ ✤ اس طریقہ کے بہت شعبے ہین
اصح اور اوثق اونمین کا اہل حدیث کے پاس شعبہ اکبریہ ہی شیخ اکبر محی الدین
ابن عربی کی جانب سے اور اشہر اونکا عوام مین شعبہ جیلانیہ ہی سادات
جیلانیہ کی طرف سے اور اشہر اون شعبون کا ملک یمن مین شعبہ مشرعیہ
ہی حاصل کلام حضرت کو اکثر شعبون مین ارتباط صحیح واقع ہی پس ملی خلافت
اس طریقے کی حضرت شاہ عبد العزیز کو اپنے والد و استاد و پیر شاہ ولی اللہ سے
اونکو اپنے والد و استاد و پیر شیخ عبد الرحیم سے اونکو سید عبد اللہ سے
اونکو شیخ آدم بنوری سے اونکو شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی سے
اونکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونکو شاہ کمال سے اونکو سید فضل سے
اونکو سید گدا رحمان سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید
گدا رحمن بن سید الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے

اونکو سید بہاؤالدین سے اونکو سید عبدالوہاب سے اونکو سید شرف الدین
قتال سے اونکو سید عبدالرزاق سے اونکو اپنے والد ماجد امام الطریقہ
ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی سے رضی اللہ عنہم اجمعین **بنتور** بروزن تنور
ایک قصبہ ہی شہر سہرند کے توابع سے سہرند بالکسر ایک شہر ہی ہند مین
لاہور کے قریب بعضے اوسکو سرہند بھی کہتے ہین **قتال** بسبب نفس کشی
کی ریاضت کے حضرت شرف الدین کا لقب ہوا **جیلان** معرب ہی گیلان کا
وہ ایک شہر ہی عجم مین بغداد کے قریب اوسکو جیل بھی کہتے ہین **ولادت**
باسعادت حضرت غوث الثقلین **سید عبدالقادر** جیلانی قدس سرہٗ کی
ماہ ربیع الثانی ۴۷۱ھ ہجری مین **عمر شریف** آپکی نوے ویک سال کی تھی
اور **وفات شریف** مشہور و معروف گیارھوین ماہ مذکور ۵۶۲ھ ہجری ہی مین
**قطعہ** محی الدین کہ انوار جمالش ٭ ز عرش و کرسی از مہ تا بماہی ست ٭
تولد عاشق و کامل سنینش ٭ وصالش دان ز معشوق الٰہی ست ٭
**ایضاً** خلافت ملی شاہ عبدالعزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے
اونکو اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے اونکو سید عظمت اللہ اکبرآبادی سے
اونکو اپنے والد عبداللطیف سے اونکو اپنے والد عبدالرسول سے اونکو
شیخ عبدالعزیز سے اونکو سید ابراہیم ایرچی سے اونکو شیخ بہاؤالدین
قادری سے اونکو سید السادات ابوالعباس احمد سے اونکو اپنے والد

حسن سے اونکو اپنے والد موسیٰ سے اونکو اپنے والد علی سے اونکو اپنے والد
محمد سے اونکو اپنے والد حسن سے اونکو اپنے والد محمد سے اونکو اپنے والد
ابو نصر سے اونکو اپنے والد ابو صالح سے اونکو اپنے والد عبد الرزاق سے
اونکو اپنے والد ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی سے رضی اللہ عنہم اجمعین

ایرج بکسر اول و سکون ثانی مجہول و ثالث مفتوح بجیم زدہ نام ہی ایک قصبہ کا ہند مین

حضرت سید عبد الرزاق کو تاج الدین عبد الرزاق کہتے ہین کنیت آپکی ابو عبد الرحمن اور ابو الفرج ہی حضرت غوث الثقلین کے فرزندون مین آپ بڑے عالم و کامل تھے

**وفات** آپکی ۵۹۵ھ ہجری مین ہی اور آپ بغداد ہی مین مدفون ہین —

**کاشف صدیق** ۵۹۵ آپکی تاریخ ہی **ایضاً** شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو اپنے استاد شیخ ابو طاہر محمد مدنی سے اونکو اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اونکو امام احمد قشاشی سے اونکو شیخ احمد شناوی سے اونکو اپنے والد شیخ علی بن عبد القدوس سے اونکو شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اونکو حافظ جلال الدین سیوطی سے اونکو شیخ کمال الدین محمد سے اون کو شمس الدین محمد جزری سے اونکو عمر بن حسن سے اونکو احمد بن ابراہیم فاروقی سے اونکو شیخ اکبر امام محی الدین محمد بن علی بن العربی سے اونکو جمال الدین یونس سے اونکو شیخ وقت سید عبد القادر جیلانی سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

**کُردی** بضم اول نسبت ہی کردستان کی طرف جو ایک ملک ہی توابع روم سے

قشاشه ایک قریہ ہی مصر کے قریب شعراوی بفتح اول وسکون دوم
بسبب کثرت موی تن کے یہ لقب مشہور ہوا نسبت کے وقت شعرانی بھی کہتے ہین
سیوط بضمتین ایک قریہ ہی ملک مصر مین جزری نسبت ہی طرف
جزیرۂ ابن عمر کے فاروث بآخر ثاے مثلثہ بروزن فاروق ایک
قریہ ہی درمیان شہر واسط اور بصرہ کے ولادت حضرت شیخ محی الدین
ابن العربی قدس سرہ کی شب دوشنبہ سترھوین ماہ رمضان سنہ ۵۶۰ پانسو
ساٹھ ہجریہ مین اور وفات شب جمعہ بائیسوین ربیع الثانی سنہ ۶۳۸
چھہ سو اڑتیس اور بعضون نے سینتیس مین لکھی ہی اسی حساب سے صاحب مخبر الواصلین
نے تاریخ کہی ہی سہ شیخ والاجناب بن عربی + مقتداے رہ خدا طلبی +
چون ز دنیا بسوے خلد برین + نقل فرمود آن خلاصۂ دین + شد رقم سال
نقل آن نامی + قدس اللہ سرہ السامی + مزار پر انوار آپکا دمشق کے
قریب مقام صالحیہ مین ہی۔ ایضاً شاہ عبدالعزیز کو شاہ ولی اللہ سے
اونکو شیخ ابوطاہر مدنی کردی سے اونکو اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
اونکو امام احمد قشاشی سے اونکو اپنے والد شیخ محمد مدنی سے اونکو شیخ امین
ابن صدیق سے اونکو شیخ سراج الدین عمر جبریل سے اونکو شیخ عبدالقادر سے
اونکو اپنے والد جنید مشرع سے اونکو اپنے والد شیخ احمد بن موسی مشرع
یمنی سے اونکو شیخ اسمعیل بن صدیق جبرتی سے اونکو شیخ محمد مزجاجی سے

اونکو شیخ اسمعیل سے اونکو شیخ سراج الدین ابو بکر سے اونکو شیخ محی الدین
احمد سے اونکو شیخ فخر الدین ابو بکر محمد سے اونکو شیخ ابو احمد بن محمد سے
اونکو اپنے والد ابو محمد احمد سے اونکو اپنے والد شیخ عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
اونکو شیخ عبد اللہ بن قاسم سے اونکو شیخ ابو محمد عبد اللہ بن علی اسدی
یمنی سے اونکو شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی سے رضی اللہ عنہم اجمعین
مُشَرِّع بضم میم وبفتح شین وکسر رائے مہملہ مشدد نسبت ہی عمل شراع کی طرف
شراع سے کہتے ہین بادبان کشتی کو جبرتی بفتح جیم وفتح موحدہ وسکون رائے
مہملہ نسبت ہی قبیلہ کی طرف اسدی بفتح الف وسین مہملہ بعد ازان دال مہملہ
نسبت ہی طرف اسد کے وہ نام ہی چند قبایل کا قریش سے طریقۂ نقشبندیہ
نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند ✤ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را ✤ اس طریقہ
کے بھی بہت شعبے ہین ہندوستان مین خواجہ محمد باقی اور امیر ابو العلی کی طرف سے
شایع ہوا ہی اور ماوراء النہر کے شہر وںمین مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی جانب سے
پھیلا ہی اور مشہور تر شعبہ اس طریقے کا بحسب رسائل تصوف اور بیان اشغال قوم
شعبۂ جامیہ ہی پھر جو طریقہ کہ خواجہ محمد باقی کی جانب سے نکلا ہی اوسمین بھی بہت
شعبے ہین اشہر انمین سے شعبہ شیخ محمد معصوم اور شعبہ شیخ آدم بنوری
ہی اور ہر ایک ان دونون مین سے اشغال رکھتے ہین سوائے اشغال متقدمین
اس طریقہ کے پس ملی خلافت اس طریقہ کی حضرت شاہ عبد العزیز کو

بیان طریقہ نقشبندیہ

[illegible]

شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ عبد الرحیم سے اونکو سید عبد اللہ سے اونکو
شیخ آدم بنوری سے اونکو امام طریقہ شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی سے
اونکو خواجہ محمد باقی سے اونکو خواجہ امکنگی سے اونکو اپنے والد مولانا درویش محمد
سے اونکو مولانا زاہد سے اونکو خواجہ عبید اللہ احرار سے اونکو مولانا یعقوب
چرخی اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی سے ان دونون کو بلاواسطہ اور بواسطہ خواجہ
خواجگان حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سے رضی اللہ عنہم اجمعین **وفات**
حضرت شیخ آدم بنوری صاحب شعبہ کی مدینہ منورہ مین تیرھوین ماہ شوال
سنہ ۱۰۵۳ ایک ہزار ترپن ہجری مین **مزار پر انوار** جنت البقیع مین زیر سایہ
عالی پایہ روضہ مقدسہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے ہی
**مدفون بجوار عثمان** ۱۰۵۳ تاریخ ہی روضۃ السلام مین تاریخ مذکور ہی
؎ حور جنان زسال وصالش بگفت * باز درآمد بہ بہشت آدمم * ۱۰۵۳
**ولادت** حضرت شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی
درمیان سنہ ۹۷۱ نوسو اکہتر کے اور **وفات** بروز سہ شنبہ ایک پہر
دن چڑھے سنہ ۱۰۳۴ ایکہزار چونتیس ہجری مین **مزار** آپکا شہر سہرند مین واقع ہی
اور عمر آپکی ۶۳ تریسٹھ برس کی تھی شیخ بدر الدین سہرندی آپکے خلیفہ نے
حضرات القدس مین تاریخ لکھی ہی ؎ بہار و باغ عرفان ابر رحمت * گزین
گلشن ہتجیل صبا رفت * مگر صبح قیامت سر برآید * کہ از مشکوۃ دین شمع ہدی رفت

درین ملکِ فنا غرقِ بقا بود + ہم از عینِ بقا اندر بقا رفت + ز یادش خانۂ
دل آفتاب است + اگرچہ از دیدہ چون نور و ضیا رفت + چو شاہِ اولیاے
عہدِ خود بود + خرد گفتا کہ شاہِ اولیا رفت + امکنہ ایک موضع کا نام ہی
شہر سبز کے نزدیک اوسکو انکنہ بھی کہتے ہین اور نام حضرت خواجہ امکنگی کا ١٠٣٤
محمد ہی احرار جمع ہی حُر کی بمعنے آزاد و برگزیدہ کے آپ ایک آزاد و برگزیدہ
مقابل چند آزاد و برگزیدہ کے ہین - چرخ بجیم فارسی و راے مہملہ آخر مین
خاے معجمہ نام ہی ایک قریہ کا توابع غزنین سے ٥٧٥ غجدوان بغین معجمہ مکسور
وسکونِ جیم نام ہی ایک موضع کا توابع بخارا سے یہی مشہور ہی طبقاتِ حنفیہ
مین لکھا ہی بضم غین معجمہ وسکون جیم وضم دال مہملہ ایک بڑا قریہ ہی چھہ کوس
بخارا سے واللہ اعلم ٥٧٥ نقشبند نسبت ہی ساتھ حرفہ کمخاب بافی سے کے
حضرت خواجہ بہاؤالدین اور اونکے والد ماجد اس کام مین مشغول تھے -
ولادت آپکی ماہ محرم ٧١٨ھ سات سو اٹھارہ ہجری مین اور وفات
شبِ دوشنبہ تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول ٧٩١ھ سات سو نود و یک ہجری مین ہی
عمر آپکی تہتر برس کی تھی قبر شریف متصل شہر بخارا سے کے قصر عارفان
مین قصرِ عارفان ایک قریہ کا نام ہی کہ مولد بھی آپ کا وُہی ہی بخارا سے
بفاصلہ ایک فرسنگ تاریخ وفات رفت شاہِ نقشبندان خواجۂ
دنیا و دین + آنکہ بودہ شاہ راہِ دین و دولت ملتمش + مسکن و مادای او

١٠ وفات حضرت خواجہ یعقوب چرخی علیہ الرحمہ کا ٨٥١ھ آٹھ سو اکاون ہجری مین ہی مزار فیض آثار بلغنو مین واقع ہی

١٢ وفات حضرت خواجہ علاؤالدین غجدوانی کا ٨٩٢ھ آٹھ سو بانوے ہجری مین ہی

١٩ واقعۂ حضرت نقشبند

چون بود قصرِ عارفان + قصرِ عرفان زین سبب آمد حسابِ رحلتش +
آپ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازے کے آگے یہ قطعہ پڑھیں۔
سے بفلسانیم آمده در کوے تو + شیئاً للہ از جمالِ روے تو +
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما + آفرین بر دست بر بازوی تو + ویسا ہی ہوا **الیضًا**
ملی خلافت شاہ عبد العزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو اپنے
والد شیخ عبد الرحیم سے اونکو خواجہ خرد ابن خواجہ محمد باقی سے اونکو
شیخ احمد سرہندی اور خواجہ حسام الدین اور شیخ الہ داد سے ان تینوں کو
حضرت خواجہ محمد باقی سے اونکو موافق سلسلہ مذکور کے **الیضًا** شاہ عبد العزیز
کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ عبد الرحیم سے اونکو میر ابو القاسم
اکبر آبادی سے اونکو مُلّا ولی محمد اکبر ابادی سے اونکو امیر ابو العُلاء اکبر ابادی
سے اونکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اونکو خواجہ عبد الحق سے اونکو
خواجہ یحیی سے اونکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
**ولادت** جناب میر ابو العُلا قدس سرہ کی سنہ ۹۹۰ھ نوسو نوے ہجری میں اور
**انتقال** نویں ماہ صفر روز سہ شنبہ بوقت نماز صبح سنہ ۱۰۶۱ھ ایک ہزار اکسٹھ
ہجری میں ہی عمر آپکی اکہتر برس کی تھی **مزار** پُر انوار حضرت میر ابو العُلا کا
شہر اکبر اباد کے باہر ایک کوس شمال کے جانب قریب زمین سلطان گنج کے
واقع ہی تعویذ قبر کا سنگ مرمر کا ہے برسرِ تعویذ سُبحان ربی الاعلی بخطِ

لکھاہی تاریخ وفات میر افضل احراری رحمۃ اللہ علیہ نے یون لکھی ہی
وای کہ شاہِ بوالعُلا ساخت مکان بلامکان + حیف کہ آفتابِ دین گشت نہان
زچشم ما + مورد فیضِ ایزدی مہبطِ نور احمدی + واقفِ سترِ سرمدی محرم
راز کبریا + مرشد و پیر کاملان رہبر راہِ سالکان + مرہم ریشِ طالبان
فیض رسانِ ازکیا + ارشدِ آلِ مُصطفےٰ امجدِ نسلِ خواجگان + قدوۂ اہلِ معرفت
نورِ دو عینِ مُرتضےٰ + حضرت میر ابو العُلا سرورِ اولیاےِ دین + صاحبِ
کشف بالیقین عارفِ اکمل خدا + رخت بکارِ معنوی بست بمُلکِ جاودان +
کرد صعود زین مکان ساخت بہشتِ عدن جا + خواست چو **افضل** از خرد
سالِ وصالِ آن صفی + گفت برفت از جہان قطب جہان ابو العُلا **ایضاً**
۱۰۶۱
شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ عبد الرحیم سے اونکو
امیر نور العلا سے اونکو اپنے والد امیر ابو العلا اکبرابادی سے اونکو موافق
سلسلۂ مذکورہ کے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین **عمر** حضرت نور العُلا قدس سرہٗ کی
تہتر برس کی تھی **وفات** ساتوین شہر ربیع الثانی ۹۰ سنہ یکہزار نود ہجری
مین **مزار** شہر اکبراباد مین پائین مزار پُرانوار والد ماجد کے ہی **ایضاً**
شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو مُلا محمد دلیل گگیانی سے اونکو
میر موسی بن کوٹی سے اونکو شیخ محمد معصوم سے اونکو اپنے والد شیخ احمد
سرہندی مجدد الف ثانی سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **گگیانی** بفتح کاف

نور العلا نقشبندیہ
ابو العلائیہ نوریہ

نقشبندیہ
مجددیہ معصومیہ

فارسی اول وتشدید دوم نسبت ہی قبیلہ افاغنہ کی طرف کہ درمیان دوابہ
پشاور کے رہتے ہین اور قوم یوسف زی سے بنی عم ہین پٹی کوٹ
بہردوتا سے ہندی ایک قریہ ہی مضافات سے جلال آباد کے اور جلال آباد
ایک شہر ہی درمیان کابل وپشاور کے ولادت شیخ محمد معصوم کی سنہ ۱۰۰۸
ایکہزار آٹھہ ہجری مین ہی اور وفات ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ ایکہزار ہفتاد
ونہ ہجری مین ہی عمر آپکی اکہتر سال کی تھی مزار شہر سہرند مین واقع ہی
شیخ عبدالاحد انکے برادرزادے نے تاریخ لکھی ہی ع قیوم زمان
خلیفۃ اللہ + دانندۂ سترہاے مکتوم + درداےرۂ وجود تا بود + بودش بجہان مثال معدوم + نقاش ازل بصفحۂ کون + نقشے بہ ازان نکردہ مرقوم + اسرار صفات ذات والا + حقا کہ جزاو نکردہ مفہوم + خوردہ بربیع اول ماہ + چون شاہ ورسل رحیق مختوم + جا یک قدمی بکوی وحدت + ہرگز بہ ازو نگشتہ معلوم + تاریخ وصال او خرد گفت + رفتہ زجہان امام معصوم ۱۰۷۹

ایضاً شاہ عبدالعزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابوطاہر مدنی سے
اونکو شیخ ابراہیم کردی سے اونکو شیخ احمد قشاشی سے اونکو ابوالمواہب
شیخ احمد شناوی سے اونکو شیخ محمد بن محمد بن عبدالرحمن ہبنسی سے
اونکو مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی سے اونکو مولانا غیاث الدین احمد سے
اونکو مولانا علاؤالدین محمد سے اونکو مولانا عبدالرحمن جامی سے اونکو مولانا

شیخ محمد معصوم

اجازت نقشبندیہ

سعد الدین کاشغری سے اونکو مولانا نظام الدین خاموش سے اونکو خواجہ علاؤ الدین
عطار سے اونکو خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **بھنسی**
بفتح موحدہ ونون وسین مہملہ نسبت ہی طرف بہنسا کے جو ایک شہر ہی مصر کے قریب
**کاشغر** با غین نقطہ دار بروزن داد گر ایک شہر کا نام ہی ترکستان سے
**جام** بروزن سام ایک ولایت کا نام ہی خراسان سے **ولادت** حضرت
مولانا جامی قدس سرہ کی بائیسوین تاریخ ماہ شعبان ۸۱۷ آٹھ سو سترہ مین
عمر ہشتاد و یکسال کی اور **وفات** اٹھارویں ماہ محرم جمعہ کی نماز کے وقت
۸۹۸ آٹھ سو اٹھانوے ہجری مین قبر آپکی خیابان شہر ہرات مین واقع ہی
**تاریخ وفات** سے غوث آفاق حضرت جامی + کَانَ فِی مُقلَۃِ الوَرٰی نُورًا +
چون عنان تافت از دیار فنا + کرد در کعبۂ بقا او را + سال و ماہ وفات و روز
بود + ہزدہم روز ماہ عاشورا + **ایضاً** جامی کہ بود بلبل جنت قرار یافت +
فِی رَوضَۃٍ مُخَلَّدَۃٍ اَرضُہَا السَّمَا + کلک قضا نوشت ازان بر در بہشت +
تاریخہ وَمَن دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا + **ایضاً** شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے
اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اونکو شیخ احمد نخلی سے اونکو سیر کلان بلخی سے
اونکو ملا محمد عرب بلخی سے اونکو ملا آکہ شبرغانی سے کہ جنکا تخلص ابن یمین
ہی اونکو ملا خرد عزیزان سے اونکو مخدوم اعظم ملا خواجگی احمد سے اونکو
مولانا محمد قاضی سے اونکو خواجہ عبید اللہ احرار سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

**بلخ** بفتح اول وسکون ثانی ایک شہر کا نام ہی مشہور خراسان سے **اگّہ** بفتح الف
وتشدید کاف عربی وہاے ہوز در آخر **چبغان** بجیم فارسی مضموم و باے موحدہ
مضموم وراے مہملہ ساکنہ وغین معجمہ ایک شہر ہی دو منزل بلخ سے شبرغان اوسکی
تعریب ہی جبغان ترکی لفظ ہی اوسکے معنے جو چیز کہ بعد دوسرے کے طول میں
مانند قطار کے ہووے **مولد** حضرت مخدوم اعظم مولانا خواجگی کا **کاشان فرغانہ**
ہی **عمر** آپکی اٹھتر سال کی تھی **وفات** سنہ ۹۴۹ نوسو اونچاس ہجری مین ہی
**ایضًا** شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابوطاہر مدنی سے — سلسلہ نقشبندیہ
اونکو شیخ عبد اللہ بصری سے اونکو شیخ عبد اللہ باقشیر المکی سے اونکو شیخ
تاج الدین سنبھلی سے اونکو خواجہ محمد باقی سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
**سنبھل** بباے ہندی واشمام ہا ایک شہر ہی ہند مین گنگا جمنا کے برے
قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے **طریقہ چشتیہ** ؎ عاشقان — بیان طریقہ چشتیہ
خواجگان چشت را + از قدم تا سر نشان دیگر است + اس طریقے کے بھی بہت
شعبے ہین انمین سے تین شعبے ہین نصیریہ اور سراجیہ اور صابریہ — [illegible]
پس ملی خلافت اس طریقہ کی شاہ عبد العزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو
اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونکو شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے اونکو
اپنے والد شیخ عبد الرسول سے اونکو اپنے والد شیخ عبد اللطیف سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے اونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو شیخ حسن

بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاؤ الحق بن اسعد سے اونکو
شیخ اخی سراج الدین عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشایخ نظام الدین
اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی سے اونکو حضرت خواجہ معین الحق والدین سجزی چشتی سے رضی اللہ عنہم اجمعین
**ولادت** شیخ عبد العزیز کی جونپور مین ۸۹۸ھ آٹھ سو اٹھانوے ہجری
مین ہی اور **وفات** چھٹی جمادی الثانی ۹۷۵ھ نوسو پچھتر ہجری مین
اپنی خانقاہ کے صحن مین دفن ہین اور **وفات قاضی خان یوسف**
کی پندرھوین ماہ صفر ۹۷۰ھ نوسو ستر ہجری مین ظفر آباد مین دفن ہین
اور **وفات شیخ حسن** بن طاہر کی چھبیسوین ربیع الاول ۹۰۹ھ نوسو
نو ہجری مین دہلی مین دفن ہین راجی اور راجا ہندی زبان مین شاہ کو کہتے
ہین سید حامد شاہ کو راجی بطریق تعظیم کہتے تھے کیونکہ آبا و کرام آپکے مانکپور کی
ریاست رکھتے تھے مانکپور ایک شہر ہی پورب مین اوسکو کڑا مانکپور بھی کہتے ہین
مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہی الہ اباد کے قریب **وفات** سید راجی حامد شاہ
کی ۹۰۱ھ نوسو ایک ہجری مین مانک پور مین دفن ہین **وفات** شیخ حسام الدین
مانکپوری کی ۸۸۲ھ آٹھ سو بیاسی ہجری مین **وفات** خواجہ نور قطب عالم کی
۸۱۳ھ آٹھ سو تیرہ ہجری مین بعضے ۸۵۱ھ آٹھ سو اکاون مین لکھتے ہین

مزار قصبہ پنڈوہ مین ہی **وفات** حضرت علاؤالحق کی غرہ رجب سنہ ۸۰۰ آٹھ سو ہجری مین **مزار** قصبۂ پنڈوہ مین ہی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **اودہ** ایک شہر ہی پورب مین اب جسکو فیض اباد کہتے ہین **وفات** حضرت اخی سراج الدین عثمان اودھی کی ۷۵۸ سات سو اٹھاون ہجری مین اور مقام آپکا دیار گور ملک بنگالہ مین واقع ہی اور لقب آپکا **آیینۂ ہندوستان** ہی **اولیا** ہر چند کہ جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین قدس سرہ کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ آپ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہین چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور جیسے خواجہ عبید اللہ احرار کا لقب احرار اور کعب کا لقب احبار ہی **ولادت** حضرت نظام الدین اولیا کی قصبہ بداؤن مین من مضافات شہر سنبھل ماہ صفر ۶۳۱ چھ سو اکتیس ہجری مین اور **وفات** اٹھارہوین ربیع الثانی روز چہارشنبہ وقت چاشت ۷۲۵ مین ہی **عمر** آپ کی نود و چہار سال تھی شہر دہلی کے باہر سرحد موضع غیاث پور مین جہان آپکا مسکن تھا وہین مدفن ہی یہ تاریخ وفات مسجد کے دروازے پر نصب ہی **قطعہ** نظام دو گیتی شہ ما و طین ،، سراج دو عالم شدہ بالیقین ،، چو تاریخ فوتش بجستم زغیب ❊ ندا داد ہاتف شہنشاہ دین ،، **گنج شکر** آپ کو اسواسطے کہتے ہین کہ ایکوقت آپ پر سات روز گذرے تھے کہ کچھ افطار کو میسر نہوا تھا ضعف نہایت غالب ہوا پیر کی خدمت مین جارہے تھے

وفات اخی عثمان سراج الدین

ذکر نظام الدین اولیا

وجہ گنج شکر

که اثنائے راہ مین قدم لغزش کہایا اور زمین پر گرے آپکے مونہہ مین کچھ مٹی
آئی اور وہ تمام شکر ہوگئی وہان سے جب پیر کے خدمت مین حاضر ہوے
تو پیر نے فرمایا فرید مٹی تیرے مونہہ مین آئی حق تعالی تیرے وجود کو گنج شکر
کیا ہی ہمیشہ شیرین رہیگا جب پیر کی خدمت سے باہر نکلے تو جو شخص
کہ آپکو دیکھتا تھا گنج شکر کہتا تھا۔ بختیار اوشی کاکی بختیار آپکا نام ہی
یعنے بختیار بن احمد بن موسی **اوش** بر وزن موش ایک قصبہ کا نام
ہی ولایت فرغانہ سے درمیان سمرقند اور چین کے وہی آپکا مولد اور
اصل ہی کاکی اسواسطے کہتے ہین کہ جب آپ دہلی مین متوطن ہوے
تو فتوح کسی سے قبول نفرماتے تھے خود ہمیشہ مستغرق رہتے تھے
جورو بچون پر عسرت گذرتی تھی تو اونھون نے ایک بقال کی عورت سے
جو ہمسایہ مین تھی بعد بہت فاقہ کشی کے کچھ قرض لیکر اوقات بسری
کرتے تھے ایکدن بقال کی عورت نے کہا کہ اگر مین تمھارے ہمسایہ
مین نہوتی تو تمھاری ہلاکت ہوجاتی یہ بات اونکو گران معلوم ہوی عہد کیا
کہ اوس سے قرض نہ لینگے ایکدن یہ قصہ حضرت سے عرض کیا ارشاد
ہوا کہ ہرگز کسی سے مین قرض نہین لیتا ہون ضرورت کے وقت میرے
حجرے کے طاقچے مین ہاتھہ ڈال کر بقدر حاجت نان پختہ نکال لو اپنے
صرف مین لاؤ اور جسکو چاہو دو بعد ازان جب چاہتے تھے اوس طاق مین ہا

سے نان بختہ لیتے تھے اوس نان کو کاک کہتے ہین سجزی
چشتی سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وکسر زاے معجمہ نسبت ہی
سیستان کی طرف سیستانی کو عربی مین سجستانی اور سجزی کہتے ہین
چشت بکسر جیم فارسی ایک شہر ہی پہاڑ کے درے پر دو منزل ہرات
سے اس زمانے مین اوسکو ابوشا قلان کہتے ہین اندنون بالکل ویران
ایک دیہ کے طور پر ہی فقط مزارات متبرکہ حضرات چشت پر انوار ونمودار
ہین حضرت خواجہ احمد ابدال چشتی قدس سرہ جو آپ کے مرشدون مین
ہین وہ اوسی شہر کے ہین اور وہین دفن ہین یہ نسبت اونھین کی طرف ہی
ولادت حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین کی ۵۳۷ھ بالنو سینتیس
ہجری مین اور وفات بروز دوشنبہ چھٹی ماہ رجب ۶۳۳ھ ہجری مین
اور قبر شہر اجمیر مین واقع ہی قطعہ تاریخ خواجہ والا معین الدین کہ از انوار او
گشت روشن در دو عالم ماہتاب ملک ہند * محو شد در نور حق چون
آن مہ برج یقین * شد ندا از چرخ چارم آفتاب ملک ہند * ۶۳۳
ایضاً شاہ عبد العزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو اپنے
نانا شیخ رفیع الدین محمد سے اونکو اپنے والد شیخ قطب عالم سے
اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو شیخ نجم الحق سے اونکو شیخ عبد العزیز
سے اونکو سید عبد الوہاب بخاری سے اونکو سید صدر الدین راجو

قتال سے اونکو اپنے والد سید محمود سے اونکو اپنے والد سید جلال الدین
مخدوم جہانیان سے اونکو حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے اونکو
شیخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے
اونکو موافق سلسلۂ مذکور کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین راجو قتال
راجو ہندی نام ہی مشتق ہی راج سے بمعنی بادشاہی کے قتال النفس
کی ریاضت کے سبب سے کہتے ہین مخدوم جہانیان صاحب
خزینۃ الاصفیا وجہ مخدوم جہانیان کی خزانہ جلالی سے یون لکھتے ہین
(کہ وقتے شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی رحمۃ اللہ علیہ از آستانۂ
کرامت نشانہ دولتخانۂ خویش بیرون تشریف می آورد و قدم بر زینہ نہاد
حضرت مخدوم بتعجیل تمام خود را زیر زینۂ زیرین غلطانیدند بدین مراد کہ
قدم مبارک پیر روشن ضمیر بر سینۂ بے کینۂ وی آید چون شیخ این بدید
فرمود کہ بایستید دروازۂ نبوت بکلی مسدود هست باقی ماند رتبۂ ولایت شما
مرتبۂ خود بجائے رسانیدہ اید کہ مخدوم جہانیان شدہ اید این بگفت
و بدستِ حق پرستِ خود دستِ مخدوم گرفتہ استادہ کرد و سینۂ حق گنجینۂ
خویش ضم ساخت و نعمتِ وافر عطا فرمود پس ازان روز حضرت مخدوم بخطاب
مخدوم جہانیان مخاطب گشت) کذا دوسری کتابون مین دوسری وجہ بھی مرقوم
ہی واللہ اعلم چراغ دہلی آپکا لقب اسواسطے ہوا کہ آپ دہلی کے صاحب ارشاد تھے

ذکر مخدوم جہانیان

اور حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ اپنے اخیر وقت نعمت سجادۂ ملک
ہندوستان کو دو شخص پر تقسیم فرمایا ایک آپ اور آپکو کہا کی کہ نصیر الدین ما
چراغ دہلی است کہ دوسرے شیخ سراج الدین عثمان اودھی اونکو فرمایا
کی کہ سراج الدین ما آئینۂ ہندوستان است کہ **وفات آپکی** اٹھارویں
ماہ مبارک رمضان چاشت کے وقت جمعہ کے دن ۷۵۷ھ سات سو ستاون
ہجری ہین اور مزار آپکا شہر دہلی کے باہر چھہ کوس پر جنوب کیطرف مشہور
و معروف ہی صاحب خزینۃ الاصفیا نے تاریخ لکھی ہی کہ طالب اللہ واقف اسرار ۷۵۷
**ایضاً** شاہ عبد العزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو اپنے
والد شیخ عبد الرحیم سے اونکو سید عبد اللہ سے اونکو شیخ آدم بنوری
سے اونکو شیخ احمد سہرندی سے اونکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونکو
شیخ رکن الدین سے اونکو اپنے والد شیخ عبد القدوس گنگوہی سے
اونکو شیخ محمد بن عارف سے اونکو اپنے والد شیخ عارف سے اونکو
اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے اونکو شیخ جلال الدین پانی پتی سے
اونکو شیخ شمس الدین ترک سے اونکو حضرت مخدوم علی صابر سے اونکو
اپنے ماموں شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر سے اونکو موافق سند مذکور کے
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **گنگوہ** بر وزن انبوہ ایک قصبہ ہی بڑا دہلی سے
تخمیناً آٹھ منزل درمیان جانب شمال و غرب کے ضلع سہارنپور مین

۱۶ وفات شیخ عارف رحمۃ اللہ علیہ کی ۹۹۵ھ ہجری مین ہی عمر آپکی چالیس برس کی نقل ہی

۱۷ وفات جناب شیخ عبد الحق ردولوی کی پندرھوین جمادی الثانی ۸۳۷ھ ہجری مین ہی بعض ستائیس لکھتے ہین

۱۸ وفات شیخ جلال الدین پانی پتی کی تیرھوین ربیع الاول ۷۶۵ھ ہجری مین ہی مزار پانی پت مین واقع ہی

اوسکو پیران کنگوہ بھی کہتے ہین **وفات** حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب
شعبہ قدوسیہ کی سنہ ۹۴۵ نوسو پینتالیس ہجری ہین اور مزار پرانوار آپکا کنکوہ
مین واقع ہی آپکی تاریخ صاحب خزینۃ الاصفیا نے لکھی ہی ؎ اگر تاریخ ترحیلش
بخواہے ،، بگو قدوس شاہنشاہ اقطاب ،، ۹۴۵ **پانی پتھہ** بتقدیم بای فارسے
مفتوح وثالث نون وپنجم نیز باے فارسے ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے
لاہور کی جانب **صابر** حضرت مخدوم علاؤالدین علی کو صابر کہنے کی وجہ
صاحب سیرالاقطاب یون تحریر کرتے ہین کہ اوایل حال مین آپکو بارہ برس
خدمت مطبخ خاصہ اور قسمت لنگر فقرا پیشگاہ سے حضرت شیخ فرید گنج شکر
قدس سرہ کے مقرر تھی مگر بالتخصیص علحدہ آپکو ارشاد نہوا تھا کہ تو بھی اسی لنگر
سے کھایا کر بارہ برس تک آپ نے ایک لقمہ بھی طعام کا تناول نہ فرمایا
بعد ازان حضرت گنج شکر اس کیفیت سے مستفسر ہوے تو عرض کی کہ بلا اجازت
حضور کے کیا مجال ہی کہ ایک دانہ مطبخ عالی سے اپنے تصرف مین لاؤن
حضرت شیخ نے اس کمال صبر سے خوش ہوکر فرمایا کہ علاؤالدین علی احمد صابر
ہی اوس روز سے آپ اس خطاب سے مخاطب ہوے **وفات** آپکی
۱۳ تیرھوین ربیع الاول سنہ ۶۹۰ چھہ سو نوے ہجری مین **مخدوم** ۶۹۰ آپکے وصال کی تاریخ ہی
**مزار** آپکا کلیر مین ہی **کلیر** بروزن سرو راول ایک شہر تھا اندنون ویران ہوکر
بطور ایک دیہہ کے دہلی سے تخمیناً ساٹھہ منزل جانب شمال ضلع سہارنپور

مین ہی اوسکو بھی پیران کلیر کہتے ہین بسبب مزار پیران طریقت کے ہا
طریقہ سہروردیہ سے صنمارہ قلندر سبزدار ہمین نمائی ہا کہ دراز و دور
وندیم رہ و رسم پارسائی ہا یہ طریقہ مخدوم بہاؤالدین زکریا کی جانب سے
ہندوستان مین شایع ہوا اور شیخ نجیب الدین بزغش کی طرف سے
خراسان مین پس ملی خلافت اس طریقہ کی شاہ عبدالعزیز کو اپنے والد
شاہ ولی اللہ سے اونکو اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے اونکو سید عظمت اللہ
اکبرابادی سے اونکو اپنے والد شیخ عبداللطیف سے اونکو اپنے والد
شیخ عبدالرسول سے اونکو شیخ عبدالعزیز سے اونکو سید عبدالوہاب
بخاری سے اونکو سید صدرالدین راجو قتال سے اونکو سید جلال الدین
مخدوم جہانیان سے اونکو شیخ رکن الدین ابوالفتح سے اونکو اپنے والد
شیخ صدرالدین سے اونکو اپنے والد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے
اونکو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی سے رضی اللہ عنہم اجمعین
**ولادت** شیخ بہاؤالدین زکریا کی بقول صاحب سفینۃ الاولیا ۵۶۶ھ
پانسو چھیاسٹھ ہجری مین اور **وفات** بروز پنجشنبہ بعد ادای نماز
ظہر ساتوین ماہ صفر ۶۶۶ھ چھہ سو چھیاسٹھ ہجری مین **عمر** سو برس کی تھی
مزار پر انوار آپکا شہر ملتان کے حصار قدیم مین جلوہ گر ہی تاریخ وصال
شہباز بمقام علیین سہرورد بالضم و حرف چہارم واو مفتوح و حرف ششم

دال مہملہ نام ہی ایک شہر کا عراق عجم مین **ولادت** حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ کی ماہ رجب ۵۳۹ھ پانسو انتالیس ہجری مین اور **وفات**
غرہ ماہ محرم ۶۳۲ھ چھہ سو بتیس ہجری مین اور قبر آپکی اندرون شہر بغداد واقع ہی

**ایضاً** شاہ عبدالعزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو اپنے
اوستاد شیخ ابو طاہر مدنی سے اونکو اپنے والد شیخ ابراہیم کُردی سے
اونکو شیخ احمد قشاشی سے اونکو شیخ احمد شناوی سے اونکو اپنے والد
شیخ علی سے اونکو اپنے والد عبدالقدوس سے اونکو شیخ عبدالوہاب
شعراوی سے اونکو شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری سے اونکو شہاب احمد
سے اونکو شیخ زین الدین ابی بن ابو بکر بن محمد خوافی صاحب وصایای قدسیہ سے
اونکو شیخ نور الدین عبدالرحمن مصری سے اونکو شیخ جمال الدین یوسف
کورانی سے اونکو حسام الدین شمشیری اور نجم الدین اصفہانی سے
ان دونون کو شیخ نور الدین عبدالصمد سے اونکو شیخ نجیب الدین علی بن
بُزغُش سے اونکو عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے
رضی اللہ عنہم اجمعین **خوافہ** بفتح اول ایک ناحیہ ہی نیشاپور کا **کوران**
بضم کاف ایک قبیلہ ہی کردیونکا **بُزغُش** بضم بائے موحدہ وسکون
زائے معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ آپکا لقب ہی **وفات** نجیب الدین
بزغش کی ۶۷۸ھ چھہ سو اٹھتر مین قطب ولایت عالیجاہ آپکی وصال کی تاریخ ہی
۶۷۸

مزار آپکا شہر اسفراین میں ہی طریقہ کبرویہ سے منم کہ روی ترا
بی نقاب سی بینم ہا منم کہ بی شب و روز آفتاب سی بینم ہا اس طریقہ
کے بھی بہت شعبے ہیں اشہر اون شعبون کا آجکے دن ترکستان میں
اور کشمیر اور سوا اوسکے امیر سید علی ہمدانی کا شعبہ ہی اور نادر ترین اونکا
خرقہ کبرویہ ہی خواجہ نقشبند کی طرف سے پس ملی خلافت اس طریقہ کی
شاہ عبد العزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی
سے اونکو اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اونکو شیخ احمد قشاشی
سے اونکو شیخ احمد شناوی سے اونکو اپنے والد شیخ علی سے
اونکو اپنے والد عبد القدوس سے اونکو شیخ عبد الوہاب شعراوی سے
اونکو شیخ الاسلام زین الدین زکریا سے اونکو شمس محمد بن عمر واسطی سے
اونکو ابو العباس احمد زاہد سے اونکو شہاب دمشقی سے اونکو عبد الرحمن
شرقی سے اونکو احمد رود باری سے اونکو شیخ رضی الدین علی بن سعید
غزنوی المعروف بہ لالا سے اونکو مجد الدین بغدادی سے اونکو شیخ
نجم الدین کبری سے رضی اللہ عنہم اجمعین **واسط** ایک شہر ہی درمیان
کوفے اور بصرے کے **دمشق** بکسر دال و فتح میم و کسر ایک شہر ہی
مشہور پایہ تخت ملک شام کا **لالا** حضرت رضی الدین کے جد امجد
عبد الجلیل کا لقب ہی **وفات** آپکی تیسری ربیع الاول سنہ ۶۴۲ چھ سو

بیالیس ہجری مین اور قبر آپکی غزنی مین مابین روضہ سلطان محمود کے ہی
شہباز ہوا سے عالم قدس آپکی تاریخ ہی کبرای حضرت نجم الدین کا ٦٤٢
لقب اسواسطے ہوا کہ آپ اوائل جوانی مین جب تحصیل علم مین مشغول تھے
تو جبن کسی سے مناظرہ اور مباحثہ کرتے تو اوس پر غالب آتے تھے
اس سبب سے آپکو طامۃ الکبری کہتے تھے طامہ کا لفظ کثرت استعمال سے
حذف ہوا شہادت آپکی دسوین جمادی الاول ۶۱۸ھ چھہ سو
اٹھارہ ہجری مین چنگیز خان کے لشکر سے ہوی منصور کبری ٦١٨
صاحب خزینۃ الاصفیا نے تاریخ کہی ہی ایضاً شاہ عبدالعزیز کو
شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابوطاہر مدنی سے اونکو اپنے والد
شیخ ابراہیم کردی سے اونکو شیخ احمد قشاشی سے اونکو شیخ احمد
شناوی سے اونکو سید غضنفر بن جعفر نہروانی سے اونکو شیخ تاج الدین
عبدالرحمن بن مسعود کازرونی سے اونکو حافظ نورالدین احمد طاوسی سے
اونکو محقق شریف سید علی جرجانی سے اونکو خواجہ علاؤالدین عطار
سمرقندی سے اونکو خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند سے اونکو شیخ سلطان الدین
سے اونکو شیخ احمد مولانا سے اونکو شیخ بابا کمال حیدری سے
اونکو شیخ مقتدای نجم الدین کبری سے رضی اللہ عنہم اجمعین نہروان
بروزن رہروان ایک شہر کا نام ہی کازرون نام ہی ایک شہر کا

اور ایک ولایت ہی ملک فارس سے طاؤسی نسبت ہی طرف طاؤس
تابعی کے جُرجان بروزن سلطان معرب ہی گرگان کا وہ ایک
شہر ہی دار الملک استر اباد سے سمرقند معرب ہی سمر کند کا وہ ایک
شہر ہی ماوراء النہر مین ایضاً شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے
اونکو اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونکو سید عبد اللہ سے اونکو
شیخ آدم بنوری سے اونکو شیخ احمد سہرندی سے اونکو شیخ یعقوب
صیرفی کشمیری سے اونکو شیخ حسین خوارزمی سے اونکو شیخ حاجی محمد
بن صدیق خبوشانی سے اونکو شیخ شاہ علی بیداوازی سے اونکو
شیخ رشید الدین محمد بیداوازی سے اونکو سید عبد اللہ برزش آبادی
سے اونکو شیخ اسحق ختلانی سے اونکو امیر سید علی ہمدانی سے
اونکو شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مزدقانی سے اور شیخ
تقی الدین علی دوستی سمنانی سے ان دونون کو شیخ علاء الدولہ احمد
بن محمد سمنانی سے اونکو شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرقی اسفرائنی سے
اونکو شیخ جمال الدین احمد جورفانی سے اونکو شیخ رضی الدین علی لالا
سے اونکو حضرت شیخ نجم الدین کُبریٰ سے رضی اللہ عنہم اجمعین
صیرفی آپکا تخلص ہی کسی جا آپ نے صرفی بھی موزون کیا ہی اور
معنی صیرفی کے صرّاف کے ہین کہ کھوٹے سے کھرے کو پہچانے

خوارزم ایک شہر ہی مشہور ترکستان مین خبوشان بضمتین ایک
شہر ہی نیشاپور مین بیدواز باثانی مجہول بروزن پیشواز ایک پہاڑ
کا نام ہی ولایت ماوراء النہر سے ختلان بفتح اول وسکون ثانی
وثالث بالف کشیدہ ونون زدہ نام ہی ایک ولایت کا مضافات سے
بدخشان کے اب مشہور اوسکا نام کولاب ہی ہمدان بہ فتحتین ایک
شہر کا نام ہی ایران سے وفات آپکی چھٹی ذیحجہ ۷۸۶ھ سات سو ستر
ہجری مین اور قبر آپکی ختلان مین واقع ہی خزینۃ الاصفیا مین تاریخ
اعظمی سے مذکور ہی کہ اخیر کلام آپکا بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا اور وہی
آپکی تاریخ وصال بھی ہی قول دوم ہی قوی ہی سمنان بالکسر نام ہی
ایک شہر کا کسرقی اسفرائی کسرقی بفتح کاف وکسر سین مہملہ و
سکون رائے مہملہ وکسر قاف ایک موضع ہی توابع اسفراین سے
جورفانی بضم جیم وسکون واو ورائے مہملہ وفا ونون معرب ہی جوربان کا
بضم جیم وسکون واو ورائے مہملہ وبائے عجمی نام ہی ایک موضع کا
طریقہ مدینیہ اس طریقے کے بہت شعبے ہین اشہر اون شعبون کا
مغرب کے ملک مین شعبۂ مغاربیہ ہی اور حضرموت مین شعبۂ عیدروسیہ
ہی سید عبد اللہ عیدروس کبیر کی طرف سے پس ملی خلافت اس طریقہ
کی شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے

بیان طریقہ مدینیہ

شعبۂ مغاربیہ

اونکو شیخ الحرم مکی شیخ احمد نخلی اور شیخ عبد اللہ بن سالم البصری سے اونکو
شیخ عیسی مغربی سے اونکو شیخ سعید بن ابراہیم جزایری مفتی سے
اونکو شیخ المحققین سعید بن المقری سے اونکو ولی کامل احمد حجی وہرانی
سے اونکو شیخ الاسلام عارف باللہ سید ابراہیم تاری سے اونکو شیخ
طریقہ صالح موسی زواوی سے اونکو شیخ معمر محمد بن مخلص سے اونکو
شیخ مغلطائی بن فلیح سے اونکو ابو عبد اللہ عریان سے اونکو اپنے
والد شیخ جماعہ طویل سے اونکو شریف ابو محمد ناجوری سے اونکو قطب
ابو محمد صالح سے اونکو قطب الطریقہ شیخ ابو محمد مدین مغربی سے رضی اللہ
عنہم اجمعین **زواوی** نسبت ہی زواوہ کی طرف جو ایک بڑا قبیلہ ہی
**مدین** بفتح میم وسکون دال مہملہ وفتح یاے تحتانیہ وآخر نون ایک
گانوٗن ہی کہ جسمین حضرت شعیب علیہ السلام تھے **وفات** آپ کی
سنہ ۵۹۰ پانسو نود ہجری مین ہی **ایضاً** شاہ عبد العزیز کو شاہ
ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اونکو شیخ احمد نخلی سے
اونکو سید عبد الرحمن بن علی باعلوی سے اونکو سید عبد اللہ بن علوی
حداد سے اونکو سید محمد بن علوی نزیل مکہ سے اونکو سید عبد اللہ
بن علی صاحب الوہط سے اونکو شیخ بن عبد اللہ عیدروس مقبور
احمد آباد سے اونکو اپنے والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اونکو اپنے

چچا سید ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے اونکو اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبداللہ عیدروس
کبیر صاحب شعبۂ عیدروسیہ سے اونکو اپنے چچا سید عمر محضار سے اونکو اپنے والد سید
عبدالرحمن بن محمد سقاف سے اونکو اپنے والد محمد بن علی مولی الدویلہ سے اونکو اپنے والد علوی
بن محمد سے اونکو اپنے والد فقیہ مقدم محمد بن علی سے اونکو شیخ عبداللہ صالح مغربی
اور شیخ عبدالرحمن مقعد مغربی سے ان دونوں کو شیخ مقتدی ابومدین
مغربی سے رضی اللہ عنہم اجمعین و ہط بفتح واو وسکون ہا آخر طاء
مہملہ ایک قریہ ہی عدن کے نزدیک عدن بفتحتین ایک شہر ہی دریا کے
کنارے پر ملک یمن سے عیدروس لقب ہی حضرت سید
عفیف الدین عبداللہ کا بعد والی سب منسوب ہین اونھین کی طرف
تحقیق لفظ عیدروس کی اسطرح ہی کہ اصل مین یہ عیتروس بہ تقدیم
یاے تحتانے بر مثناۃ فوقانی شیر کے اسما سے ہی مشتق عترسہ سے
اور عترسہ کے معنے گرفت کرنا درشتی اور شدت سے بعد ازان وہ لفظ
عیدروس ہوا عین مہملہ مکسور یا ساکن اور دال مہملہ موقوف راے مضمومہ
واو ساکن سین مہملہ موقوف تاے فوقانی دال سے بدل کی گئی آپکا
لقب ہونے کی وجہ یہ ہی کہ ایک بزرگ کا وقت اخیر آیا تو اونکو خیال
ہوا کہ کسیکو اپنا سجادہ نشین کیجیے مگر آزما کر تو اوھوں نے اپنے
تصرف سے ابلیس کو پیکر انسانی مین عبا اور عمامہ پہنا کر مجلس مین

بٹھلاکر خلقت کو اس ارادے سے اذن عام دیا کہ جو اسکو پہچانے
وہ اس جاے سکے لایق ہی بہت خداشناس آئے مگر کسی نے
نہ پہچانا یک بیک ایک لڑکے کا اودھر سے گذر ہوا بیتاب اوس
مجلس مین آیا اور ابلیس لعین کو پول پکڑ کیا خلقت کو حیرت ہوئی کہ
اس لڑکے نے ایسے پیر مرد سے اسطرح کی بے ادبی کی اور صاحب
محفل مانع نہ ہوا کیا سبب ہی یہانتک کہ وہ شکل خیالی شیطانی غایب ہوئی
اور حیرت بڑھی بعد دفع ہونے اوس لعین کے لڑکے نے وہ راز
ظاہر کیا کہ ابلیس کو سجادۂ مشیخت پر دیکھکر مجھسے رہا نہ گیا جو کچھ اوسکے
ساتھ کرنا تھا کیا اوس بزرگ نے جو بات کہ بوڑھون مین مطلوب
تھی لڑکے مین پائی اور اوسکو اپنا قایم مقام کرکے کلاہ و خرقہ عنایت
کیا اوس دن سے اوس لڑکے کی ساتھ عیدروس کے شہرت
ہوئی کہ سبب خوف و دہشت شدت و درشتی سے دیو لعین پر حملہ کیا
اور اوس لڑکے کا نام نامی عفیف الدین سید عبداللہ ہی رحمۃ اللہ علیہ
یہ مضمون ہی انتباہ اور ترغیب السالک الی احسن المسالک مصنفۂ نواب
محمد مصطفیٰ خان بہادر مرحوم دہلوی المتخلص بہ شیفتہ و حسرتی کا
مولد و مدفن آپکا بلدہ ترین ہی ملک حضر موت سے **ولادت** سنہ ۸۱۱
آٹھسو گیارہ ہجری مین **عمر** پچپن سال کی اور **وفات** عشرۂ اول

ذیحجہ ۸۶۶ھ آٹھ سو چھیاسٹھ ہجری مین ہی محضار بکسر میم وسکون حای مہملہ
وفتح ضاد معجمہ آخر رای مہملہ آپکا لقب ہی بسبب سرعت حضور کے استغاثہ
کے وقت **سقّاف** سین مفتوح قاف مشدد مفتوح آخر فا آپکا لقب ہی
بسبب مبالغہ کے اپنے ستر حال مین **مولی الدویلہ** یعنے صاحب شہر
کہنہ **مقدّم** یعنے مقدم التربۃ پہلے مقبرے مین آپکی زیارت کرتے
ہین بعد ازان باقی سادات کی **طریقہ شاذلیہ** ملی خلافت اس طریقے کی
شاہ عبد العزیز کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی
سے اونکو اپنے والد شیخ ابراہیم کُردی سے اونکو شیخ احمد قشاشی
سے اونکو شیخ احمد شناوی سے اونکو احمد بن قاسم علامہ اور ولی
کبیر حسن اور شیخ ابراہیم علقمی اور محمد بن زین الدین سے ان سب کو
شیخ الاسلام کمال الدین طویل سے اونکو علامہ محمد بن محمد بن جزری سے
اونکو سید تاج الدین سبکی سے اونکو سید احمد بن عطاء اللہ الاسکندری
سے اونکو احمد ابو العباس مُرسی سے اونکو قطب ابو الحسن شاذلی سے
رضی اللہ عنہم اجمعین **سبکہ** ایک قریہ ہی ملک مصر مین **مُرس** بضم
اول وسکون ثانی وثالث مہملہ ایک قریہ ہی ملک مغرب مین **وفات**
آپکی اسکندریہ مین ۶۸۶ھ چھہ سو چھیاسی ہجری مین ہی **شاذلہ**
بشین وذال معجمہ ایک قریہ ہی افریقیہ کے قریب افریقیہ ایک بڑا شہر ہی

ملک مغرب مین وفات حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس سرہ کی
باتفاق اہل اخبار ۶۵۴ھ ہجری مین بعض نے چھپن ۶۵۶ بھی لکھے ہین مزار
آپکا بندر مخہ مین واقع ہے صاحب خزینۃ الاصفیا نے تاریخ رقم کی ہے
سال تاریخش بقول اہل حق ہا بو الحسن عارف امام دین بخوان ۶۵۶ الضیا

شجرہ شاذلیہ

شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے
اونکو شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم سے اونکو شیخ عیسی
مغربی سے اونکو ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزایری سے اونکو ابو عثمان
مقری سے اونکو ابو العباس احمد حجی وہرانی سے اونکو ابو سالم
تازی سے اونکو صالح بن موسی زواوی سے اونکو شیخ ابو عبد اللہ
محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے اونکو شیخ علاء الدین مغلطائی سے
اونکو سید زین الدین ابو بکر اور سید ابو عبد اللہ محمد بن سید ابو الحسن
شاذلی سے ان دونون کو قطب ابو الحسن شاذلی سے رضی اللہ عنہم اجمعین
ولادت شیخ علاء الدین مغلطائی کی ۶۸۹ھ چھہ سو نواسی ہجری مین
اور وفات ماہ شعبان ۷۶۲ھ سات سو باسٹھ ہجری مین ہے

بیان طریقہ شطاریہ

طریقہ شطاریہ اس طریقے کا اس ملک مین ایک ہی شعبہ ہے
شیخ محمد غوث گوالیری کی طرف سے اور حقیقت مین قبل شیخ محمد غوث
کے یہ طریقہ چندان شہرت نہ رکھتا تھا اول جو شخص کہ یہ طریقہ ہندوستان

مین اوس سے جاری ہوا سودہ شیخ عبداللہ شطاری ہی اور جو اس طریقے کو
ابتدا کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہی پس ملی خلافت اس طریقہ کی شاہ عبد العزیز کو
شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اونکو شیخ ابراہیم کردی سے
اونکو شیخ احمد قشاشی سے اونکو شیخ احمد شناوی سے اونکو سید صبغۃ اللہ
بھڑوچی سے اونکو شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی سے اونکو حضرت شیخ
محمد غوث گوالیری سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **وفات** حضرت سید
صبغۃ اللہ کی مدینہ منورہ مین سنہ ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ ہجری مین ہی **گوالیر**
ایک شہر ہی مضافات سے اکبراباد کے **وفات** آپکی پندرھوین ماہ
رمضان سنہ ۹۷۰ نو سو ستر ہجری مین مدت **عمر** آپکی اسی سال کی تھی
**قبر** آپکی گوالیر مین مشہور و معروف ہی اور **غوث بے لوث** ۹۷۰ آپکی
تاریخ ہی **ایضاً** شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سے اونکو شیخ احمد نخلی سے اونکو سید میر کلان سے اونکو شیخ
عیسی سندھی برہانپوری سے اونکو شیخ لشکر محمد سے اونکو شیخ
محمد غوث گوالیری سے رضی اللہ عنہم اجمعین **وفات** حضرت شیخ لشکر محمد
عارف کی برہانپور مین دوم ماہ شوال سنہ ۹۹۳ نو سو تیرانوے ہجری مین ہی
**ایضاً** شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ محمد سعید لاہوری
سے اونکو شیخ محمد اشرف لاہوری سے اونکو شیخ عبد الملک سے

اونکو شیخ بایزید ثانی سے اونکو شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی سے
اونکو شیخ محمد غوث سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **گجرات** ایک ملک
ہی توابع ہندوستان سے **وفات** حضرت شیخ وجیہ الدین علوی
گجراتی کی غرہ ماہ صفر ۹۹۸ھ نوسو اٹھانوے ہجری مین اور **مزار** آپ کا
شہر احمداباد گجرات مین مشہور ہی **فیض حق** آپکی تاریخ ہی **گلزار ابرار**
کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہی کہ ولادت آپ کی سنہ ۹۱۰ھ ہجری مین اور عمر
نود و پنجسال کی اور **وفات** سنہ ۹۹۰ھ نوسو ستانوے ہجری مین ہی
**وَاللہُ اَعلَمُ جاننا چاہیے** کہ طریقہ شطاریہ منسوب ہی حضرت
شیخ عبداللہ شطار کی طرف لفظ **شطار** کے معنی تیز رو کے ہین
اصطلاح صوفیہ مین علم شطار شغل باطنی کو کہتے ہین کہ اوسکے کسب سے
مرتبہ فنا فی اللہ کا اور بقا باللہ کا حاصل ہوتا ہی جب شیخ عبداللہ نے
شغل شطاریہ کو بریاضت تمام انجام دیا تو اس اسم سے موسوم ہوے
یعنے آپکے مرشد شیخ محمد علیہ الرحمہ نے شطاری مخاطب کرکے خرقہ
خلافت سے سرفراز کیا اور گلزار ابرار کے مصنف یون لکھتے ہین کہ برای
این سلسلہ را شطاری ازان خوانند کہ در سلوک شاہراہ طریقت از مشایخ
دیگر خانوادہا تیزتر و گرم روتر اند چنانکہ گفتہ اند اول قدم ایشان نہایت
قدم دیگر درویشان **معلوم رہے** کہ اسما ان طریقونکے بزرگون کے

اور جو شعبے کہ اون سے بہ دقت مستخرج ہوئے اونکے صاحبون تک
راقم نے لکھے ہین ہر ایک کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
تک بسبب طوالت تحریر کے نہین لکھا انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
مین مفصل مسطور ہی اور ہر ایک طریقے کے اذکار و اشغال اور مراقبات
وغیرہ علیحدہ علیحدہ بخوبی مذکور ہین جسکو شوق ہو وہ دیکھ لے اگر کہین اسما
مین سلاسل کے کوئی جسطرح کا خلاف پائین تو راقم کو معذور رکھین کیونکہ
متعدد نسخون سے فقط انتباہ کے راقم نے لکھا ہی اور کتب سے تحقیق کے
اسباب میسر نہ ہو سکے اور ایک شجرہ آپ کے طریقے کا شاہ عبد القادر صاحب
صوفی علیہ الرحمہ کے فرزند کے پاس دیکھنے مین آیا اوس سے کل تریپن طریقہ
کی خلافت و اجازت ثابت ہی اوسمین مداریہ طریقہ بھی ہی سند اوس
طریقے کی لکھی جاتی ہی پس ملی خلافت طریقہ مداریہ کی حضرت شاہ عبد العزیز
کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اونکو شیخ ابراہیم
کردی سے اونکو شیخ احمد قشاشی سے اونکو شیخ احمد شناوی سے
اونکو سید صبغۃ اللہ سے اونکو وجیہ الدین گجراتی سے اونکو محمد غوث
گوالیری سے اونکو شیخ ظہور حاجی حضور سے اونکو شیخ ہدایت اللہ سرمست
سے اونکو شیخ محمد قاضن سے اونکو شیخ حسام الدین مدار سے اونکو
حضرت شیخ الوقت بدیع الدین مدار سے اونکو شیخ بایزید بسطامی سے

اونکو خواجہ حبیب عجمی سے اونکو خواجہ حسن بصری سے اونکو سیدنا
امیر المومنین علی ابن ابو طالب کرّم اللہ وجہہ سے اونکو حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اگر غور کیا جاوے تو شاید اور بھی
شعبے نکل سکیں **سبحان اللہ** حضرت کی ذات بھی کیا جامع الکمالات
تھی بفحواے کلام عارف گرامی مولانا جامی قدس سرہٗ سے ہرچہ اسباب
جمال ست رخ خوب ترا، ہمہ بروجہ کمال ست کما لایخفی، **فائدہ جلیلہ**
اوسی کتاب بین (یعنے انتباہ ۱۲) مرقوم ہے **باید دانست** کہ یکے از نعم خداے تعالی
بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات آنست کہ تا امروز سلسلہاے
ایشان تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اوائل
امت را با اواخر امت در بعضے امور اختلاف بودہ باشد پس صوفیہ ارتباط ایشان
در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادّب بہ آداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ
وبیعت ودر زمن سید الطایفہ جنید بغدادی رضی رسم خرقہ ظاہر شد وبعد
ازان رسم بیعت پدید گشت وارتباط سلسلہ بہمہ این امور متحقق است واختلاف
صور ارتباط ضرر نمی کند وخرقہ وبیعت را اصلی ہست از سنت سنیہ
اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است عمامہ را
بعبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید اما بیعت پس وجود آن
واعتنا (اہتمام ۱۲) بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفیض یقینی است کما لایخفی

وعلمای کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث وحفظ آن در وعاء قلب

بود بعد از ان تصنیف کتب وقراءت ومناوله واجازت ووجادت آن پیدا شد

ارتباط سلسله همه این امور صحیح است واختلاف صور را اثرے نیست وهر یکے

ازین امور اصلی دارد از سنت سنیه اما قراءت پس اصلش قراءت عبد الله بن مسعود

وسوال اعرابی است ومناوله اصلش کتابت آنحضرت است باطراف بلدان ومناوله

صحیفه بعبد الله بن جحش وهمچنین اجازت ووجادت را اصول است که در کتب

اصول حدیث مبین میشود وبالجمله رسم قدیم صوفیه است که یاران خود را خرقه

می پوشانند از قلنسوه وعمامه وقمیص وقبا وردا وازار هر چه میسر شود ولبسه وجه

یکے خرقه اجازت چون خواهند که مجیے را از محبان خود اجازت طریقه دهند

واو را نایب خود کنند در تلقین وصحبت با طالبان واخذ بیعت واعطاء خرقه

او را خرقه دهند وشرط آن قابلیت این معنے است دیگر خرقه ارادت چون

عزیزے در زمره صوفیان داخل شد واعمال ایشان را بجد تمام پیش گرفت او را

خرقه عطا میکنند تا علامت دخول او باشد در طریقه صوفیه وشرط او رویه

جد وجهد است وتفرس استقامت او درین باب سوم خرقه تبرک چون

بر کسے مهربان شوند وخواهند که برکات غیر بران شامل حال او باشد او را خرقه

دهند بغیر ملاحظه شرطے پادشاه باشد یا امیر یا تاجر وهمچنین اخذ بیعت

بچند طریق باشد بیعت توبه از معاصی وآن عام است هر مسلمان را وبیعت تبرک

بدخول درسلسله صالحین و آن نیز عام است و بیعت تحکیم که شیخ را در سلوک طریقه
مجاهده برخود حکم سازد و بجد تمام این راه را سلوک نماید و این مخصوص باصحاب
ارادت ست انتهی ـــ اور انتباه فی سلاسل اولیاء الله مین جیسے سلاسل
طریقت مذکور هین ویسے سلاسل علم حدیث و حقایق و سلوک بهی مسطور هین
یعنے ان علوم کی هر یک کتاب کی سند اوسکے مصنف تک درج هی مگر اور
علوم ظاهر کے اسناد مندرج نهین اسواسطے یهان **قول الجمیل** اور
**امم لایقاظ الهمم** اور **امنوذج العلوم** سے لکهے جاتے هین
علوم ظاهر منجمله تفسیر و حدیث اور فقه و عقاید اور صرف و نحو اور کلام و اصول
و منطق وغیره پڑها حضرت مولانا شاه عبدالعزیز دهلوی نے اپنے والد ماجد
حضرت شاه ولی الله اور شاه محمد عاشق پهلتی اور بابا فضل الله کشمیری وغیره
سے یه دونون بزرگ عمده شاگرد هین حضرت شاه ولی الله کے اور حضرت
شاه ولی الله نے پڑها اپنے والد و مرشد شاه عبدالرحیم سے اونهون نے
چهوٹی کتابین اپنے بهائی ابو رضا محمد سے اور بڑی کتابین جناب
میر زاهد هروی سے جو مصنف هین حواشی مشهوره کے اونهون نے
میرزا فاضل سے اونهون نے ملا یوسف کوسج سے اونهون نے میرزا جان
وغیره سے اونهون نے محقق ملا جلال الدین دوانی سے اونهون نے
اپنے والد سعد الدین اسعد صدیقی دوانی اور محی الدین محمد انصاری کوشکناری

اور خواجہ حسن شاہ بقال وغیرہ سے یہ تینون بزرگوار ارشد تلامذہ سے ہین
سید شریف زین الملۃ والدین علی علامہ جُرجانی کے اور محقق جلال الدین نے
پڑھا تلامذہ سے علامہ سعد الدین تفتازانی کے بھی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
اور سید شریف زین الدین علی علامہ جُرجانی نے پڑھا علوم **عقلی** محقق
قطب الدین محمد رازی سے اونھون نے علامہ قطب الدین محمود بن مسعود
بن مُصلح شیرازی سے اونھون نے نصیر الدین طوسی سے اونھون نے
فرید الدین داماد نیشاپوری سے اونھون سید صدر الدین سرخسی سے اونھون
نے افضل الدین عیلانی سے اونھون نے ابو العباس ملوکری
سے اونھون نے شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن
سینا مدوّن علوم عقلی سے **وفات** میرزاہد ہروی کی سنہ ۱۱۱۱
گیارہ سو گیارہ ہجری مین ہے اور **مدفن** شہر کابل **وفات**
ملا جلال الدین دوانی کی سنہ ۹۰۹ نوسو نو ہجری مین ہے بعضون نے نوسو
سات یا آٹھ بھی لکھا ہے **مولد و مدفن** آپکا دوان ہے **وفات**
سید شریف زین الدین علامہ جُرجانی کی سنہ ۸۱۶ آٹھ سو سولہ ہجری مین ہے
**جُرجان** بروزن سلطان ایک شہر کا نام ہے دار الملک استراباد سے
**ولادت** سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی کی قریہ تفتازان مین ماہ صفر
سنہ ۷۲۲ سات سو بائیس ہجری مین اور **وفات** روز دوشنبہ

سند علوم عقلی

دوان ایران
دوان نام ہے ایک
ایران کا گاؤن
ایک دیہہ کا ۱۲
بعض اٹھ
اٹھارہ ہجری
مین

جرجان سوسیر
مشہور شہر

بائیسوین محرم سنہ ۷۹۲ سات سو بیانوے ہجری مین ہی بعض نے
نود و یک بھی لکھا ہی شہر سمرقند مین وہان سے نقل کرکے سرخس
مین بروز چہارشنبہ نوین جمادی الاول کو دفن کیا **وفات** قطب الدین
محمود شیرازی کی شہر تبریز مین بروز یکشنبہ سترھوین ماہ رمضان سنہ ۷۱۰
سات سو دس ہجری مین ہی **وفات** نصیر الدین طوسی کی ماہ ذیحجہ
اٹھاروین تاریخ سنہ ۶۷۲ چھ سو بہتر ہجری مین ہی
مدفن بغداد شریف **وفات** شیخ
الرئیس ابو علی سینا کی سنہ ۴۲۷ چارسو
ستائیس ہجری مین ہی **مولد**
شہر بخارا مین اور **مدفن**
شہر ہمدان ہی

## مقالۂ ششم در حالات خلفاء

اکثر حال اس مقالے کا آثار الصناوید سے مسطور ہی اوسکے سوا جو کیفیت ہی اوسمین راوی کا نام وغیرہ مذکور رہے
نام کتاب ہے ۱۲

## مقبول بارگاہ صمد حضرت شاہ سید احمد صاحب شہید قدس سرہٗ

جناب ہدایت مآب مظہر انوار نبوی منبع آثار مصطفوی سلالہ خاندان صلب طاہر
سید الاولیا اعنی سیدنا علی مرتضی نقاوۂ دودمان سبط اکبر
سند الاصفیا اعنی حسن مجتبے قدوۂ اصحاب شریعت زبدۂ ارباب طریقت
سراج المجبین تاج المحبوبین الامام الاوحد السید احمد طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ
مثواہ ابن سید محمد عرفان ابن سید محمد نور ابن سید محمد مہدی ابن سید محمد علم اللہ
ابن سید محمد فضیل ابن سید محمد معظم ابن سید احمد ابن سید محمود ابن سید
علاؤ الدین ابن سید قطب الدین ابن سید صدر الدین ابن سید زین الدین
ابن سید احمد ابن سید علی ابن سید قیام الدین ابن سید صدر الدین ابن
سید رکن الدین ابن سید نظام الدین ابن سید قطب الدین محمد الکرئے
ابن سید رشید الدین احمد المدنی ابن سید یوسف ابن سید عیسیٰ ابن سید حسن
ابن سید حسین مکنی بابی الحسن ابن سید جعفر ابن سید قاسم ابن سید
ابو محمد عبداللہ ابن حسن الاعور النقیب الجواد ابن محمد الثانی ابن ابو محمد
عبداللہ الاشتر ابن ابو محمد صاحب النفس الزکیہ ابن عبداللہ المحض ابن حسن مثنی

ابن حسن مجتبےٰ ابن امیر المومنین علی و سیدۃ النسار فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین
حُلیہ بلند قامت سرخ وسفید رنگ ریش و بروت سیاہ قوی ہیکل پیوستہ
ابرو خندان رو نہایت حسین وجمیل کمال درجے کے خلیق سادات عظام اور
مشایخ کرام سے تھے موطن اصلی آپکا رای بریلی ہی حکیم عبد القادر خانصاحب
علیہ الرحمہ شاہ جہان پوری نقشبندی مجددی منجملہ خلفاے طریقہ مظہریہ نے کہا
کہ سید محمد علم اللہ صاحب قدس سرہ جو آپکے اجداد مین ہین بڑے اولیاے
کرام سے اور نہایت متبع سنت مصطفویہ علیہ الصلوۃ والسلام تھے اور ہمعصر تھے
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے جب آپنے دختر کے نکاح کا
ارادہ کیا تو تلاش ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تو بی بی
خاتون قیامت رضی اللہ تعالی عنہا کے جہیز مین ایک پاٹ جکّی کا دیا تھا
مگر معلوم نہین کہ اوپر کا تھا یا نیچے کا اوسکی تحقیق کے واسطے مدینہ مُنورہ کو
تشریف لیگئے وہان بعد تحقیق جسطرح ثابت ہوا اوسیطرح آکر دختر نیک اختر
کا جہیز دیا اوایل حال مین حضرت سید احمد صاحب شوقِ طالب علمی مین وطن سے
وارد شاہ جہان آباد ہو کر حضرت بابرکت مولانا عبد القادر علیہ الرحمہ
کی خدمت سراسر افادت مین حاضر ہو کر اکبر آبادی مسجد مین فروکش ہوے
اور صرف ونحو مین فی الجملہ سواد حاصل کیا ازبسکہ ذوق درویشی اور مسکینی طینت
مین بھرا تھا اکثر خدمتِ مسجد اور اوسمقام کے واردون خصوصًا درویشان

پاک طینت کے جو دُور و دراز سے تحصیل علم باطن کے شوق مین جناب مولانا
عبدالقادر صاحب مغفور موصوف کی خدمت مین حاضر رہتے خاطرداری اور سرانجام
مہام مین ایسے بدل سرگرم ہوتے گویا اس امر کو اہم امور سمجھے ہوے تھے اور
اس زمانے مین بھی اپنی اوقات عزیز کو طاعتِ الٰہی مین ایسا مصروف کیا تھا کہ
گوشہ نشینون سے بھی اسطرح کی حضور قلب سے ظہور مین نہ آتی اکثر مولانا مغفور
علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ اس بزرگ کے احوال سے آثارِ کمال ظاہر ہوتے ہین
اور بادہ اس سعادت منش کا ترقی مدارج عُلیا کا قابل نظر آتا ہی اوسی اثنا مین سرگروہ
علماے انام اُسوۂ اولیاے عظام جامع کمالات ظاہری و باطنی مولوی معنوی
خادم حدیث شریفِ نبوی حضرت مولانا **شاہ عبدالعزیز دہلوی**
قدس سرہ العزیز سے بیعت کا ارادہ کیا جب اونکی خدمت کثیر البرکت مین
حاضر ہوے تو حضرت ممدوح نے کہ اونکے حالات سے واقف تھے فرمایا کہ اگرچہ
حق جل و علا نے اس اوصاف باطن کو اختیار طریقہ رشد و ہدایت کے باب مین واسطے
کا محتاج نہین رکھا مگر اہل ظاہر کے نزدیک ہر چیز کے واسطے ایک سبب ضرور
ہی رفع حجت کے واسطے کچھ مضایقہ نہین پھر آپنے مولانا ے موصوف سے طریقہ
**نقشبندیہ** مین بیعت کی توجہ اور تربیت سے حضرت کی بہرور ہوے
بعد چند مدت کے سفر اختیار کیا ازبسکہ مقامات عالی روز بروز کھلتے جاتے
تھے اور مراتبِ عُلیا آناً فاناً ترقی مین تھے اس دولت بے زوال سے اہل ظاہر کو

آگاہی ہوتی چلی اور ہر طرف سے لوگون نے ہجوم کیا کسی نے بیعت اور کسی
نے رواے حاجت سے سوال کرنا شروع کیا چونکہ اخفاے حال اور ستر احوال
منظور تھا خیال مین یہ آیا کہ اگر اہل دنیا کے لباس سے ملبس ہو کر علم باطن کی
تحصیل اور تکمیل کی جاے تو یہ ہجوم عوام کا جمعیت اوقات مین خلل انداز نہو گا اس
خیال سے ٹونک کی طرف تشریف لیگئے اور نواب میر خان مغفور کی رفاقت مین
چندے بسر کی از بسکہ شجاعت اور جوانمردی سادات صحیح النسب کا جوہر ہی
اوس اثنا مین تردداتِ عظیمہ آپ سے ظاہر ہوے اور اکثرون کو ہدایت کی راہ
بھی آپ سے حاصل ہوئی جب اس عرصے مین جمیع مراتب کی تکمیل ہو گئی آپ ترک دنیا
کر کے پھر شاہجہان آباد مین تشریف لائے اور مسجد اکبرابادی مین وارد ہوے
ایک حجرے مین اوس مسجد کے آٹھ پہر دروازہ بند کر کے یاد الٰہی مین مشغول رہتے

**میر حسن علی عرف شاہ جی صاحب سلمہ اللہ تعالی** کہتے ہین کہ آپ
فقط بوقت نماز باہر تشریف لاتے نماز جماعت سے ادا کر کے پھر حجرے مین
چلے جاتے اور حضرت پیر و مرشد یعنے مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ ہر ہفتہ مین
ایکبار پہر سوا پہر دن چڑھے وہان آتے اور آپ حجرے سے باہر نکلتے دونون
بزرگوار آفتاب و ماہتاب کے مانند صحن مسجد مین چندے جلوہ افروز رہتے اور
وہی وقت تھا ارشاد و تعلیم کا بعدہٗ جناب مولانا صاحب مکان کو تشریف فرما ہوتے
اور آپ حجرے مین چلے جاتے جب تک آپ اوس مسجد مین تشریف رکھتے تھے

دو وقت حضرت مولانا کے مکان سے روٹی اور ٹھلیا پانی آپ کے واسطے
جاتا تھا چنانچہ یہ خدمتِ خاص شاہ جی صاحب موصوف کے ذمہ پر تھی اور کبھی
کبھی شاہ عبدالقادر صاحب صوفی حیدرابادی بھی یہ خدمت بجا لاتے تھے انتہیٰ
اس اثنا مین مولانا عبدالقادر صاحب علیہ الرحمہ کا انتقال ہو چکا تھا اور مولوی
محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمہ قایم مقام علوم رسمی کے درس و تدریس مین مصروف
تھے اور اہل باطن کی طرف چندان ملتفت نہوتے تھے جب اِس دفعہ آپ کی
تشریف فرمائی سے مردم شہر مین ایک غلغلہ پڑ گیا تھا اور طالب فیض باطن کی
کثرت سے ہجوم کرنے لگے ایکبار مولوی صاحب موصوف نے باتفاق مولانا
عبدالحی علیہ الرحمہ کے آپ کی خدمت بابرکت مین جاکر عرض کیا کہ ہمکو نماز حضور قلب
سے کبھی میسر نہوئی اگر آپکی ہدایت سے یہ امر حاصل ہو جاوے تو عین مُدعا ہی
آپنے کشف باطن سے معلوم کیا کہ یہ بطریق امتحان اسطرح کہتے ہین تبسم
کیا اور فرمایا کہ مولانا آج شب کو اس حجرے مین تشریف لاؤ شاید یہ بات
ظہور مین آجائے اونکو زیادہ استعجاب ہوا اور شب کو دونون صاحب تشریف
لیگئے حضرت نے اپنے ساتھ اونکو نماز مین کھڑا کیا جب نماز پڑھ چکے
تو فرمایا کہ اب جدا جدا نیت باندھ کر ایک ایک دوگانہ علیحدہ ادا کرو یہ جب کھڑے
ہوئے تو اسطرح استغراق ہوا کہ دو رکعت ہی مین شب بسر ہو گئی جب یہ فیض
باطن مشاہدہ کیا تو صبح کو دونون صاحبون نے بیعت کی اور یہان تک آپ کی

نفش برداری مین حاضر رہے کہ نفش برداری کو فخر جانتے تھے چند روز کے
بعد آپ نے فرمایا کہ مولانا مشیت الٰہی مین یہ ہی کہ تمکو تکمیل اس علم کی اور تتمیم ان
مراتب کی سفر مین حاصل ہو اونکو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ کا سفر کیا شاہ جی صاحب
جو اوس سفر مین ہمراہ رکاب تھے کہتے ہین کہ سات سو ستر آدمی کو اونکے
مایحتاج کے متکفل ہوکر ہمراہ لیے بریلی اور لکھنو اور کانپور اور الہ اباد اور بنارس
وغیرہ ہوتے ہوے کلکتے مین تشریف لاے اثنای راہ مین لاکھون آدمی کیا
مولوی کیا مشایخ آپ سے بیعت کیے جو آپ سے ملتا تھا نہایت معتقد ہوتا تھا
اور اپنے مقاصد دلی حاصل کرتا تھا الہ اباد کے بڑے نامی مشایخون سے
شاہ اجمل کے دایرے والے بہت سے بیعت کیے کلکتے مین تین ماہ کے
قریب رہے **انتہی** اور آپ جو ترویج رسوم شرعیہ اور امر بالمعروف بہت
کرتے تھے منہیات کا رواج قدوم سعادت لزوم کی برکت سے اکثر اطراف سے
اوٹھہ گیا طرفہ یہ ہی کہ شہر کلکتے مین جب تک آپ تشریف رکھے شراب مطلق
نہ بکنے پائی کلال خانہ بند رہا اور اوس نواح مین آپکے مریدون کی کثرت
لاکھون سے گذر گئی اور آپ کے اکثر خلفا کو قطب اور اوتاد کا مرتبہ حاصل ہوا
**مولوی عبد الاحد ابو سعد نے جو مولوی عبد الکریم کے استفتا**
متضمن مسئلہ وحدۃ الوجود کا ۱۲۴۲ء بارہ سو بیالیس ہجری مین جواب لکھا ہی
اور وہ طبع بھی ہوا ہی اوسمین مرقوم ہی کہ حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ کے

ہاتھ پر چالیس ہزار سے تو کم نہین بلکہ زیادہ ہندو وغیرہ کفار مسلمان ہوے اور
تیس لاکھہ آدمی بیعت سے مشرف ہوے انتہی اور آپکے خلفا بھی بیشمار
ہین اونمین سے چند جو مشہور ہر بلاد و امصار ہین اونکے اسما بموجب ایماے
شاہ جی صاحب اور حاجی محمد حسین صاحب سہارنپوری وغیرہ
کے درج ہوتے ہین ان خلفا مین شاگرد و مرید حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب
قدس سرہ کے بھی شریک ہین مولانا مولوی عبدالحی صاحب داماد حضرت
شاہ عبدالعزیز و مولوی عبدالغنی برادر خرد حضرت شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہما
مولوی محمد اسمعیل شہید ابن مولوی عبدالغنی ابن مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
قدس اللہ سرہم مولوی مخصوص اللہ ابن مولانا رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی مولوی سید محبوب علی دہلوی ان حضرات کے حالات مختصر مختصر
آثار الصنادید مین درج ہین مولانا حیدر علی رامپوری مولوی محمد علی رامپوری
مولوی ولایت علی عظیم آبادی مولوی حمید الدین پھلتی ابن مولوی معین الدین خلیفہ
حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ مولوی حافظ قطب الدین پھلتی برادر
مولوی حمید الدین مذکور مولوی خدا بخش میرٹھی مولوی محمد یوسف پھلتی کہ انکو خزانہ داری
کی بھی خدمت تھی حافظ حمد الدین پھلتی برادر مولوی معین الدین مسطور قاضی عماد الدین
حکیم مغیث الدین سہارنپوری آخوند شاہ محمد ولایتی منشی ظہور علی پیرجی محمود شاہ
نبیرہ حضرت شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی حکیم غلام سبحانی جھنجھانوی آخوند عبدالعظیم خان

مفتی الٰہی بخش ساکن کاندلہ شاگرد رشید حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ جنہوں نے
سالِ ششم دفتر مثنوی مولانا روم قدس سرہٗ کا لکھا ہی اوسکا قصہ مقالہ دوم مین مذکور
ہو چکا اور اوسی سالوین دفتر کو اختتام کہتے ہین جو شرح بحر العلوم وغیرہ کے
ساتھ طبع ہوا ہی شروع اوسکا یہ ہی ؎ جذبِ ذوق وشوقِ مولانا حسام ؛؛
می کشد ما را بسوے اختتام ؛؛ اختتامِ مثنویِ معنوی ؛؛ میکشد جانرا براہِ مستوی ؛؛
می تراود خود بخود از لب سخن ؛؛ انچہ خواہی ای ضیاء الدین بکن ؛؛ اور جناب
مولوی مفتی الٰہی بخش صاحب موصوف نے ترجمہ بھی مثنوی کا شروع کیا تھا
ہزار شعر ہو چکے تھے کہ آپکا انتقال ہوا اور اسکی ابتدا یہ ہی ؎
سُنیو نَے سے کیون حکایت کرتی ہی ؛؛ اور جدائی سے شکایت کرتی ہی ؛؛
جب سے کی ہی کاٹ کر بن سے جدا ؛؛ جسکے مونہہ لگتی ہی نالان ہی سدا ؛؛ بعد ازان
آپکے فرزند ارجمند مولوی ابو الحسن صاحب نے ترجمہ ایک ہزار شعر کا اور لکھا کہ اونکا
بھی انتقال ہوا مفتی صاحب مُعز کا مقولہ مشہور ہی کہ حضرت آج تک جو ساٹھ برس
سے پیسا تھا سو وہ دنیا ہی تھا اب آپ کی توجہ سے مَیدا ہوا اور حضرت
سید احمد صاحب کی نعلین برداری کو اپنا شرف جانتے تھے حاجی شاہ عبد الرحیم
ولایتی شہید میانجی شاہ نور محمد جھنجھانوی درینولا ان بزرگ سے آپکا طریقہ
عرب اور ہند مین بنسبت اور خلفا کے بہت جاری ہی چنانچہ خدا آگاہ مولوی
حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الحال جو مکہ معظمہ مین حاضر ہین وہ آپ ہی کے

خلیفہ ہین اور اونکے خلفا ہندوستان مین مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور
مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی وغیرہ خلقت کی ہدایت مین مصروف ہین میانجی
شاہ نور محمد کو حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی سے بھی اول خلافت تھی بعدہ حضرت سے
حاصل کی اور شہید موصوف کو دوسرے بزرگ سے بھی طریقہ حاصل تھا مگر تکمیل
کمال حضرت سید صاحب کی خدمت عالی مین ہوی اور منصب شہادت آپ ہی کے رکاب
مین پایا کتاب ضیاء القلوب مصنفہ مولوی حاجی امداد اللہ صاحب موصوف سے
بھی یہ مضمون کچھ ثابت ہوتا ہی مولوی حاجی سخاوت علی جونپوری مولوی کرامت علی جونپوری
صاحب مفتاح الجنۃ مولوی شجاعت علی عظیم آبادی مولوی فخر الدین صاحب سہارنپوری
مولوی نصیر الدین دہلوی داماد مولانا اسحٰق صاحب مولوی خرم علی بلہوری صاحب تصانیف
کثیرہ مانند غایۃ الاوطار شرح در المختار وتحفۃ الاخیار شرح مشارق الانوار
وشفاء العلیل وغیرہا مولوی سید اولاد حسن قنوجی بابا عبد القدوس کشمیری
مولوی شہاب الدین ساکن بٹالہ میان فضل سیالکوٹی امام الدین حافظ محمد صدیق
صوفی نور محمد سید عبد اللہ ولد سید بہادر علی مولوی اکرام الدین دہلوی صاحب تفسیر
سورہ فاتحہ مولوی عبد اللہ بنارسی مولوی شاہ لطف اللہ سلونی انکو جناب سید صاحب
نے اپنا تاج عنایت کیا تھا کلکتے کو جاتے وقت بریلی مین اپنے قایم مقام
کرکے فرمایا کہ جسکو کچھ پوچھنا ہو سو انسے پوچھے مولوی نظام الدین دہلوی نے
قاضی یوسف مُرکی مولوی عبد الحلیم ہردو ساکن بمبئی مولوی شیخ جیون مولوی عبد الجلیل

ساکن کول مولوی حاجی سید قاسم ساکن نصیر آباد متصل جایس کے انکو جناب سید صاحب
سے قرابت بھی تھی میر احمد علی ان کے بزرگ کا انتقال راہی ویلور مین ہوا رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین ان خلفا مین سے حضرت سید صاحب قدس سرہ نے اثنائے جہاد
مین کہ بیان اوسکا انشاء اللہ تعالی قریب آویگا چند اشخاص کو جو ترکی اور فارسی
جاننے والے تھے دعوت الی اللہ اور اعانت جہاد کے واسطے ترکستان کی طرف
روانہ فرمایا اور چند اشخاص کو ہندوستان کی جانب مولوی سخاوت علی اور مولوی کرامت علی
کو کلکتے کی طرف مولوی ولایت علی اور مولوی محمد علی کو دکن کی سمت مولوی خرم علی
اور ایک دوسرے بزرگ کو دہلی کی نواح مین جو ترکستان کی طرف روانہ ہوئے تھے
اونمین سے ایک بابا عبد القدوس بھی ہین مولوی شہاب الدین اور میان فضل کو
کہ یہ دونون پنجاب کے بڑے معزز مشایخون سے تھے رنجیت سنگہ کے پاس
اپنی طرف سے وکیل مقرر کرکے بھیجا کرتے تھے اوسکے پاس سے دو سکھ حضرت کی
خدمت مین حاضر ہوئے تھے رنجیت سنگہ نے حضرت سے اقرار کیا تھا کہ میری چند
شرطین قبول فرمائیے تو مسلمان ہوتا ہون ایک تو یہ کہ ہم لوگون کے ختنہ نکرنا
بعد جو پیدا ہوسنگے اونکا اختیار ہی اور ہم لوگون کو ذلیل نہ جاننا آپس مین شادی
بیاہ ہونا اور بادشاہت میری رہے اور دو شرطین تھین کہ راقم کو یاد نہین
حضرت نے سب شرطین بذریعہ تحریر قبول فرمائین شادی بیاہ کے سبب فرمایا کہ تم مسلمان
ہوگے تو مین اپنی بیٹی جسکو کہوگے اوس مسلمان کو دونگا اور بادشاہت سے مجھے

کچھ علاقہ نہین مگر فتوی وین کے موافق میرا جاری رہیگا یہ بھی تم لوگون کو علم آنے تک
جب تم دین کے علم سے واقف ہوگے تم ہی فتوا دینا اور مین خود تمھاری رکاب مین اچلونگا
حاصل کلام جو مشیتِ ایزدی مین تھا وہ ہوا اور انھین خلفا سے دو شخص کو سندھ
اور بلوچستان کی طرف روانہ کیا تھا ترکستان وغیرہ سے نامے فرمان برداری
اور اطاعت فی سبیل اللہ کے آئے تھے اور کاغان کا حاکم مسمی اکبر شاہ نے
اپنی دختر کو حضرت سید صاحب کی خدمت مین روانہ کر کے نکاح مین دیا چنانچہ
وہ بی بی اب تک ٹونک کے قافلے مین بقید حیات ہین والی ٹونک تمام وجہ سے
خدمت گزار ہی اور ہندوستان وغیرہ مین بھی آپ کے خلفا سے بہت فیض ہوا
لاکھون آدمی واصل الی اللہ ہوئے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ
نے اپنے خاندان کے تمام صغار و کبار کو جناب سید احمد صاحب سے بیعت
کروائی تھی وقت روانگی مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا و تعظیما کے حضرت مولانا نے بعز
بذات خود دہلی کے باہر تک تشریف فرما ہو کر رخصت کیا تھا یہ سفر ماہ شوال یا
ذیقعدہ ۱۲۳۶ سن بارہ سو چھتیس ہجری مین واقع ہوا تھا الحاصل مکہ معظمہ مین
قریب چار ماہ کے اور مدینہ منورہ مین زیادہ چالیس دن سے رہکر حج اور سعادت
زیارت سے مشرف ہوئے وہان بھی خلقتِ خدا کو آپ کی ذات فایض البرکات
سے اور آپ کے خلفا سے بہت فیض حاصل ہوا تھی مولوی عبد الاحد ابو سعید
لکھتے ہین (چنانچہ عبد اللہ سراج جو اوسوقت کے مکہ معظمہ مین شیخ العلما تھے

مولانا محمد اسمعیل شہید کے روبرو دو زانو بیٹھکر اپنے شبہات علمی پوچھتے تھے
اور خصوص علم مناظرہ مولانائے شہید ہی سے دیکھا ہی انتہیٰ پھر جناب سید احمد صاحب
وہان سے ہندوستان کو تشریف لائے اور کشف باطن سے معلوم ہوا تھا کہ آپ کو
مع اکثر مومنین پاک اعتقاد کے سعادت شہادت حاصل ہونے والی ہی مولانا اسمعیل
اور مولانا عبدالحی کو اجازت ہوی کہ اطراف ہندوستان مین وعظ کہو اور بیشتر
جہاد اور فضیلت شہادت بیان کرو ہرچند یہ اسکا منشا نجانتے تھے اور پی
نہ لیکئے تھے کہ اس ارشاد کا سبب کیا ہی مگر چونکہ مرید با اخلاص تھے سر مو تجاوز
نکیا اور فرمان بجا لائے اونکے وعظ سے لاکھون آدمی شاہ راہ ہدایت پر آئے
اور شوق ما ہو الحق دل مین جم گیا اور جہاد کی فضیلت ذہنون مین بیٹھ گئی اور خود
بخود چاہنے لگے کہ اگر جان و مال راہ الٰہی مین صرف ہو تو عین سعادت ہی
بعد مدت کے ان بزرگون کو حضرت نے لکھا کہ اب ہمارے پاس چلے آؤ یہ تو جان نثار تھے بمجرد
حکم کے مشتاقین وعظ کو نیم جان چھوڑ کر خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور
آپ اونکو ہمراہ لیکر کوہستان کی طرف چلے گئے اور یہ ہنوز اس منشا سے
واقف نہین جب پنجتار مین وارد ہوے تو قوم افغان باآنکہ وحوش سے کم نہین
حضرت کے ایسے معتقد ہوے کہ آپکے ہاتھ پر بیعت امامت کی اور عہد کیا کہ اگر حضرت
جہاد کرین تو ہم سرفروشی پر حاضر ہین آپنے سکھون کی قوم پر جہاد قایم کیا مردم ہندوستان
اس خبر کے سننے سے اطراف وجوانب سے راہی ہوے اور سوائے قوم افاغنہ کے

رجعت ہندوستان

پنجتار مین پہنچنا ۱۲۴۲ ہجری و جہاد سکھون سے
پنجتار علاقہ یاغستان ضلع پشاور مین ہے وقائع سرداران

مردم ہندوستانی چودہ پندرہ ہزار جمع ہوے اور خطبہ آپکے نام کا پڑھا گیا
دور دور نام ہوگیا چند منزل تک عشر جو طریقہ اسلام مین ایک نوع خراج کی ہی
آپکے پاس آنے لگا پشاور اور بعض دوسرے مکان سکھ کی عملداری سے نکل کر
غازیان اسلام کے تصرف مین آگئے سکھون کے باوجود اوس شوکت وشان
ظاہری کے آپکا ایسا رعب دلین بیٹھ گیا کچھ ملک دینے پر راضی ہوے سچ ہی
مصرع ہیبت حق است این از خلق نیست، لیکن حضرت کو ترویج اسلام منظور
تھی قبول نکیا کئی سال تک یعنے پانچ سال کامل یہی سلسلہ چلا گیا چار لڑائیان بڑی
بڑی کہ جسمین غازی بھی اکثر بیس پچیس ہزار سے زیادہ ہوتے تھے فتح ہوئین
اور یہ لڑائیان اس ضابطہ کی تھین کہ کسی کی جماعت سے نماز قضا نہین ہوتی تھی
اور مولوی عبد الحی علیہ الرحمہ نے بیماری جسمی سے سفر آخرت اختیار کیا اور یہ واقعہ
ہشتم ماہ شعبان ۱۲۴۳ ہجری مین بروز یکشنبہ بعد طلوع آفتاب ضلع صاد موضع خارا
مین ہوا اور اخیر کلمہ آپ کی زبان پر الحقنی برفیق الاعلیٰ تھا جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا تھا بعد اوسکے جو کہ قوم افاغنہ بندۂ زر اور
نہایت طامع ہین سکھون کی اغوا سے آپ سے منحرف ہوگئے اور عین معرکۂ
جنگ مین دغا کی اور آپنے اکثر اہل ہند کو پیشتر ہی رخصت کیا تھا از بسکہ
مشیت الٰہی مین دولت شہادت آپ کے نصیب مین تھی قریب بالاکوٹ کے
کہ ایک قلعہ ہی نواح پشاور مین حضرت نے مع مولوی محمد اسمعیل اور اکثر مومنین صاف

وفات مولانا عبد الحی علیہ الرحمہ

شہادت حضرت سید احمد بریلوی ... مولوی اسمعیل

اعتقاد کے ایک ہی دن شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
شاہ جی صاحب فرماتے ہین کہ بالاکوٹ سے تین کوس پر حضرت کے
اور مولوی محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہما کے دونون مزار کچی مٹی کے بنے ہوے
ہین دونون مزارون کے درمیان ایک چبوترہ گنج شہیدان کا ہی یہ مزار بن
اور چبوترہ شیر سنگہ ولد رنجیت سنگہ کا بنایا ہوا ہی کہ اوسی سے اخیر جنگ ہوی
تھی اور رنجیت سنگہ نے تین ہزار روپی سالانہ کے دیہات وہان کے مصارف
کے واسطے مقرر کر دیے تھے انگریزون نے بھی ابتک جاری رکھا ہی حاکم وقت
کی طرف سے وہ رقم سالانہ مصارف مین صرف ہوتی ہی اور ایک خادم ولایتی حضرت کا
وہان متولی ہی اوسکو بھی معاش اوسی رقم سے حاکم نے مقرر کر دی ہی جو معتقد
پاک اعتقاد وہان جاتے ہین اپنے اپنے مقاصد پاتے ہین سلسلہ فیضان
باطن کا الی الآن ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا
بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ کی یہی شان ہی بعضون نے جو مشہور کر رکھا ہی
کہ حضرت سید احمد صاحب کی لاش گم ہو گئی یا آپ شہید نہین ہوے غایب ہو گئے
یہ سب غلط محض ہی معلوم نہین کہ بعض لوگون نے کس نیت سے یہ غلغلہ اوٹھایا تھا
یہان تک بعض نالایق طمع دنیا کے واسطے ولایت مین ایک پہاڑ کے درے
مین ایک پتلا بنا رکھکر خلایق کو فریب دیتے تھے کہ حضرت اندر موجود ہین
نعوذ باللہ منہا دونون مزار پر انوار وہان موجود ہین یُزَارُ وَیُتَبَارَکُ اور یہ واقعہ

واقعہ بست و چہارم ماہ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ بارہ سو چھیالیس سال مین ہوا ہی چنانچہ شہید شد
شہید شد آپکی شہادت کی تاریخ ہی شاہ جی صاحب معز سلمہ کچھ تفصیل اس اجمال
کی یون بیان فرماتے ہین کہ پیر محمد خان اور فتح محمد خان دونون بھائی دوست محمد خان کے
رنجیت سنگہ نے اونکو گرفتار کرکے لاہور مین مقید کیا تھا بعد چندے اون دونونکو
اپنی طرف سے پشاور کا حاکم کرکے روانہ کیا اور اونکے جورو بچون کو اپنی اطمینان
کے لیے لاہور مین رکھا تھا جب پشاور فتح ہوا اور غازیون کے قبضے مین آیا تو
حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ نے بھی اون دونون بھائیون کو اپنی طرف سے
حاکم کیا اگرچہ اوسوقت بعض اہل پشاور اور وہان کے اکابر حضرت کو مانع ہوے
کہ انکو آپ حاکم نہ کیجیے کسی اور ہندوستانی کو حاکم فرمایئے کیونکہ انکے لڑکے
بچے لاہور مین رنجیت سنگہ کے قبضے مین ہین یہ لوگ آپسے دغا کرین کے انکے
قول و فعل کا اعتبار نہین کیونکہ انھون نے اپنے بادشاہ (یعنے شجاع الملک ۱۲) سے بیوفائی کی ہی
اور یہ قوم بارک زئی ہی انکی بیوفائی مشہور ہی حضرت نے فرمایا کہ ہم ملک گیری اور
حکومت کے واسطے نہین آئے ہین انھون نے ہم سے بیعت جہاد کی ہی اور
اونکے لڑکے بچون کا خدا نگاہبان ہی حاصل کلام اونھین کو حاکم کیا اور وہی حاکم
رہے پندرہ سولہ ہزار ہندوستانی جو ہمراہ رکاب باسعادت تھے اون سب کو
حضرت نے معلوم نہین کیا مصلحت تھی رخصت کیا قریب دو ہزار کے اہل ہند
رہ گئے ور انولا اکابر علماے پشاور جیسے مولوی حافظ محمد عظیم صاحب نابینا

وغیرہ نے مولوی نظام الدین صاحب دہلوی سے جو حضرت کی طرف سے وہان کے قاضی اور محتسب تھے عرض کی کہ حضرت یہان ایک بُری رسم باقی رہی ہی کہ باکرہ عورتون کے چالیس چالیس پچاس پچاس برس تک شادی یعنے نکاح نہین کردیتے یہ فقط جہالت ہی آپ اس باتکا بندوبست ایسا کیجیے کہ کسی طور نکاح جاری ہوجاوے مولوی نظام الدین صاحب نے حضرت سید صاحب کو لکھا اور اجازت چاہی حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا کہ بالفعل اس امر مین انکو تشدد نکرو اوسی حالت پر رہنے دو اتنی ہی بات بس ہی جو خدا کی راہ مین سب طرح سے وہ ہماری کمک کرتے ہین یہ جواب باصواب اون اکابر کو مولوی صاحب نے سُنا دیا پھر وہ اکابر باعث ہوے کہ یہ کیا بات ہی آپ ضرور اس امر کا اعلان کرنا اور قید بھی مقرر ہو کہ اس مدت مین یہ کام کیا جاوے آخرالامر اون لوگون کے اصرار سے آپنے جمعہ کو خطبہ پڑھا اور بُرائی نکاح نکردینے کی اور بھلائی نکاح کردینے کی بیان کی اور یہ بھی حکم دیا کہ چالیس دنکی مدت مین اگر کوئی عورت بالغہ قابل نکاح کے باقی رہیگی تو حاکم کی طرف سے تمھارے ہی اقربا مین نکاح شرعی کردیا جائیگا بس اس اعلان کے ہوتے ہی پیر محمد خان اور فتح محمد خان کہ ان دونون کے بچے لڑکے رنجیت سنگہ کی قید مین تھے اور معلوم نہین کہ کیا اونکو سکھون سے مصلحت تھی سب اپنی برادری کو ہموار کرکے کہا کہ دیکھو ان لوگون کا اب یہ قصد ہی کہ تمھاری عورتون کو باندیان بناکر ہندوستان کو

لیجائین اور ہندوستانیون سے نکاح کردین اگر تمکو کچھ غیرت ہی تو اسکا
تدارک اور بندوبست کرو اونھون نے کہا کہ اسکا تدارک کیا ہی اور کیا کرنا
ہی کہا کہ بہت آسان ہی اونکے ہمراہی کے غازیونکو تم لوگ جو عشر کی
تحصیل کے واسطے اپنی اپنی بستی مین متفرق لیجاکر رکھا ہی اور وہ کوی ہزار بارہ سو
ہونگے اون سبکو اتفاق کرکے ایک ہی وقت مارڈالو وہ غازی جو دو دو یا
تین تین ہر ایک بستی مین تھے اونھون نے کچھ علامت مقرر کرکے سب کو
ایک ہی شب کو شہید کیا اور نظام الدین صاحب کو بھی پشاور مین شربت شہادت
پلایا طرفہ یہ ہی کہ پیر محمد خان اور فتح محمد خان نے حضرت سید صاحب سے
بیعت بھی کی تھی حضرت کی ملاقات کو آکے بتقریب دعوت پنجتار مین حضرتکو
زہر دیا تھا چندروز آپ اوسکی تکلیف مین مبتلا رہے اگرچہ یہ امر آپ پر
ظاہر ہوا تھا مگر کچھ نفرمایا بلکہ اونکو اوسی حکومت کی خدمت پر پشاور کو
رخصت کیا دوسرے لوگون نے عرض کی اگر حکم ہو تو انکو مارڈالین کہ یہ
بڑے منافق ہین اور رنجیت سنگہ سے موافق آپنے منع فرمایا اور کہا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی لوگون نے زہر دیا تھا اللہ تعالی مجکو میری جد کی یہ بھی
ایک سنت سے سرفراز کیا خود اللہ نگاہبان ہی جب یہ خبر حضرت کو معلوم
ہوی اور اونکا نفاق ظاہر ہوا تو مولوی فخر الدین صاحب کو جو خلیفہ جلیل القدر
تھے پچاس آدمی غازیون سے جو ہمراہ رکاب باسعادت حاضر تھے ساتھ دیکر

راجورے کو کہ ایک بستی کشمیر اور لاہور کے درمیان کوہستان مین ہی روانہ فرمایا اور وہ بستی ملک مین راجپوت نومسلمون کی ہی وہانکا حاکم اوسوقت راجہ اگرخان تحت مین سکھون کے تھا قوم جرال سے کہ ایک قوم ہی راجپوتون کی اور مہتاب خان اوسکا برادر حقیقی حضرت سید صاحب سے پنجتار کے مقام مین حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوا تھا اور چند روز رہکر اپنے ملک کو چلا گیا تھا واللہ اعلم اور ان دونون ملک راجوری اور مظفر آباد کشمیر کی تحت مین ہی اور مظفر آباد مین حاکم راجہ مظفر خان قوم کھکھا سے تھا یہ بھی ایک قوم ہی راجپوتون کی اور دوسرے ایک خلیفہ کو بھی پچاس غازی ہمراہ دیکر مظفر آباد کو بھیجا وہان کے لوگون نے اون خلفا کے ہاتھ پر حضرت سید صاحب کے بیعت کی اور کہا کہ ہم سب طرح سے مع اپنی قوم کے جانفشانی کو مستعد ہین اور اسی مضمون کے عرائض بھی بذریعہ عرائض مولوی فخر الدین صاحب وغیرہ حضرت کی خدمت مین روانہ کیے مولوی فخر الدین صاحب بڑے عالی مقام اور صاحب کمال تھے کہ حضرت سید صاحب نے مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی وغیرہ تمام علما اور فضلا سے اس بات پر بیعت لی تھی کہ بعد میرے امیر اسلام مولوی فخر الدین ہین سب انکی اطاعت کرنا سبھون نے اس عہد پر بجان و دل راضی ہوے تھے الحاصل اونکے عریضہ آنے کے بعد حضرت نے پنجتار سے تخمیناً تین سو غازیون کو لیکر کہ تمام اہل ہند اتنے ہی رہے تھے

کوچ کیا ایک مقام درمیان کر کے دوسرے دن بالاکوٹ کو جا پہنچے پیر محمد خان
وغیرہ نے اول ہی سے شیر سنگھ کو لکھ رکھا تھا کہ اونکے ہمراہی سب مارے گئے
تین چار سو باقی رہین ہین تم اسوقت آجاؤ تو فتح پاؤ گے حضرت بالاکوٹ کو
اُترتے ہی قبل ظہر آپ آکر قلعے کے اندر فروکش ہوے عصر کے وقت تخمیناً
بیس ہزار جمعیت سکھوں کی کہ اوسمین پیر محمد خان اور فتح محمد خان بھی دو تین
ہزار مسلمان اپنے رُفقا سے جو غازیونکو شہید کیے تھے ہمراہ لیکر شیر سنگھ
کے ساتھ تھے قلعہ مذکور کا محاصرہ کیا تمام شب محاصرہ رہا غازیون نے
قلعے کا دروازہ کھلا رکھا کہ مشتاق ایک عمر سے اسی دن کے تھے کچھہ خوف
وہراس اونکے پاس نہ آیا شب بھر استماع وعظ و نصیحت اور تیاری شوق
شہادت مین مصروف رہے جیسے جیسے رات گھٹتی تھی ویسا ویسا
شوق بڑھتا تھا ~ وعدۂ وصل چون شود نزدیک ٭ آتشِ شوق تیزتر
گردد ٭ بعد اداے نماز صبح تکبیر کہتے ہوے حضرت سید صاحب اور
مولوی اسمعیل صاحب تمام ہمراہیون کو لیکر باہر نکلے گولی کی زد پر آتے ہی
ایک شلک بندوقون کی سرکی پھر بندوقین پھینک کر تلوارین میان سے
نکالکر اللہ اکبر کہتے ہوے کفار نابکار پر حملہ کیا یہان تک کہ اونکی
قلب فوج مین داخل ہوے جو مقابلے پر آتا تھا وہ سیدھا جہنم مین جاتا تھا
بالاکوٹ سے تین کوس تک بھگاتے ہوے کافرون کو لاتے جدھر

غازیان ویندار ہمراہ رکاب فرزند پادشاہ ذوالفقار حملہ کرتے تھے بادل کی طرح
اون روسیاہون کی فوج کے دل پھٹے جاتے تھے ہزارہا کفار فی النار
ہوئے ایسی بھرتی کی کہ اونکی توپ چلنے نہ دی حضرت سید صاحب اور مولوی
اسمعیل صاحب کا جسم بندوقون سے چھلنی ہوگیا تھا تین کوس پر بالاکوٹ سے
دوپہر کے قریب مولوی صاحب معز گھوڑے پر سے گرے بعد تھوڑے عرصے
کے حضرت سید صاحب بھی زین سے جدا ہوئے اور شربتِ شہادت پیے
کیا خدا تعالی کا فضل تھا کہ ایک نماز بھی اونکے ذمے پر نہ رہی **بعد شہادت کے**
سید صاحب اور مولوی صاحب کی لاش کو سکھون نے چاہا کہ ذلیل کرین مگر جسکو
اللہ تعالی عزت دے تو کسکی طاقت ہی کہ ذلت دے اور جسکو خدا دوست
رکھے تو کوئی اوسکا کیا کرسکے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ
صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ جو مسلمان تھے اس امر کو مانع ہوئے
اور تجہیز وتکفین پر اصرار کیا شیر سنگہ نے کہا کہ بہتر ہی انکو دفن کرو دو دوشالے
سنگواکر حضرت سید صاحب اور مولوی صاحب کی لاش پر اوڑھا دیا جو مسلمان کہ
سکھون کے لشکر مین تھے اور آپکو شہید کرنے مین شریک تھے اونھون نے
نماز پڑھکر علیحدہ علیحدہ دونون بزرگوارون کو جس جس جاے پر کہ گرے
تھے دفن کیا دوسرے دن تمام مسلمانون کی لاشین تلاش کرواکر ایک گنج
شہیدان دونون مزارون کے درمیان بنایا جتنے غازی حضرت سید صاحب کے

ساتھہ تھے سب شہید ہوے ایک بھی نہ بچا اس واقعہ کے دس پندرہ روز کے
بعد مولوی فخر الدین صاحب وغیرہ راجوری اور مظفر آباد سے واپس ہوے
تو شیر سنگہ جو اوس نواح مین تھا سب کو قید کر کے رنجیت سنگہ کے پاس
روانہ کیا راوی بھی اونمین شریک ہین اون دنون رنجیت سنگہ دینانگر
اور ہوشیار پور کے میدان مین ہواخوری کے واسطے فروکش تھا روبرو
بلوایا اور بٹھلا کر مولوی فخر الدین صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ کہو کہان ہین
امیر المومنین مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین امیر المومنین ہون کیونکہ حضرت
سید صاحب نے اس کام کا اپنے بعد مجکو سردار کیا تھا سب لوگون نے
جو سو آدمی تھے گواہی دی کہ ہان حضرت نے انہی کو سردار کیا تھا پھر
رنجیت سنگہ نے کہا کہ تم تو قید ہو مولوی صاحب نے فرمایا کہ فی الفور رہا ہوتا
ہون اوسنے کہا کہ مین تو تمھین اب توپ سے اُوڑا دیتا ہون فرمایا کہ یہی تو رہائی
ہی اگر اب خدا کی راہ مین جان دی تو سب طرح سے رہائی پائی جب تک زندہ
رہونگا تجھے مسلمان کرنے کی تردد مین رہونگا کیونکہ میرا کام یہی ہی
معاً سنتے ہی کہا کہ ان لوگون کے واسطے فرش کرو نیچے بیٹھے ہین
اور کہا اگر تم نوکری کرو تو تمھین اگرچہ مصلحت نہین ہی مگر اپنی فوج کا سردار
بناتا ہون اور سب کو اچھی اچھی بیش قرار ماہوارین کر دیتا ہون آپ نے
فرمایا کہ نوکر رہکر تیری مخالفت نہین ہو سکتی تب اوسنے قید سے رہا کر کے

بیان کرامت
دربارہ شاگرد مولانا مفتی شرف الدین

پچیس پچیس روپے سو شخصون کو اور دو دو سو روپے مولوی فخر الدین صاحب اور
دوسرے خلیفہ کو منگوا کر دیے اور کہا کہ جہان تمھارا جی چاہے رہو میرے
ملک مین رہو یا ہندوستان کو چلے جاؤ الحاصل سب لوگ وہان سے
روانہ ہوے جسکا جدھر ارادہ ہوا ادھر چلا گیا مولوی فخر الدین صاحب
سہارن پور کا قصد کر کے نکلے اثنائے راہ مین انتقال ہوا کرامت
شاہ جی صاحب موصوف نے کہا کہ ایک طالب علم مسعد اکبر علی خان نامی
مفتی شرف الدین رام پوری کے شاگردون سے کول کے مقام مین حضرت
سید صاحب قدس سرہ کے قتل کے ارادے سے قرابین اور پیش قبض
لگائے ہوے آنیکا ارادہ کیا ابھی وہ آیا نہ تھا کہ آپ نے فرمایا ایک
صاحب میری ملاقات کو قرابین اور پیش قبض لگائے ہوے آتے ہین
کوئی اونسے متعرض نہ ہونا آنے دینا راوی بھی اوسوقت خدمت بابرکت
مین حاضر تھا کہ وہ شخص وارد ہوا اور روبرو بیٹھا آپنے خیریت وعافیت پوچھی
اوسنے کہا کہ آپسے میرے کچھ سوال ہین ارشاد ہوا کہو مجرد ارشاد کے اوسکے
تمام جسم مین رعشہ پیدا ہوا آپنے فرمایا کہ خانصاحب خیر تو ہی اور رعشہ زیادہ
ہوا زبان مین لکنت پیدا ہوی آخر الامر تھوڑی دیر کے بعد قرابین وغیرہ
رکھہ دیا اور دست مبارک پر بیعت کی تمام حقیقت اور اپنا ارادہ جو قتل کے
واسطے کیا تھا بیان کیا پھر عرض کی کہ اب حضرت کی نعلین برداری مین حاضر ہون

حاصل کلام ہمراہ رکاب ہوا معرکۂ اول مین جو بدہ سنگہ سکھون کے سردار سے
درمیان پشاور اور پنجتار کے واقع ہوا تھا شہید ہوا سبحان اللہ کس
ارادے سے آیا تھا اور کیا مرتبہ پایا کرامت جناب مولوی حاجی حسن رضا صاحب
سلمہ اللہ تعالی روایت کرتے ہین مولوی حاجی سید قاسم نصیرآبادی سے
کہ وہ اہل قرابت اور خلیفہ ہین حضرت سید صاحب قدس سرہ کے کہا اونھون
نے کہ ایک رسالدار کو حضرت سید صاحب سے نہایت عداوت تھی اور ہمیشہ
آپکے قتل کی فکر و مقصد مین رہتا تھا اور یہ امر مشہور ہوا تھا کہ فلان رسالدار
اس ارادے مین ہی چنانچہ فتح پور ہسوہ کے مقام مین کہ راوی بھی یعنے
سید قاسم صاحب وہان حاضر تھے وہ رسالدار مسلح ہو کر حضرت کے فرودگاہ کا عزم
کیا یہ خبر حضور والا مین پہونچی راوی کہتا ہی کہ مین حضرت کے حجرے کے
دروازے پر مستعد کھڑا رہا کہ وہ شخص آئیگا تو اوسکو مارڈالونگا کبھی حضرت تک
جانے ندونگا اس اثنا مین وہ شخص آیا حضرت نے حجرے سے باہر نکل کر فرمایا
کہ کیون مانع ہوتے ہو آنے دو مین امتثالاً للامرہ کنارے ہوا اوسنے
پوچھا کہ سید صاحب کہان ہین خدام نے کہا کہ حجرے کے اندر تشریف فرما
ہین اوسنے اوسی جوش و خروش سے حجرے مین گیا حضرت تنہا رونق افزا تھے
جاتے ہی آپنے تقدیم کی سلام علیک ہوی فرمایا کہ آئیے بہت مدت کے
بعد ملاقات میسر ہوی اور کمال شفقت سے معانقہ کیا معانقے کے ساتھ ہی

وہ شخص بیہوش ہوکر گر پڑا دیر تک بیخود رہا ہوش مین آتے ہی ہتھیار تمام کھول ڈالے
اور کپڑے بھینک دیے ایک تہ بند باندھکر دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ فدوی کا
ارادہ فاسد تھا نہایت قصور ہوا اب اپنے ارادے سے توبہ کرتا ہون اور غلامون
مین داخل ہوتا ہون اوسی وقت بیعت سے مشرف ہوا کرامت خدا آگاہ مولوی عارف شاہ
صاحب نے جو اس شہر مین معتنمات سے ہین مجھہ سے بیان کیا کہ لکھنؤ مین مولوی محمد اشرف
صاحب بڑے عالم باعمل فاضل اجل نہایت متقی پرہیزگار یگانۂ روزگار میرے
اوستاد تھے قضاے الٰہی اونکا انتقال ہوا بعد چندے ایک روز مین
مولوی اصغر صاحب کی خدمت مین بیٹھا تھا اور بھی لوگ حاضر تھے اوسوقت
مولوی محمد اشرف صاحب کے کمالات کا ذکر آیا ہر ایک نے جو جو وصف اونکا یاد تھا
بیان کیا ایک صاحب نے اونمین سے کہا کہ ہان ایسے ہی بزرگ تھے مگر اونھون نے
معلوم نہین کیا سمجھ کے سید احمد صاحب کے مرید ہوے کیونکہ وہ تو ایک
ان پڑھ آدمی تھے مولوی اصغر صاحب نے کہا کہ ہان مجھے بھی ایسا ہی خیال تھا اور
مجکو مولوی اشرف صاحب سے تیس ۳۰ سال تک برابر ملاقات رہی کبھی اونسے جھوٹ
نہین سنی ایکروز مینے اونکی مریدی کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ جب جناب سید احمد صاحب
یہان تشریف فرما ہوے اور اونکی رکاب برداری مین بڑے بڑے فاضل و
کامل مولانا محمد اسمعیل اور مولانا عبدالحی جیسے لوگ تھے تو مجھے بھی سید صاحب کی
ملازمت کا اشتیاق ہوا جاکر مشرف ہوکر بیعت سے بھی سرفراز ہوا اوسی دن مجھے

دو فایدے ہوے ایک تو سورہ فاتحہ کی تفسیر اونھون نے ایسی بیان کی
کہ مینے باوجود کئی تفسیرون کے مضمون یاد رہنے کے کبھی نہ سنی تھی اور دوسرا
اوسی شب کو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف سے مشرف
کیا اور جو جو فیض و برکت مجکو حاصل ہوا ہی اوسکا کیا بیان کرون روایت ہی
حاجی محمد حسین صاحب سہارنپوری سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد
مولوی وحید الدین پھلتی سے یہ بزرگوار شاگرد ہین مولوی اسمعیل شہید کے اور
خلیفہ ہین حضرت سید احمد صاحب کے اور پندرہ سال مولانا شاہ عبد العزیز
اور مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہما کی خدمت مین رہے ہین کہا اونھون
نے کہ سید احمد صاحب علیہ الرحمہ اوایل مین وطن سے بارادہ طالب علمی حضرت
شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر مصباح تک پڑھا تھا ایک شب
بوقت مطالعہ دیکھتے کیا ہین کہ ایک حرف بھی نظر نہین آتا فقط صفحہ سیاہ دکھائی
دیتا ہی بہت کچھ غور کیا دیکھا تو کچھ بھی نظر نہین آیا نہایت حیران و پریشان ہوے
اور بہت تاسف کیا آخر یہ جانا کہ شاید کوئی بیماری لاحق ہوئی ہی صبح کو حضرت کی
خدمت مین اپنی کیفیت عرض کی اور کہا کہ مجھے کسی طبیب سے رجوع کیجیے حضرت
نے پوچھا کہ فقط کتاب ہی ایسی نظر آتی ہی یا سب چیزین اسی طور سے
معلوم ہوتی ہین عرض کیا کہ فقط کتاب کا یہ حال ہی آپنے فرمایا کہ اب کتاب
رکھدو خدا تعالی نے تمھین دوسرے کام کے واسطے پیدا کیا ہی پڑھنا

ضرور نہین خود بخود تمھین اللہ سب باتین معلوم کرا ئیگا بس اوس روز سے حضرت
نے آپکو تربیت باطن شروع کی اور بیعت لی خدا یتعالی کے فضل سے آپ کی ذات
جامع کمالات ظاہر و باطن ہوے کمالِ باطن کا یہ حال تھا کہ لاکھون آدمی صحبت کے
اثر سے واصل الی اللہ ہوے اور تحقیق اشغال و مراقبات و توجہات بھی ایسی تھی
کہ اورونکو کم ہو گی۔ تمام کتاب صراط المستقیم کہ آپ ہی کا ملفوظ خاص ہی انھین ابواب
سے مملو ہی ظاہر کا یہ کمال تھا کہ مولانا اسمعیل اور مولانا عبدالحی جیسے فاضل جلیل القدر
کہ جنکا ثانی کم ہوگا اپنے شبہات علمی پوچھتے تھے اور جواب باصواب پاتے تھے
ایکدن آپنے مولوی حمید الدین صاحب مسطور سے فرمایا کہ تم مجھسے کوئی علمی بات
نہین پوچھتے اِسکا کیا سبب ہی اُونھون نے عرض کی کہ میرے اوستا مولانا
اسمعیل حضرت سے جو پوچھتے ہین اوسکا جواب پاتے ہین مجھہ مین کیا حوصلہ
ہی کہ کچھہ پوچھون آپنے فرمایا خیر وہ پوچھین تو پوچھین تم بھی کچھہ پوچھو اونھون
نے کہا کہ غسل کے مقدمہ مین یہ جو دو حدیثین آئین ہین اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ
اور اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَوَجَبَ الْغُسْلُ اِن دونون مین توفیق
کیسی ہی کیونکہ ظاہر ہین تو ایک دوسرے کے خلاف ہین آپ نے فرمایا یہ تو
بہت آسان بات ہی پہلی حدیث خواب سے تعلق رکھتی ہی اور دوسری بیداری سے
دونون کا مطلب صحیح ہی پھر اونھون نے پوچھا کہ اَلرُّکْنُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ
اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یُصَافِحُ بِهَا عِبَادَهٗ كَمَا يُصَافِحُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ کے کیا معنی ہین

فرمایا یہ تو اور متشابہات کی جیسے بات ہی جسطرح کہ ید اور وجہ آیا ہی ویسا یہ بھی
ہی دوسری بات اسمین یہ ہی کہ کعبہ عوام کے واسطے ثواب کی جگہہ ہی جیسا کہ فرمایا
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وہان جانے اور طواف کرنے سے گناہ دور ہوتے ہین
ثواب حاصل ہوتا ہی اور خواص کو ایک نسبت خاص ہی کہ عوام کو نصیب نہین اوسکو
یون سمجھنا چاہیے کہ جب مرید مُرشد کے روبرو بیٹھتا ہی اور مُرشد کے انوار اور
برکات اوسمین حسب استعداد اوسکے اثر کرتے ہین تو مُرید کا باطن نہایت پر انوار
اور شوق و ذوق سے بیقرار ہوتا ہی تو مرید چاہتا ہی کہ مُرشد کے تصدق ہوجیے
اور قدم چومیے مُرشد اوسکا شوق و ذوق دیکھکر ہاتھہ بڑھاتا ہی تا وہ دست بوسی
کرے اور اوسکو تسکین ملے اسیطرح ارباب نسبت جب طواف مین مشغول ہوتے
ہین تو اونکا باطن شوق و ذوق سے نہایت بیقرار ہوتا ہی حجر اسود کا بوسہ لیتے
ہین تو اپنے باطن مین تسکین پاسے تہین ؎ دفتر صوفی سواد حرف نیست
جز دل اسپید ہمچو برف نیست ٭ زاد دانشمند آثار قلم ٭ زاد صوفی چیست آثار قدم
آنچہ تو در آینہ بینی عیان ٭ پیر اندر خشت بیند پیش از آن ٭ در دل انگور می را دیدہ اند
در فنائے محض شَی را دیدہ اند ٭ **کرامت** روایت ہی اونھین حاجی بزرگوار
سے وہ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد مولوی وحید الدین مسطور سے کہا
اونھون نے کہ حافظ اکرام الدین نے مجھہ سے قطبی میر تک طالب علمی کی تھی اور ترجمہ
فتح الرحمن بھی پڑھا تھا دہلی کے دریبہ مین عطاری کی دکان لگا کر اوسمین

اپنی گذر کرتے تھے بعد چندے بنارس مین کسی جولاہے نے اونکو بُلا کر اپنے لڑکے کی تعلیم کے واسطے نوکر رکھا تھا جب حضرت سید احمد صاحب کا گذر بنارس مین ہوا اور مین بھی ہمراہ رکاب تھا تو وہان اکرام الدین سے مُلاقات ہوئی مینے کہا کہ تم کو بھی ایک مدت سے فقرا کی تلاش ہے اب چلیے حضرت سید صاحب کی خدمت سے مشرف ہو جیے اور بیعت بھی کیجیے اونسنے کہا خیر چلنے کو کیا ہی چلتا ہون مگر مُرید نہین ہوتا یہ امر بہت مشکل ہی کچھ آسان نہین جب تک میری تسکین نہ ہوگی مین کسی کا مُرید نہونگا مینے پوچھا کہ تمھاری تسکین کا کونسا امر ہی کہا کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے نفرمائینگے مُرید نہونگا مین اس بات سے لاجواب ہو کر حضرت کی خدمت مین عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ تو بہت اچھی بات کہتے ہین آدمی کو ان اُمور مین ایسی ہی تحقیق چاہیے اور ایک پرچے پر درود شریف لکھکر مجھے دیا اور فرمایا اونکو لیجا کر دو اور کہو کہ شب کو پڑھ کر سو رہنا انشاء اللہ تعالی حضرت کی رُویت مبارک حاصل ہوگی پوچھ لینا یا خود حضرتؐ ہی سے مشرف ہونا مینے لیجا کر دیا اونسنے شب کو پڑھکر سو رہا رُویتِ شریف سے مشرف ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت یہ سید احمد صاحب آپکے فرزند ہین ارشاد ہوا کہ ہان وہ میرا فرزند ہی پھر اونسنے عرض کی کہ اونسے استفادنے کے باب مین کیا حکم ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونسے استفادہ گویا مجھسے ہی اس بشارت کی خوشی مین پچھلی رات سے

بیدار ہوکر اوسنے میرے پاس آکر یہ واقعہ بیان کیا اور حضرت سید صاحب کی
ملاقات کا خواہان ہوا اوسکو بعد نماز صبح خدمت شریف مین لے گیا اور وہ بیعت سے
سرفراز ہوا ایک مدت تک خدمت عالی مین رہا ایکروز حضرت سید احمد صاحب نے
فرمایا کہ بھائی حافظ اکرام الدین ہم نے تمھین اپنا خلیفہ کیا تم وعظ کیا کرو خلقت کو
امور منہیہ سے باز رکھو اوسنے عرض کی کہ یا حضرت یہ کام فدوی سے نہوگا مجھکو
اس کام کی کچھہ لیاقت نہین ہی جو کچھہ مینے پڑھا ہی وہ فقط مولوی وحید الدین صاحب
ہی سے پڑھا ہی وہ خوب میری استعداد سے واقف ہین پھر آپ نے فرمایا کچھہ مضایقہ
نہین علم نہو تو کیا ہوا تم بیان کیا کرو اوسنے پھر انکار کیا کہ حضرت یہ امر بدون علم کے
ممکن نہین فدوی اس امر کا وعدہ نہین کرتا پھر آپنے فرمایا کہ خدایتعالی تمھین علم عطا کریگا
اوسنے کہا کہ آپ دعا کیجیے تب آپ دعا کے واسطے مستعد ہوے اور تمام خُدام
آمین آمین کہتے ہوے دست بدعا تھے حضرت خدایتعالی کے اوصاف بیان
کرنے لگے کہ **یا الٰہی** تونے عالم کو بے سبب پیدا کیا اور آسمان کو بے ستون
کھڑا کیا تنور سے پانی جاری کیا اور پتھر سے ناقہ نکالا عیسیٰ علیہ السلام کو
بے باپ کے پیدا کیا اور آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے ظہور مین لایا اور
ہمارے نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اولین و آخرین سرفراز فرمایا یا الٰہی
اوس نبی اُمی کی برکت سے اِسکو علم ظاہر و باطن عطا فرما بعد ازان ارشاد
ہوا کہ مین اور تمام بھائی مسلمان تمھارے واسطے دعا کیے ہین انشاء اللہ تعالی

امید قوی ہی کہ خدا یتعالی تمھین علم سے سرفراز کریگا تم فقط وعظ کیا کرو اوس روز سے
حافظ مولوی اکرام الدین وعظ کیا کرتے تھے جو کوئی اونکا وعظ سُنتا تھا وہ متحیر ہوتا
تھا دہلی مین کسی نے اونکے وعظ کا تذکرہ کیا کسیکو باور نہوا جب بعد مدت کے
مولوی اکرام الدین صاحب دہلی کو آئے اور جامع مسجد مین وعظ بیان کیا تو تمام شہر مین
شہرہ ہوا اس شہرہ پر بھی مولوی مفتی صدر الدین خان اور مولوی فضل حق کو یقین
نہ آیا آخر ایک جمعہ کو دونون صاحب اونکے وعظ مین تشریف لائے اور چند سوال
بھی سُوچ رکھے تھے جب اُنھون نے وعظ شروع کیا تو اقسام اقسام کے علوم اور
عجائبات اور نکات قرآنی بیان کرنے لگے اور جو اعتراض و سوال کہ اونکے
ذہن مین تھے وہ بھی بیان کرکے اونکے جوابات بہت طرح سے بیان کیا اون
دونون فاضلون نے بعد اتمام وعظ کے دست بوسی کی اور کہا کہ یہ تمھارا علم
فقط وہبی ہی کسبی نہین فقط مولوی اکرام الدین صاحب کے علم ظاہر کا حال تفسیر
سورۂ فاتحہ سے جو کئی مرتبہ طبع ہوئی ہی ظاہر ہی **کرامت** روایت ہی
اوسی طریقے سے کہا اونھون نے کہ شیخ عمر مفتی مکہ المعروف بہ عبد الرسول
اوستاد عبد اللہ سراج اور سید عقیل اور سید حمزہ یہ تینون بزرگوار بڑے
صاحب کمال اور اولیاے مکہ معظمہ سے تھے جب حضرت سید احمد صاحب مکہ معظمہ کو
گئے تو یہ تمام بزرگوار اونکے نہایت معتقد ہوے اور جب آپ طواف کرتے
تو وہ بھی اوس طواف مین شریک رہتے کسی نے اونسے پوچھا کہ آپ لوگ

اونکے ساتھہ طواف کرنے کا کیا سبب ہی اوںھون نے کہا کہ ہم نے اپنے باطن سے
پایا ہی کہ اِس بزرگ کا جو طواف ہی وہ مقبول ہی اور جو لوگ اوس طواف مین رہتے
ہین اونکا بھی طواف قبول ہوتا ہی اسواسطے ہم اونکے ساتھہ طواف کرتے ہین
**ایضًا** جب حضرت سید احمد صاحب حج سے فارغ ہوکر مدینۂ منورہ کو گئے تو
حافظ حاجی مولوی معین الدین صاحب پُھلتی خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ
جو آپ کے ساتھہ تھے بسبب بیماری کے مکہ معظمہ مین رہ گئے اور جناب سید عمر
المعروف بہ عبد الرسول کو اونسے نہایت موافقت تھی اوسی بیماری سے اونکا
وہان انتقال ہوا اوسیدن مولوی وحید الدین صاحب سے جو اونکے فرزند تھے
سید عمر موصوف نے کہا کہ اللہ تعالی کا شکر کرو تمھارے والد کی مغفرت ہوئی
اوںھون نے پوچھا کہ حضرت آپ نے کیونکر معلوم کیا تو جواب دیا کہ مین اونکا تذکرہ
ملأ اعلیٰ مین سُن رہا ہون اور مدینہ منورہ مین حضرت سید صاحب نے اپنے رُفقا سے
کہا کہ آج جناب مولوی معین الدین صاحب کا ذکر ملأ اعلیٰ مین ہو رہا ہی اس عالم سے اونکا
انتقال ہوا پھر مکہ معظمہ مین لوگون نے آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ہی دن
تھا جو دونون بزرگون نے فرمایا تھا **ایضًا** کلکتے مین منشی امین الدین خان نامی
ایک وکیل عدالت بادشاہی کا بڑا صاحب دولت اور عزت تھا اوسکے اموال و املاک
وہان مشہور و معروف ہین جب حضرت سید صاحب کلکتہ کو رونق افزا ہوے تو
اوسنے تین منزل کشتی مین پیشوائی کو آکر حضرت سے عرض کی کہ آپکی رونق افزائی کا

انتقال مولوی معین الدین

منشی امین الدین خان کا قصہ

تمام شہر مین شہرہ ہی اور ہر کس و ناکس جمال باکمال کا والہ و شیدا ہی اور بہتون
کو آرزو ہی کہ حضرت اپنے مکان کو اقدام فیض التیام سے مشرف فرمائین اِس
فدوی کی یہ تمنا ہی کہ میری آرزو بر لائین حضرت نے اوسکا معروضہ قبول کیا کلکتہ
مین مع قافلہ باسلاح تشریف لیجا کر اوسی کے مکان مین فروکش ہوے مکان
بہت بڑا عالیشان باساز و سامان اوسنے خالی کردیا اور ہر روز دعوت اوسی کے
یہان سے تمام قافلے کی ہوتی رہی مگر اوس نے وہان اُوتار کے جو اپنے
مکانکو گیا سو پھر کبھی خدمتِ عالی مین حاضر نہوا حتی کہ ایک ماہ کامل گذرا
اور یہان بھی کوئی اوسکا پُرسانِ حال نہوا مُریدی کی ایسی کثرت تھی کہ حضرتکو
بھی دم بھر کی فرصت نہ ملتی تھی اسواسطے حضرت کو بھی اوسکی یاد نہ آئی ایکروز
مولوی وحید الدین لکھتے ہین کہ مینے خیال کیا منشی جی یہان کبھی نہین آتے
اِسکا کیا سبب ہوگا اس استفسار کے واسطے بعد مغرب اونکے مکان کو جاکر
اطلاع کی تو اندر بُلا لیا بہت توقیر سے ملاقات ہوئی دیکھا تو وہ مکان نہایت
اسباب ممنوعات سے آراستہ تھا کہ جابجا ظروف چاندی کے اور سامان
عیش و سُرور کا دھرا ہوا پایا بعد خیر و عافیت کے مینے بُرائی اسبابِ
ممنوعہ کی اور ناپایداری دُنیا کی بیان کی خدا تعالی کے فضل سے کچھہ ایسی
تاثیر ہوئی کہ اوسیوقت ہزارہا رُوپے کا سامان بادہ خواری کا اُوسنے پھکوا دیا
اور تمام اسباب ظروف وغیرہ کے قسم سے چاندی سونے کا نکلوا کر حکم دیا

کہ یہ سب گلواکر اسکا چاندی سونا تیار کیا جاوے منشی جی کو اور ایک اونکے
رفیق کو اور مجلو بھی نہایت رقت ہوئی یہانتک کہ بیہوشی طاری ہوئی بعد
چندے افاقہ ہوا تو مینے اوس سے عدم حضوری کا حال پوچھا اوسنے بہت
نادم ہوکر کہنے لگا کہ کیا عرض کرون مین ایک بڑی مصیبت مین گرفتار ہون
اوسکا بالمشافہہ آپسے عرض کرنا بے ادبی جانتا ہون یہ میرا رفیق ہی آپکو
اوس سے معلوم ہوگا اوس رفیق سے کنارے ہوکر دریافت کیا تو اوسنے
کہا کہ جس روز سے حضرت سید صاحب تشریف لاے ہین مین اونکو روز
حصول ملازمت کے واسطے کہتا ہون مگر یہ کچھہ ایسا بیان کرتے ہین کہ اوسکا
مجھسے کچھہ علاج نہین ہوتا وہ کیفیت یہ ہی کہ اس شہر مین ایک بیسوا نہایت
حسین وجمیل کہ جسکا نظیر نہین اور مال ومتاع مین ایسی ہی کہ ویسا کوئی امیر
نہین اور چند شخصون سے اوسکو موافقت ہی انکے پاس بھی مہینے مین ایکبار
آتی ہی اوسکی محبت سے یہ شخص بہت مجبور ہی چاہتا ہی کہ اوس سے نکاح
کرون تو وہ نہین کہتی ہی اگر ترک کرون تو جان نہین رہتی ہی اسواسطے مجھسے
یہ شخص کہتا ہی کہ جب حضرت سید صاحب کی خدمتمین جاؤنگا تو بیعت ہی کرتے بنے گی
ایسے بزرگ کے ہاتھہ پر اقرار کرے بعد لازم ہی کہ اوسپر قایم رہے سب چیزین
ترک ہوسکتی ہین مگر اوس بدبخت کی مفارقت نہین ہوسکتی کیا کرون اپنے کو
نہایت مجبور پاتا ہون اس لیے حاضر ہونے کو شرماتا ہون مین یہ سنکر خاموش رہا

بعد ازان حضرت کی خدمت مین یہ تمام سرگزشت عرض کی ارشاد ہوا کہ اوسنے
کہو جب تم خدا کی راہ مین توبہ کرنے کو مستعد ہو تو خدا یتعالی تم کو اپنے عہد پر قایم
رکھیگا کچھہ فکر نکرو پھر دوبارہ عرض کی تو جب بھی اسیطرح فرمایا تین بار ارشاد
ہوا تو دوسرے دن مین منشی جی کے مکان کو گیا اور یہ بشارت بیان کی
اتفاقاً وہ دن اوس ہسیوا کی آنے کا تھا مین بیٹھا ہی تھا کہ وہ آئی روبرو میرے
اور منشی جی کے بیٹھی منشی جی بہت محجوب ہوسے اوس نے مجھہ سے مخاطب ہوکر
خیر و عافیت پوچھی اور کہی کہ کہان سے رونق افزائی ہوئی مینے جواب دیا کہ حضرت
سید صاحب کے قافلے کا ایک درویش اور اونکا خادم ہون اسی عرصے مین حضرتکو
الہام ہوا آپنے اپنے رفقا سے فرمایا کہ بہت روز ہوسے منشی جی سے ملاقات
نہین ہوئی چلو مین اونکے مکان کو چلتا ہون چند خدام سے آپ منشی جی کے
مکان کو تشریف لاسے حضرت کی رونق افزائی کی خبر سنتے ہی منشی جی نہایت
پریشان ہوکر اوس ہسیوا کو ایک نعمت خانے مین بٹھلاکر دروازہ بند کیا اور آپ
استقبال آکر حضرت کو اندر لے گیا حضرت کے تمام خدام اور منشی جی وغیرہ روبرو
دست بستہ بیٹھے رہے مینے عرض کی کہ حضرت عجب اتفاق ہی مریض مع اسباب
مرض حضور مین طبیب حاذق کے حاضر ہی اب فقط طبیب کی التفات چاہیے
حضرت نے یہ سنتے ہی اَحسَنُ الخَالِقِین کا وعظ شروع کیا اور اس زور و شور سے
خدا یتعالی کی احسن الخالقیت بیان کی کہ بیان سے باہر اوسوقت فقط آپ کے

علم لدنی کا ظہور تھا ورنہ آپکا علم ظاہر تو مشہور تھا اور شکر گزاری نعماے الٰہی کے جیسا کہ اسلام اور اموال اور حسن و جمال کہ اس ہر ایک کا شکر کسطرح چاہیے اور خدایتعالیٰ نے شارع کا کیا حق لازم کیا ہی اور کیسا ادا کیا چاہیے بخوبی بیان فرمایا اوس بیان کی تاثیر سے تمام مجلس بیہوش ہوگئی اور وہ بیسوا بھی تڑپے تڑپتے بے تاب اور اشتیاق جمال باکمال مین ماہی بے آب ہوئی بعد اتمام وعظ کے باہر آکر بیعت سے مشرف ہوئی اور منشی جی نے بھی بیعت کی اور اوس بیسوا نے حضرت کو اپنے نکاح کا وکیل کیا اوسی محفل مین منشی جی سے نکاح ہوا خدایتعالیٰ کے فضل سے وہ دونون بڑے متقی اور پرہیزگار ہوے **کرامت**

روایت ہی حاجی محمد حسین صاحب سہارنپوری سے وہ روایت کرتے ہین میان ہدایت اللہ ساکن بانس بریلی سے اول اونکا نام رمضانی تھا اور وہ نہایت بُرے حال مین تھے یعنے ہاتھ پیر کو مہندی لگی ہوئی چوڑیان پہنے ہوے جسم مین سُرخ لباس کانون مین زیور داڑھی مونڈی ہوئی کنگھی چوٹی کی ہوئی اور تمام امور نسوان مین جیسے چرخا کاتنا اور سینا پرونا بہت مہارت تھی اور ہزارون جوڑ فقرے اور جوابات کڑے کڑے یاد تھے اسی حال مین اور ایسے ہی اطوار مین عمر بسر ہوتی تھی جب حضرت سید صاحب کی بریلی مین تشریف فرمائی ہوئی تو اونھون نے ارادہ کیا کہ حضرت کی خدمت مین جاکر ان تمام امور سے توبہ کرونگا اسواسطے چرخا کاتکر کچھ روپے جمع کرکے

لباس شرعی بنایا اور کچھ شیرینی وغیرہ لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے
تو مولوی عبدالحی صاحب وعظ کر رہے تھے دُور ہی کھڑے رہے لوگون نے
اونکی وضع دیکھکر بہت متعجب ہوے بعد اتمام وعظ کہین حضرت کی اونپر نظر
پڑی فرمایا یہ کون ہی لوگون نے عرض کی کہ یہ زنانہ ہی نزدیک بُلایا اور پوچھا کہ کیا
ارادہ ہی اونھون نے اپنے انداز سے التماس کی کہ واری جاؤن بلالُون میانکی
خدمت مین آئی ہون حاضر رہونگی جوگن بنونگی فرمایا کہ بسم اللہ دیر کیا ہی اوسی
محفل مین بیعت کی حضرت نے وُہ لباس وزیور تمام اُتروایا جو لباس شرعی
کہ اونھون نے لایا تھا وہ پہنا کر **ہدایت اللہ** نام رکھا مدتِ مدید رکاب
سعادت مین رہے ولایت مین بھی ساتھ تھے اور نہایت متقی وپرہیزگار ہین
اونھون نے کہا کہ ولایت مین کسی مقام پر آنبہ کا درخت تھا مگر کبھی اوسمین آنب
نہین آتے تھے ولایتیون نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت ہندوستان مین
تو آنبہ ہوتے ہین مگر یہان ایک درخت ہی کبھی اوسمین پھل نہین آئے اور ہم نے نہین
دیکھا آپ دُعا کرین کہ اوسمین پھل آجائین اور ہم دیکھ لین آپ نے تمام حضار کو
فرمایا کہ بھائی تم سب لوگ دُعا کرو مین بھی دُعا کرتا ہون آپ نے دُعا کی
اللہ جل شانہ کے فضل سے اوس سال موسم پر اوس درخت مین آنبہ لگے
کرامت روایت ہی ابوالحسن شاہ احمدی مظہری بنوری سلمہ اللہ تعالی سے
کہا اونھون نے کہ جیسی شوکت ومنزلت خدا یتعالی نے اگلے بڑے سے بڑے

بزرگوں کو عنایت کی تھی ویسی ہی حضرت سید صاحب کو اپنے فضل و کرم سے
دی تھی جن دنوں میں حضرت سید احمد صاحب ٹونک کو تشریف لائے ہیں
تو میری خورد سالی تھی تمام بستی میں اونکی رونق افزائی کا شہرہ ہوا تھا ایکدن
شور ہوا کہ حضرت سید صاحب کی سواری آتی ہی تو میں بھی مکان کے باہر نکل کر
تماشا دیکھتا کھڑا تھا کہ رونق افزائی ہوئی ہزارہا آدمی آپ کے گرد و پیش داین
اور رواں تھے آپ گھوڑے پر سوار چلے جا رہے تھے وہاں سر راہ گولیوں کا
ایک محلہ تھا اور وہ تمام کافر تھے سب اپنے اپنے گھروں سے نکل کر سواری
دیکھ رہے تھے جب گذر اونکے قریب ہوا تو کہیں اونپر آپ کی نظر پڑی بس
ایک ہی نظر میں وہ سب ہمراہ رکاب دوان اور اوسی وقت آپ کے ہاتھ پر
مسلمان ہوئے سبحان اللہ کیا تاثیر تھی۔ ب ۵ آنانکہ خاک را
بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند ؛ روایت ہی
مولوی نصر اللہ خان صاحب خورجوی سلمہ اللہ تعالی سے۔ وہ روایت کرتے
ہیں اپنے مرشد شاہ عبد العلیم علیہ الرحمہ سے کہا اونھوں نے کہ وقت روانگی
جہاد کوئی منزل پر حضرت سید احمد صاحب کا لشکر اوترا ہوا تھا اوس مقام میں
حضرت سید صاحب قدس سرہٗ قضائے حاجت کے واسطے جانب صحرا چلے جاتے
تھے ایک سوار گھوڑے کا چارجامہ بچھا کر سامنے بھالا گاڑے ہوئے
بیٹھکر یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ ۵ ای صبا نکہتے از کوئے فلانے بمن آر ؛

زار و بیمار ہستم راحتِ جانے بمن آر، حضرت نے پوچھا کہ اِسکے معنی بھی جانتے ہو
اوسنے عرض کی کہ نہین آپ نے فرمایا کہ ہم تمھین معنی سمجھاتے ہین عرض کی کہ مناسب
آپ اوسکے نزدیک بیٹھکر چھاتی سے لگاکر تھوڑی دیر متوجہ رہے کہ وہ بے ہوش
ہوگیا آپ حاجت کے واسطے چلے گئے فارغ ہوکر مقام پر تشریف لاکر اوس
شخص کا حال دریافت کروایا تو اوسی بیہوشی مین اوسکا انتقال ہوگیا تھا

**نظم** ای تازہ بہارِ چمنستانِ سیادت ؛؛ ای رونقِ رنگِ گل بستانِ شہادت ؛؛
زیبا تھی تجھے حضرتِ سلطانِ رسل کی ؛؛ پہونچانے مین احکام رسالت کی نیابت ؛؛
اپنے پدرِ حیدرِ کرار کا تو نے ؛؛ اِک خلق کو دکھلا ہی دیا زورِ امامت ؛؛
جو لوگ ترے عہد مین تھے شہرۂ آفاق ؛؛ کرتے تھے تری خاکِ قدم کحل بصارت ؛؛
حاصل ہوئی صحبت سے ترے ایک جہانکو ؛؛ بے شایبۂ شرک و ریا حق کی اطاعت ؛؛
جینا دلِ بیجان کا تاثیر نظر سے ؛؛ کہتے ہین کہ اِک تیری بھی ادنا یہ کرامت ؛؛
کیا کیا اونھین اللہ نے ضیا بخشے تھے رُتبے ؛؛ اِک یہ کہ تھی حضرت سے مرے اونکو خلافت ؛؛

**صاحبِ کمالاتِ باطن و ظاہر مولوی شاہ عبدالقادر صوفی علیہ الرحمہ**

**مؤلف** تارکِ دنیا و عقبیٰ طالبِ ذاتِ خدا ؛؛ صوفیِ صافی لقب شایانِ عبدالقادر است ؛؛
من چگویم پیش ازین توصیف آن والا گہر ؛؛ فانی از خود باقی در حق شانِ عبدالقادر است ؛؛

آپکا مختصر احوال مقالۂ دوم مین ضمناً حضرت کے حالات مین مذکور ہوچکا اب بیان
مندرج فقط خلافت کی سند ہی کہ اوس سے اون کا حال مستند ہی

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله نحمده والصلوة على رسوله الذي
لا نبي بعده وعلى آله الهادين الى طرق المعرفة واليقين واصحابه
المرضيين المهديين وعلى علماء شريعته واولياء امته
الى يوم الدين **اما بعد** فقد قدم علينا في حدود سنة
ثمان وعشرين بعد الالف والمائتين من الهجرة النبوية
على مهاجرها افضل السلام واكمل التحية اخونا الصالح
المستهتر بذكر الله **شاه عبد القادر الحيدرابادی**
حريص ۱۲
رقاه الله الى مدارج الكمال والتكميل ورزقه الجزاء الجميل
والاجر الجزيل وقد لقى قبل ذلك عدة من ارباب الطريقه
القادرية الجيلانيه رحمه الله على صاحب الطريقة وعلى
اتباعه واخذ منهم بيعة وتلقنا وصحبة واشتغالا باشغال
تلك الطريقة ووجد في نفسه اثارها بحمد الله فلما وصل
الينا طلب منا تعريف لنسبة اهل البيت على صاحب البيت
وعليهم السلام فعرفه تلك النسبة العالية النفيسة القاء
قلبيا تارة وتقريرا لسانيا اخرى فعرفها في الجملة واستانس
لها ثم اخذ يتعرف مني لنسبة بيرنكي وغيرها من نسب
القوم فعرفتها كذلك وسمع مني كثيرا من اداب السلوك

والتسليك وبعض المعارف الالهية وعرف مراتب الحقية والتجليات
الوجودية والشهودية بقدر الامكان واستنسخ كتبا كثيرة
ورسائل عديدة مما يتعلق بهذين البابين مثل القول الجميل
والطاف القدس واللمعات واللمحات والسطعات والبدور البازغة
والانتباه في سلاسل اولياء الله وغيرها فاخبرته بالاشتغال
بما في تلك الكتب والرسائل من الاشغال والتوجهات والمراقبات
والاذكار واخبرته بما في كتاب الانتباه من السلاسل والاشغال
وبما في القول الجميل من الاذكار والاعمال نفعه الله بها بنفسه
وغيره بواسطته واخبرته بما حصل لي من الاتصال بالطريقة
المرادية رحمة الله على صاحبها ووصيتي له ان لا ينساني
من الدعاء في خلواته ولا ينازع احدا ولا يخاصم في ترجيح طرق
بعضها على بعض وفي تفضيل مشايخ بعضهم على بعض وان لا يقع
طرفا مقابلا في قضية وكلام الا ما ورد به نص جلي من الشارع
او وقع عليه اجماع الامة المرحومة المصطفوية فان الامر فيما دون ذلك
وسيع والله تعالى اسئل ان يعافيني واياه عن الزيغ والزلل والخطاء
والخطل والبسته قميصا وقلنسوة البسه الله لباس التقوى واعزه في الدنيا
والعقبى وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

الرحيم الى الولي ٩٢ سمو العزيز

یہ اصل سند حضرت مولانا اسحق صاحب کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہی راقم نے دیکھی ہی
اور جو جو کتابین سند مین مذکور ہین وہ سب اونکے پاس موجود ہین اور حضرت
کے خاندان کے جو جو خلفا یہان رونق افزا ہوسے ہین وہ سب ان بزرگ سے
ملے ہین بڑے زاہد او رتارک الدنیا اور صاحب تاثیر تھے آخر کو اسی شہر حیدرآباد دکن
مین سلخ ماہ ذیحجہ ۱۲۶۹ بارہ سو اونہتر ہجری شب دوشنبہ کو انتقال فرمایا قبر آپ کی
حسین ساگر کے تالاب کے کنارے واقع ہی اور آپ کے فرزند بزرگ مسمی شاہ
میر علی شاہ صوفی قاضی چھاؤنی حسین ساگر المشہور بہ سکندرآباد آپکے
خلیفہ اور جانشین ہین اونکے سوا یہان اور بھی آپ کے مرید و خادم بہت ہین
شاہ میر علیشاہ صاحب صوفی نے ۱۲۷۹ بارہ سو اوناسی ہجری مین مولوی
حاجی حسن زمان صاحب محی الدولہ کے پیر بھائی کے استفتا کا جواب بھی لکھا ہی
یہ قصہ یون ہی کہ مولوی صاحب مذکور نے باوجود فیضیاب ہونے اس خاندان عالیشان
کے نافہمی سے بعض مقامات تفہیمات الٰہیہ اور حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ پر اعتراض
کرکے اوسکا استفتا قرار دیا اور خود ہی مجیب ہوکر بے ادبانہ تقریر کی سو
اوسکے جواب کی ترکی بہ ترکی کے طور پر صوفی صاحب نے داد دی ہی عبارت
جواب مولوی حسن زمان کی این اقوال مردود و مطرود ناشی از غایت
غوایت اند پس قایل آن مبتدع از اصحاب اہواے باطلہ وارباب آراے عاطلہ مصداق
اضلہ اللہ علی علم و معتقد فضل او بر جہالت و پر ضلالت باشد کہ

اور اس استفتا کی کیفیت کسی نے محی الدولہ کے زمانے مین جناب مستغنی الالقاب
مولانا مولوی محمد زمان صاحب دامت برکاتہ کی خدمت مین بیان کی تو
جناب معزز نے اوسکا جواب فوراً زبانی بہت خوب فرمایا اس مقام پر اوسکا لکھنا
مناسب جانکر مرقوم ہوتا ہی وہ یہ ہی تو (مجیب کی تحریر ہی کہ معتقد فضل او بر جہالت
و بر ضلالت باشد اور مولانا فخر الدین صاحب دہلوی جو اوسکے پیران کبار سے
ہین وہ تو مولانا بالفضل اولانا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے
فضل و کمال کے بڑے معتقد و مقر ہین چنانچہ اپنی کتاب فخر حسن مین لکھتے ہین
صاحب المقامات العلیہ والکرامات الجلیہ الشیخ ولی اللہ المحدث سلمہ اللہ تعالی کہ
مقامات و کرامات کا اقرار تو صاف اعتقاد فضل پر دلالت کرتا ہی اور مولوی فخر الدین
صاحب علیہ الرحمہ بڑے عالم و صوفی تھے صوفی کی تحریر اعتقاد کے خلاف
نہین ہوتی یہ کیا بات ہی کہ پیر تو حضرت کے فضل و کمال کے معتقد ہون اور
مرید کہے کہ معتقد فضل او بر جہالت و بر ضلالت باشد انتہی یہ عبارت
فخر حسن کے معترض نے قول المستحسن جو اوسکی شرح لکھی ہی اور وہ دہلی مین
سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین طبع ہوئی ہی اوسکے اخیر ۹ صفحہ مین موجود ہی یہ بڑے
حیرت کی بات ہی کہ اپنے پیر کے لکھے کا بھی لحاظ نہ ہوا اور یہ عجب فہم و فراست
ہی کہ اپنی تحریر سے اپنے پیر پر کیا الزام آتا ہی غور نکیا کیونکہ اہل ہوا اور مبتدع

تو فاسق ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہی لانہ فسقہ من حیث الاعتقاد

اور فاسق کی تعریف کرنی گناہ ہی۔ قاضی خان مین مرقوم ہی ان سبح
علے ان الفاسق بعمل الفسوق کان اثما اور حدیث شریف مین وارد ہی چنانچہ
جامع صغیر مین لکھا ہی من وقر صاحب بدعۃٍ فقد اعان علی ہدم الاسلام
دوسرے پر جو الزام دھرا تھا وہ خود ہی کو ملزم کیا من حفر بیرا لاخیہ
فقد وقع فیہ۔ زبدۂ محدثین وشیخ آفاق مولانا محمد اسحق علیہ الرحمہ
قامع بنیان شرک وطغیان حاوی موجبات علم وایقان سالک مسالک ہدایت
وارشاد مجلی آئینہ صافی اعتقاد رموز فہم سرائر تفسیر قرآنی دقیقہ یاب معالم تقدیرات
ربانی جامع کمالات صوری ومعنوی نکتہ سنج کلام الٰہی وحدیث نبوی مرتقی مدارج
درجات عالی پیشواے ادانی واعالی ملک سیرت فرشتہ صورت جامع اسرار
معرفت وحقیقت مواظب اوامر شریعت وطریقت فخر علماے دین مسند
محدثین موصوف بصفت تقید واطلاق مولانا وبالفضل اولانا ابو سلیمان
مولانا مولوی شاہ محمد اسحق ابن شیخ محمد فضل ابن شیخ احمد ابن شاہ اسمعیل
ابن شیخ منصور ابن احمد ابن محمود بموجب نسب نامہ حضرت پیر ومرشد مندرجہ
مقالہ اول رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپ نواسے اور خلیفہ راستین ومسند نشین حضرت
مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے ہین **نظم** قطب آفاق حضرت اسحاق
ہادی خلق ومنظر خلاق ؛؛ مجمع خلق احمدی ذاتش ؛؛ بیش ازین نیست مدحت اخلاق
بود تیغ لسان او عریان ؛؛ از پی قطع راس شرک ونفاق ؛؛ در خموشی ہزار لطف

علیہ الرحمہ مولانا محمد اسحق

کلام ہا در تکلم کرشمۂ اشراق ہا در کمالات ظاہر و باطن ہا ای ضیا بود ذات
بالبش طاق ہا **ولادت** آپکی ہشتم ذیحجہ سنہ ۱۱۹۷ گیارہ سو ستانوے ہجری مین ہے
**جناب مولوی عبد القیوم صاحب** فرماتے ہین کہ آپ کافیہ مولانا عبد الحی
علیہ الرحمہ سے پڑھتے تھے کہ اونکو اپنے وطن کے سفر کا اتفاق ہوا تو حضرت
میان صاحب یعنی مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے مولانا عبد القادر صاحب
اپنے برادر خرد کو آپکے سبق کے واسطے فرمایا اوس روز سے آپ اونکی خدمت
مین ہر روز اخیر عمر تک حاضر رہے اور تمام صحاح ستہ اور کتب فقہ اور تمام
علوم معقول و منقول آپسے حاصل کیا اور حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی
عادت تھی کہ ہر روز بلاناغہ بعد صبح قریب طلوع آفتاب ایک رکوع قرآن شریف
کا کوئی ایک تفسیر کے ساتھہ مثلاً ایک روز جلالین اور ایک روز بیضاوی
اور ایکروز رحمانی اور ایک روز زاہدی اور دوسری تفسیرون سے اوسی مقام
سنتے تھے اوسکا قاری سوائے مولانا اسحاق صاحب کے دوسرا نہوتا تھا
یہ طریقہ حضرت کے روز وفات تک جاری رہا اور بعد نماز ظہر کے جسوقت حضرت
صحن مدرسہ مین جبل قدمی فرماتے **مقامات ہندی** کا سبق ہوتا تھا
دوسرے بزرگوار جیسے مولانا عبد الحی اور مولوی رشید الدین خانصاحب
رحمہ اللہ علیہما اور اونکے سوا بڑے بڑے علما فضلا سامع رہتے تھے انتہی
حاصل کلام آپنے بیس برس کامل فن حدیث شریف اور یہ علم منیف حضرت کے

۱ مولوی رشید الدین خانصاحب بڑے فاضل یکتا اور صاحب تصانیف ہیں خصوص رد مذہب اہل تشیع میں آپکی کتاب ... خاندان ... کے ارشد تلامذہ سے ہیں وفات آپکی سنہ ... ہجری میں ہوئی ... حال آپکا ...

حضور مین طلبہ جدید الفکر کو پڑھا یا کوئی کام آپ سے خلافِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سرزد نہوتا تھا رات دن حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی پر دل تھا
فنا فی الرسول کا مرتبہ حاصل تھا چونکہ حق جل وعلا نے صورت اور سیرت دونون
عطا کی تھی آپ کی صورت سے آثارِ صحابت ظاہر ہوتے تھے اور یقین ہوتا
تھا کہ حضرت سید الثقلین صلواۃ اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت کا فیض جنھون نے
پایا ہوگا اونکی یہی صورت وسیرت ہوگی مصرع زہے امتِ خاتم المرسلین ؐ
بعد وفات حضرت شاہ صاحب موصوف کے آپکا فرق مبارک دستار خلافت سے
مُزین ہوا اور تمام معتقدین صافی اعتقاد نے آپکی طرف رجوع کیا آپکے کمالات
ظاہر و باطن حد بیان سے خارج ہین حضرت شاہ صاحب مغفور فرمایا کرتے تھے
کہ اگر معصومیت کا اطلاق سوائے پیغمبرون کے دوسرے پر جایز ہوتا تو اسوقت
مین اسحاق پر ہوتا مولانا مولوی سید ہاشم صاحب کہتے ہین یہ بھی بات مشہور
ہی جو حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے تقریر اسمعیل نے لی
اور تحریر رشید الدین نے اور تقوی اسحاق نے سبحان اللہ کیا کمال
اور کیا عنایت رب ذو الجلال ہی ناز اور فخر کرنا چاہیے ایسی خدا جوئی پر
کہ سب کچھ چھوڑ کر سفر حجاز اختیار کیا اور وہان مع قبایل وعشایر حاضر ہوکر
فرض حج ادا کیا اور زیارت شریف سے مشرف ہوکر پھر وطن کو تشریف لاکر
مواعظ ونصایح سے خلق کو راہ ہدایت دکھلاتے رہے مولوی بہاؤ الدین صاحب

وغیرہ کہتے ہین کہ آپ بادشاہ کے مکان کو بھی سال مین ایکبار ماہ محرم کی نوین تاریخ رونق افزا ہوتے تھے شہادت کا وعظ یعنے چند مضامین سر الشہادتین کے بیان کرکے پہر ڈیڑھ پہر دن چڑھے وہان سے واپس آتے تھے ایک روز پیشتر بہادر شاہ یا کوئی وزیر یا شاہزادہ دعوت کے واسطے حاضر ہوتا تھا اور بروز معینہ سواریان آتین مع حضار و خدام تشریف فرما ہوتے مجلس عام رہتی جو چاہتا چلا جاتا اور ۱۲۳۰ھ ہجری مین حسب گزارش شاہزادگان دہلی یعنے میرزا غلام حیدر وغیرہ مائۃ مسائل اور ۱۲۳۵ھ ہجری مین بموجب التماس محمد خان زمان خان زمیندار موضع بھیکن پور مسایل اربعین تحریر کی سبحان اللہ کیا کہون یہ دونون کتابین ایسی ہین کہ جاہل دیکھے تو عالم ہوجاے اور عالم دیکھے تو کمال بڑھجاے اگر عمل کی توفیق ہو تو خاصان خدا سے ہوجائے بعد ایک مدت کے ازبسکہ شعایر اسلام مین ضعف اور رسوم کفر و بدعت مین قوت آتی جاتی تھی نیت ہجرت کو مصمم کرکے تمام قبایل کو ہمراہ لیکر راہی مکہ معظمہ ہوے اور باوصفیکہ تمام سکناے شہر اور سلطان وقت بسماجت تمام مانع آئے چونکہ شوق ما ہو الحق غالب تھا آپ ممتنع نہوے اور مکہ معظمہ کو جاکر توطن اختیار کیا اور بسبب کثرت کرم کے آپکا کیسہ ہمیشہ خالی رہتا تھا خصوصا اون لوگون کی مراعات کے سبب جو ہندوستان سے اداے حج کو وارد مکہ معظمہ ہوتے تھے وہان کے لوگون نے حضرت کے وجود مطہر کو از جملہ مغتنمات سمجھا اور آپکا

وہان ہونا موجب برکت جانا بار ثانی دہلی سے جدا ہوکر اوس دیار مقدس مین
چھ برس کامل تشریف رکھی آخر کو اوسی جا پچیسوین ماہ رجب شب شنبہ قریب طلوع
صبح صادق سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین اس عالم سے انتقال کیا صاحب خزینۃ الاصفیا
نے یہ قطعہ آپکی تاریخ وفات مین لکھا ہی **قطعہ** شیخ اسحاق رہبر آفاق ؛؛
آنکہ ذاتش بدو جہان طاق است ؛؛ دل بسال وصال او سرور ؛؛ گفت
اسحاق شیخ آفاق است ؛؛ حضرت خدیجۃ الکبری ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا
۱۲۶۲
کے روضۂ بلند پایہ کے سایہ مین آسودہ ہین - مکہ معظمہ مین بھی کچھ تدریس کا
سلسلہ جاری رہا چنانچہ **میر حسن علی عرف شاہ جی صاحب** کہتے ہین آپ
اپنے مکان مین دنکو سبق پڑھایا کرتے تھے اور بعد مغرب کوئی طالب آوے
تو تربیت درویشی مین مصروف رہتے اور آپکے اشراق باطن کا یہ حال تھا کہ
سبق مین اکثر اشخاص مختلف المزاج کچھ اپنے دلون مین سوالات سوچ کر آتے
تو سب لوگ اپنے اپنے سوال وجواب کی تقریر حضرت کی زبان مبارک سے
تفسیر وحدیث کے سبق پڑھانے مین سن لیتے **مولوی سید ہاشم صاحب**
کہتے ہین دہلی مین جب آپ راستے سے چلتے تھے تو نہایت فروتنی سے
چلتے تھے اور نظر نیچی ہتی تھی ادھر سے ادھر نہ دیکھتے تھے گویا **نظر بر قدم**
کے مصداق تھے مگر ہیبت حق یہ ہوتی تھی کہ جو کوئی کس وناکس آپ کو دیکھتا تھا
تو بغیر دست بوسی کے آگے نہ بڑھتا تھا اور دوکاندار سب اپنی اپنی دکانون سے

پہنچے آتے اور مصافحہ سے مشرف ہوکر جاتے تھے انتہی مکہ معظمہ مین بھی آپکے
شاگرد موجود ہین چنانچہ جناب مولوی محمد صاحب وغیرہ اور مدینہ منورہ مین
جناب مولانا مولوی عبد الغنی صاحب دہلوی مدنی سلمہما اللہ تعالی اور ہندوستان
مین تو بکثرت ہر یک بلاد و امصار مین مرید و شاگرد بھرے ہوئے ہین
اونمین سے یہ چند شخص مستثنی اور مشہور ہین۔ لوذعی یلمعی جناب مولوی احمد علی صاحب
محدث سہارن پوری سلمہ اللہ تعالی منتخب فضلاے زمان جناب مولوی حافظ قاری
عبد الرحمن صاحب پانی پتی سلمہ اللہ تعالی۔ فاضل یگانہ مولوی حافظ
شیخ محمد صاحب ساکن تھانہ سلمہ اللہ تعالی۔ گوہر بحار علوم صوری و معنوی
جناب مولوی عالم علی صاحب ساکن نگینہ مشہور بہ مرادابادی حال نزیل
رامپور سلمہ اللہ تعالی آپ خلیفہ طریقت بھی ہین سلسلہ علوم ظاہر و باطن کا
آپ سے جاری ہے نواب معلی القاب مولوی حاجی مہاجر متبع سنن سید الاوایل
والاواخر بحر مواج علوم و عرفان نواب محمد قطب الدین خان دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ والغفران۔ آپ شاگرد رشید اور خلیفہ طریقت اور سجادہ نشین
حضرت کے تھے اور انتقال آپکا مدینہ منورہ مین ماہ رجب ۱۲۸۹ سنہ
ہجری مین ہوا ہی آپ بڑے صاحب حال و قال تھے قال تو کتب مصنفہ سے
پایا جاتا ہی چنانچہ یہ چند کتابین آپکی مشہور و مطبوع ہین جامع التفاسیر مظاہر حق
شرح مشکوۃ شریف ظفر جلیل شرح حصن حصین جامع الحسنات تحفۃ السلطان

بارہ برس کی عمر میں

تحفۃ الزوجین تحفۃ الاحبا سراج القلوب تانعۃ الزنا وظیفہ مسنونہ اور سواے
اِنکے بھی بہت سے مشہور ہین اور حال کا یہ حال کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص چندے اونکی
خدمت مین رہکر اوقات وعبادات کو قلمبند کرے تو ایک دوسری کیمیاے سعادت
ہوجاے اور اب آپکے مُرید وشاگردون مین سے دہلی مین مشہور ومعروف
مولوی عبد القادر صاحب اور مولوی رحیم بخش صاحب عُرف مفتی محمد مسعود
اور جناب مولوی خواجہ ضیاء الدین احمد کہ یہ شاگرد رشید اور خلیفہ طریقت
بھی ہین خلقت کی ہدایت مین مصروف ہین - عمدہ اور افضل واعلی مُستفیضون
سے حضرت مولانا اسحق صاحب علیہ الرحمہ کے جناب فضیلت مآب حاوی معقول ومنقول
مقبول خدا ورسول فاضل اجل عالم باعمل مروج مراسم سنن حضرت رسالت پناہی واقف
اسرار خاندان شاہ ولی اللہی لوذعی یلمعی مولانا حافظ حاجی مولوی عبد القیوم
صاحب دہلوی نزیل شہر بھوپال سلمہ اللہ ذو الجلال ابن مولانا مولوی عبد الحی
ابن شیخ ہبۃ اللہ ابن مولوی شاہ نور اللہ قدس سرہٗ خُسر مولانا شاہ عبد العزیز
دہلوی رحمۃ اللہ العلی القوی ہین ولادت آپکی ١٢٣١ سنہ بارہ سو اکتیس ہجری
مین ہی غلام نقی نام تاریخی ہی اور عبد القیوم کہتے ہین کہ حضرت شاہ عبد العزیز
قدس سرہٗ کا رکھا ہوا نام ہی آپ نے قرآن مجید خُرد سالی مین اپنے والد
ماجد کے روبرو حفظ کیا اور اکثر صرف نحو منطق وعقاید وغیرہ مولوی نصیر الدین صاحب
شافعی لکھنوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا ہی اور تفسیر جلالین ابن ماجہ نسائی

اور علم فرائض مولانا یعقوب صاحب علیہ الرحمہ سے اور اکثر صحاح مولوی سید محبوب علی
صاحب دہلوی سے اور کچھہ ہدایہ مولوی مفتی سید مراد صاحب سے اور باقی
فقہ اور بخاری شریف اور کچھہ بیضاوی اور معالم التنزیل اور مدارک اور دُرِ منثور
اور صحاح ستہ اور قول الجمیل حزب البحر حصن حصین مستدرک دارقطنی اور دارمی
وغیرہ سب کچھہ جناب مولانا اسحق صاحب علیہ الرحمہ سے پڑھا اور سنا ہی اور اجازت
عامہ من کل الوجوہ حسب قاعدہ محدثین اور بضابطہ مشایخ طریقت اجازت وخرقہ
حضرت مولانائے موصوف سے آپکو حاصل ہی اور آپکو بیعت ارادت اور اجازت
وخلافت حضرت امام المسلمین شیخ اوحد سید احمد صاحب شہید
قدس سرہ سے سرفراز ہی اور حضرت سید صاحب نے آپکو کلاہ بھی پہنایا ہی
اور بہت کچھہ دعا آپکے واسطے کی ہی اور ایکبار آپکے پیچھے مع جماعت کثیر اقتدا بھی
کی ہی اور آپکو روحانیت سے حضرت شاہ عبد العزیز اور سید احمد صاحب قدس
سرہما کے بھی استفاضہ حاصل ہی اور مولانا یعقوب صاحب سے بھی آپکو چاروں طریقوں
مین بیعت اوراذکار واشغال کی صحبت ہی اور آپ حلقے مین اخوند عبد العظیم خان صاحب
کے جو عمدہ خلفا حضرت سید صاحب کے تھے اکثر حاضر رہے ہین اور حسب ارشاد
مولانا یعقوب صاحب رحمہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت
شاہ ولی اللہ قدس سرہما اور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی
رضی اللہ عنہ پر آپ اذکار واشغال ومراقبہ مین مشغول رہے ہین اور آثار وبرکات عجیب پائے ہین

غرض ذات جامع الکمالات آپ کی اس عصر مین مغتنمات سے ہی خدا تعالی سلامت رکھے اور زہد و تقوی و صبر و تحمل سخاوت و مروت حلم و وقار خدا تعالی نے اپنے فضل سے بہت کچھ آپکو سرفراز کیا ہی رات دن تربیت و تعلیم خلایق مین مصروف رہتے ہین بندگان خدا کو آپ کی ذات بابرکات سے نہایت فیض ہی اپنے بزرگون کے یادگار ہین **اور** آپکو مولانا اسحق صاحب سے نسبت دامادی کی بھی ہی مولانا صاحب کی دختر مرحومہ مغفورہ سے ایک دختر اور دو فرزند یعنے جناب حافظ مولوی محمد یوسف صاحب اور جناب مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب دونون عالم فاضل متقی پرہیزگار ذی حلم و وقار اپنے خاندان کے یادگار ہین اللہ جل شانہٗ دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے آمین

ذی المفاخر و المناصب جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب قدس سرہٗ **مؤلف** قرۃ العین و جگر بند عمر ؛؛ محب اللہ کا نبی کا محبوب ؛؛ کون اس وصف کا ہی پوچھین تو ؛؛ کہون مولانا محمد یعقوب ؛؛ صاحب خلقِ محمدی تابع شرع احمدی جامع محامد صفات حاوی حماید اوقات افضل الکرام اشرف العظام خالق کے محب خلایق کے محبوب جناب مولانا مولوی محمد یعقوب علیہ الرحمہ آپ کہین برادر حقیقی یعنے خرد مولانا محمد اسحاق کے اور خلیفہ طریقت حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ کے ہین **ولادت** آپکی بست و ہشتم ذی حجہ سنہ ۱۲ ہجری مین ہی آپ تین سبق شرح ملا کے حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ سے پڑھے ہین فرماتے ہین کہ عجب طریقہ تھا تعلیم کا کچھ بیان نہین کیا جاتا

گویا ابواب علوم مفتوح ہوتے تھے اور اکثر علوم جناب شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمہ
سے حاصل کیا اور تفسیر جلالین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے تکمیل قدمی کے وقت
پڑھا ہی۔ غرض علم و فضل مین یکتاے روزگار فن تفسیر مین بحر ذخار اور حدیث
مین دریاے بے کنار تمام کمالات باطن و ظاہر مین اقران روزگار سے پایہ کم نہین رکھتے
مگر خلق جمیل اور صفات جزیل صبر و توکل مین لاثانی قناعت و استغنا مین بے نظیر
اکثر یہ معمول تھا کہ جب کوئی بطریق پیشکش و ہدیہ کے کچھ لاتا تو کبھی قبول نفرماتے
آپ نے بھی اپنے برادر بزرگوار کے ہمراہ ہندوستان سے ہجرت کی اور مکہ معظمہ مین
توطن اختیار کیا جب تک شاہ جہان آباد مین رہے گوشہ عزلت مین پا بدامن رہتے تھے
اور ابناے روزگار کیطرف کبھی رجوع نکیا مکہ معظمہ مین بھی یہی حال تھا کچھ وجہ قلیل
مین جو کوئی کسب حلال سے بہم پہونچتا تھا اپنے اوقات گزاری کرتے تھے
کہتے ہین کہ مکان مین فرصت کے وقت ریشم کھولا کرتے تھے اور شب و روز عبادت
خالق اور ہدایت خلایق مین مصروف رہتے طالبان خدا کو منزل مقصود کو پہونچاتے
ثقات کہتے ہین استعداد ظاہر کا یہ حال تھا کہ کبھی کوئی آیت کے معانی کرتے
تو وہ مضامین عالی بیان فرماتے کہ سامعین ششدر ہو جاتے پہرون وہی بیان چلا جاتا
قوت باطن کا یہ کمال کہ ادھر سبق حدیث شریف وغیرہ کا بھی ہو رہا ہی اور ادھر
توجہ بھی جاری ہی یہ اسکو مانع وہ اوسکو مزاحم نہین امانت داری ایسی کہ
یعقوب امین مشہور تھے۔ سکندر شاہ دہلوی کہتے ہین کہ ایک شخص

آپ کے پاس دو سو قرص مسی امانت لے آیا اور کہا کہ یہ رکھیے آپ نے فرمایا
الماری مین رکھدو اونے اپنا نشان کردیا آپنے نام لکھکر دھر دیا ایک مدت کے
بعد اونے آکر طلب کیا آپ دیدیے کہا کہ کھولکر بتلائیے فرمایا کہ تم نے بھی کھولکر
نہین بتلایا تھا جسطرح رکھا تھا اوسیطرح رکھا ہوا ہی وہ تکرار کرنے لگا
اور کھولکر کہا کہ یہ تو قرص ہین مین ریال رکھا تھا آپنے فرمایا جو آپنے رکھا ہی
وُہی ہی خیال نہ رہا ہوگا خوب یاد کیجیے پھر اونے اوسی طرح تکرار کرنے لگا
آپنے ویسا ہی آہستگی اور نرمی سے تین بار اوسکو سمجھایا جب دیکھا کہ وہ نہین
مانتا ہی تو مکان مین جاکر دو سو ریال لاکر دیا اور فرمایا کہ یہ بھی لیجاؤ خیر مجکو سہو
ہوا ہوگا مگر کسی وجہ سے چین بہ جبین نہوے اگر چند شخص کوئی مسئلہ
مختلف فیہ مین اپنے اپنے دلایل پیش کرکے نزاع برپا کرتے تو آپ
اس حُسن تقریر سے ہر ایک کو سمجھاتے کہ سب جا اختلاف سمجھ جاتے
جگھڑا اوٹھہ جاتا صُلح قرار پاتی مکہ معظمہ مین ہزارہا مخلوق خدا آپ سے فیضیاب
ہوے ایک ساعت کی آپ کی صحبت برسون کی عبادت سے بہتر تھی آخر
اوسی اشرف البلاد مین اوٹھائیسوین ذیحجہ ۱۲۸۲ھ بارہ سو بیاسی ہجری
جمعہ کے دن انتقال فرمایا عمر آپ کی برابر بیاسی سال کی تھی حافظ سوتی
صاحب مہتمم مساجد شہر بھوپال نے آپکی تاریخ اس آیہ کریمہ سے نکالی ہی
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاۤءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سکندر شاہ صاحب مسطور کہتے ہین کہ مین حضرت کی تجہیز و تکفین مین حاضر تھا
یہان تک کہ اپنے ہاتھون سے مین اور امیر بیگ صاحب اور عبد الرحیم نگینہ ساز
اور نعمت خان حضرت کے خادم خاص نے قبر مین اوتارا ہی جمعہ کے دن بھی
نماز صبح آپ نے تیمم سے ادا کی اور اشراق و چاشت بھی پڑھی دوپہر ڈھلے
جب حرم محترم مین اذان ہوئی اوسی وقت روح پر فتوح جانب ملاء اعلی
پرواز کی عصر کی نماز کے بعد جنت المعلی مین حسب وصیت آپ کے
بی بی کی قبر مین قریب مزار پرانوار مولانا اسحق صاحب قدس سرہ کے
دفن کیا جنازے کی نماز کی ایسی کثرت ہوئی کہ تمام حرم کی دکانین بند ہوگئین
کھڑے رہنے کو بدشواری جا ملتی تھی حرم شریف سے جنت المعلی
تک اتنی خلقت تھی کہ قدم اوٹھانا مشکل تھا جنازے کو ہاتھ نہین
پہونچ سکتا تھا ہزارہا عرب بوسے دے رہے تھے آخیر وقت آپ نے
جسقدر امانتین کہ تھین سب لکھوا دین اور فرمایا کہ تیس ریال نقرئی میرے
تکیے کے تلے ہین اوسمین تجہیز و تکفین ہوئے کچھ دھوم دھام اور تکلف
ضرور نہین اوسیطرح عمل ہوا آب حرم محترم مین مرزا امیر بیگ صاحب
آپکے داماد اور آپکی دختر اور مولوی خلیل الرحمن صاحب آپکے نواسے حاضر ہین
اور مولوی محمد عبد الرحمن بن حافظ محتشم بن مولوی محمد معظم المعروف بہ
مولوی محمدی بن مولوی مقرب اللہ بن شاہ اہل اللہ بن شاہ عبد الرحیم

بن شیخ وجیہ الدین شہید نواسے مولانا محمد اسحق کے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
مکہ معظمہ مین آپکے خلیفہ اور جانشین ہین خدایتعالی سلامت و باکرامت رکھے آمین
جناب فضایل و کمالات مآب مورد انوار حضرت احد مولانا
و مرشدنا مولوی سراج احمد صاحب خورجوی سلمہ اللہ الصمد

## مؤلف

فقیر ابن فقیر ست صاحب توقیر سراج راہ ہدی مقتدای متعالی
عزیز عبد عزیز ابن شہ ولی اللہ سمی ختم رسل مدظلہ العالی

آپ فرزند ہین جناب شاہ محمد فارغ صاحب علیہ الرحمہ کے جنکا مزار خورجے مین اونھین کے باغ مین واقع ہی اور شاہ محمد فارغ صاحب خلیفہ ہین جناب مرزا رستم بیگ صاحب علیہ الرحمہ کے جو بانس بریلی مین مدفون ہین اور مرزا صاحب معز خلیفہ ہین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے قدس اللہ سرہ جناب شاہ فارغ صاحب بڑے صاحب کمال اور اکثر اوقات استغراق مین رہتے تھے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی ملازمت سے بھی مشرف تھے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ آپکو برادر صاحب لکھا کرتے تھے مولانا سراج احمد صاحب مدظلہ نے تکمیل کمالات ظاہر و باطن اپنے والد ماجد اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہما کی

خدمت عالی مین کی ہی اور حضرت شاہ صاحب کی ملازمت کثیر البرکت
مین مدت تک رہ کر منصب خلافت سے سرفراز و سربلند ہین
تمام علوم مین بحر زخار خصوص طبابت اور تفسیر و حدیث اور
حقایق و سلوک مین دریاے بے کنار ہین سخاوت و شجاعت
و صبر و توکل اور قناعت و مروت و وقار و تحمل مین بے نظیر
ظاہر مین سپاہی اور باطن مین فقیر ہین لباس بہت عمدہ
پہنتے ہین اور اکثر غذا آپکی دودھ ہوتا ہی تردید مذہب تشیع مین
نہایت کمال ہی ایک وقت اہل تشیع نے آپ کو دودھ مین زہر
پلا دیا تھا فوراً زہر کا اثر پاکر معالجہ کی طرف متوجہ ہوے شافی حقیقی
کے فضل سے اثر اوسکا دفع ہوا مگر اوسوقت سے جسم مبارک
مین رعشہ ہوگیا ہی بحالت فقر و توکل مہمان و مسافر کو نہایت عزیز
رکھتے ہین مُصنّفات خاندان عالی شان عزیزیہ کی اس عصر مین جسقدر
آپ کے پاس ہین اوتنی کسی جا نہونگی تعبیر رُویا مین بھی آپ کا کوئی
نظیر نہین علم و عمل آپسے نازان قال و حال آپ پر قربان ہی ایسے مُبیّن
نکات و اسرار و حقایق قرآن ہین گویا حضرت پیر و مرشد کی زبان
ہین جامعیت جمیع کمالات صوری و معنوی حضرت پیر و مرشد کی
آپ کی ذات بابرکات مین جلوہ گر ہی بعض دقایق سلوک اس طریقہ علیہ